بیعتِ خلافت کے بعد خلیفۃ الرسول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا پہلا خطبہ

یا ایھا الناس! فانی قد ولّیت علیکم و لست بخیرکم فان احسنت فاعینونی و ان اسات فقومونی، الصدق امانة و الکذب خیانة والضعیف فیکم قوی عندی حتی ازیح علیه حقه انشاء اللّٰه ، والقوی فیکم ضعیف عندی حتی اٰخذ الحق منه انشاء اللّٰه، لا یدع قوم الجهاد فی سبیل اللّٰه الا ضربهم اللّٰه بالذل ، ولا تشیع الفاحشة فی قوم الا عممهم اللّٰه بالبلاء و اطیعونی ما اطعتُ اللّٰه و رسوله فاذا عصیت اللّٰه و رسوله فلا طاعة لی علیکم فقوموا الی صلاتکم یرحمکم اللّٰه

''صاحبو! میں تم پر حاکم مقرر کیا گیا ہوں، حالانکہ میں تم لوگوں میں سب سے بہتر نہیں ہو، اگر میں اچھا کروں تو میری اعانت کرو اور اگر برائی کی طرف جاؤں تو مجھے سیدھا کردو، صدق امانت ہے اور کذب خیانت ہے، ان شاء اللہ تمہارا ضعیف فرد میرے نزدیک قوی ہے یہاں تک میں اس کا حق واپس دلا دوں، ان شاءاللہ اور تمہارا اقوی فرد بھی میرے نزدیک ضعیف ہے یہاں تک کہ میں اس سے دوسروں کا حق دلا دوں، جو قوم جہاد فی سبیل اللہ چھوڑ دیتی ہے اس کو اللہ ذلیل وخوار کردیتا ہے اور جس قوم میں بدکاری عام ہوجاتی ہے اللہ اس کی مصیبت کو بھی عام کردیتا ہے، میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کروں تو میری اطاعت کرو، لیکن جب اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کروں تو تم پر اطاعت نہیں، اچھا اب نماز کے لیے کھڑے ہوجاو، اللہ تم پر رحم کرے''۔

طبقات ابن سعد

نوائے افغان جہاد

جلد نمبر ۶، شمارہ نمبر ۱۰

ذوالحجہ / محرم ۱۴۳۴ھ — اکتوبر/نومبر 2013ء

حضرت کعب سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ کو فرماتے سنا: ''جس نے دشمن تک تیرا تیر پہنچایا اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں جنت میں اس کا ایک درجہ اونچا کریں گے''۔ ابن النحام نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درجہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''وہ تیری ماں کی سیڑھیوں جتنا نہیں بلکہ دو درجوں کا باہمی فاصلہ سو سال کی مسافت جتنا ہے''۔

(سنن نسائی ج ۲ ص ۵۸)

اس شمارے میں

تجاویز، تبصروں اور تحریروں کے لیے اس برقی پتے (E-mail) پر رابطہ کیجیے۔

Nawaiafghan@gmail.com

انٹرنیٹ پر استفادہ کے لیے:

Nawaiafghan.blogspot.com

Nawaeafghan.weebly.com

قیمت فی شمارہ: ۲۵ روپے

قارئین کرام!

عصرِ حاضر کی سب سے بڑی صلیبی جنگ جاری ہے۔ اس میں ابلاغ کی تمام سہولیات اور اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کے تمام ذرائع، نظامِ کفر اور اس کے پیروؤں کے زیرِ تسلط ہیں۔ ان کے تجزیوں اور تبصروں سے اکثر اوقات مخلص مسلمانوں میں مایوسی اور ابہام پھیلتا ہے، اس کا سدِ باب کرنے کی ایک کوشش کا نام نوائے افغان جہاد ہے۔

نوائے افغان جہاد

- اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کفر سے معرکہ آرا مجاہدین فی سبیل اللہ کا مؤقف مخلصین اور محبین مجاہدین تک پہنچاتا ہے۔
- افغان جہاد کی تفصیلات، خبریں اور محاذوں کی صورت حال آپ تک پہنچانے کی کوشش ہے۔
- امریکہ اور اس کے حواریوں کے منصوبوں کو طشت از بام کرنے، اُن کی شکست کے احوال بیان کرنے اور اُن کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کی ایک سعی ہے۔

اس لیے ....

اِسے بہتر سے بہترین بنانے اور دوسروں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیجیے

اداریہ

ہم دے چلے جہاں میں توحید کی گواہی!!!

اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ مبارک شریعت کا یہ مزاج اور خاصہ ہے کہ وہ اپنی طلب اور چاہت سے دلوں کی دنیا آباد کرنے والوں کے حق میں اُس وقت تک حجت نہیں بنتی جب تک وہ دلوں کی دنیا کے ساتھ ساتھ' انسانوں کی بستیوں' میں بھی اس کی کارفرمائی اور حاکمیت کو عملاً قائم کرنے کے لیے سربکف میدان میں نہ نکلیں۔ظاہر ہے کہ یہ ایسی سہل الحصول منزل نہیں ہے کہ جس پر محض جز وقتی جدوجہد (پارٹ ٹائم جاب کے اصولوں پر چلنے) کے نتیجے میں پہنچا جاسکے۔لہٰذا غلبہ دین کی منزل کے طالب سے اللہ کی شریعت کا اول وآخر مطالبہ یہی ہوتا ہے کہ وہ اپنی تمام آرزووں،تمناؤں،امنگوں،خواہشات اور کاوشوں کا محور اللہ تعالیٰ کی رضا کو بنالے،اُسی کے لیے خود کو خالص کرلے،اُس کے علاوہ ہر'الہٰ،ازم،آرڈر کا باغی بنے،دنیا میں عارضی استقرار حاصل کیے مجرمین اور رب سے سرکشی کرنے والوں کو انتہائی حقیر اور بے وقعت جانے،اُن سے اپنی دلی عداوت،بغض اور برأت کا سرعام اعلان کرے،اللہ کے دین کی سربلندی اور اقامت کے لیے اپنے جسم وجان،صلاحیت وقابلیت اور شام وسحر کو میدان میں لاکر ڈھیر کردے،دین کے نفاذ میں حائل بڑی سے بڑی رکاوٹ اور''سپر پاور'' کو خاطر میں نہ لائے اور تادمِ آخر اللہ کے دشمنوں کے مقابلے میں ثابت قدمی اور استقلال سے ڈٹا رہے......ان جاں گسل اور دشوار گزار مراحل سے سرخرو ہوکر گزرنے پر دنیا اور آخرت کی ہر کامیابی وکامرانی اپنے تمام تر مفاہیم کے ساتھ اُس کے لیے مختص ہوکر رہتی ہے......دینِ مبین کی تاریخ میں وہ اصحابِ عزیمت واستقامت' جنہوں نے اعداء اللہ کی رعونت وکبر کے خاتمہ اور اللہ کے منکروں کے جھوٹے جاہ وجلال کے انکار کے بعد اُن کی ناک کو خاک آلود کیا' اُن میں سے کتنے ہی ایسے تھے جو لشکرِ اسلام کو غلبہ وبالادستی ملنے سے قبل ہی اپنے خالق ومالک سے کیے گئے وعدے کو نبھا کر اور اُس سے کیے گئے سودے کو چُکا کر اپنا' صلہٗ وصول' لئے انعام واکرام بھری جنتوں میں جا مقیم ہوئے......اور اُن کے بعد آنے والوں نے کفر کو بچھاڑ کر اللہ وحدہ لاشریک کے کلمہ کے استیلاء وتسلط کو قائم کیا۔شہدا کے اس قافلے میں قائدینِ جہاد بھی شامل ہوتے رہے اور عام مجاہدین بھی اس گروہِ منعمین سے جاملتے رہے...... جہاد وقتال کی یہ صفوف ہر دور میں موجود رہی ہیں،یہ سعید قافلہ ہر زمانہ میں اللہ کے دین کی تنفیذ اور کفار کی چیرہ دستیوں سے اہلِ ایمان کو بچانے کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سکھلائی اور بتلائی ہوئی صراطِ مستقیم پر گامزن رہا......

زمانۂ موجود میں اللہ تعالیٰ کی یہ بے پایاں رحمتیں اور احسان وفضل ہے کہ اُس نے اپنے بندوں کے ایک گروہ کو اعلائے کلمۃ اللہ اور اہلِ ایمان کی حفاظت کے لیے منہجِ نبوی پر چلنے کی توفیق عطا فرمائی۔اس راہ کے مسافروں کو جس قدر آزمائشوں سے سابقہ پیش آتا ہے،جتنی بھی کلفتیں،تکالیف،مشقتیں،اضطراب اور مصائب جھیلنا پڑتے ہیں' اُسی قدر اُن کا اپنے رب پر ایمان وتوکل،اُس کی رضا جوئی کا جذبہ،جنتوں کے حصول کا شوق اور امت کو فوز وفلاح سے ہم کنار کرنے کا داعیہ بڑھتا ہی چلا جاتا ہے......رزم گاہوں میں معرکے جوبن پر ہوں' ایسے میں اپنے کسی سالار کے بچھڑ جانے کا غم ایسا ہوتا ہے کہ پہاڑوں جیسا حوصلہ نہ ہو تو اہلِ قافلہ سراسیمگی کا شکار ہوجاتے ہیں......لیکن' پہاڑوں کی سرزمین' کو کفر اور اُس کے اتحادیوں کے خلاف مضبوط مورچہ بنادینے والوں کو اُن کے رب نے پہاڑوں سے بھی زیادہ مضبوط ایمان اور عزم وحوصلہ عطا فرمایا ہے......اس پر عزم اور باہمت قافلے کے لیے اپنے کسی سالار کے بچھڑ جانے کا غم یقینی طور پر بے انتہا ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ پر اُن کا ایمان،اُس کے وعدوں کی سچّائی کی تصدیق اور اُسی کے در کو کھٹکھٹا کر اپنے لیے استقامت،صبر اور قوت طلب کرنے والوں میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہوتا جس کے اوسان خطا ہوجائیں اور وہ کفار ومرتدین کے''اعلیٰ کمانڈروں'' کی طرح واویلا کرتا پھرے......تحریک طالبان پاکستان کے امیر حکیم اللہ محسود شہید رحمہ اللہ کی شہادت نے بھی مجاہدین کو ایسی ہی آزمائش سے دوچار کیا کہ جب تحریک کی صفِ اول کی قیادت اپنی جان کو اللہ کی راہ میں قربان کرکے ابدی جنتوں کی طرف روانہ ہوگئی......مجاہدین نے اس حساس اور نازک موقع پر بھی اپنے رب کی رحمت ہی کا سوال کیا،اُسی کے آگے دستِ سوال دراز کیا کہ رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ اور اُسی کی توفیق وعطا سے فَمَا وَهَنُوا لِمَا أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا ضَعُفُوا وَمَا اسْتَكَانُوا کے اولیائے رحمٰن والے کردار کو دہرایا......یہ اللہ تعالیٰ ہی کی عنایت اور اُسی کا فضل ہے کہ اُس نے ذمہ دارانِ جہاد کے بیچ میں سے مجاہدین کے لیے بہترین قیادت کا فیصلہ بھی فرمادیا......مولانا فضل اللہ حفظہ اللہ کے تحریک طالبان پاکستان کے امیر مقرر ہونے کے بعد عالمی اور پاکستانی دجالی ذرائع ابلاغ نے جس قدر زہرناک پروپیگنڈہ بپا کردیا ہے' اُسے دیکھ اور سن کر یقین ہوجاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک شیر دل قائد کے جانے کے بعد ایک دوسرے شیر دل قائد کو مجاہدین کے لیے پسند فرمایا ہے،جس کی ہیبت،رعب،دہشت اور دھاک سے خوئے غلامی سے سرشار' کفار کے مقامی آلۂ کار اور عالمی کفر کے سردار لرز رہے ہیں......

آج کفر کے مہیب اندھیروں،ارتداد ونفاق کے شیطانی فتنوں اور طواغیت کی چہار جانب قائم کارفرمائیوں سے نبرد آزما (بظاہر دیکھنے میں) یہ عجیب اور نرالے لوگ ہیں کہ آئے دن اپنے ہمراہیوں اور قائدین کی شہادتوں کے غم سہتے ہیں لیکن ایک لمحے کے لیے بھی کفر کی فرماں روائی قبول کرنے کو تیار نہیں ہوتے......اپنے زخموں بھرے جسموں کو لیے محاذوں کو گرم رکھتے ہیں لیکن ذرا سی دیر کے لیے بھی ابلیسی لشکروں سے مرعوب نہیں ہوتے......وسائل کی کم یابی،افلاس اور فاقہ زدہ پیٹ لیے دشمنانِ دین کا مقابلہ کرتے ہیں لیکن عساکرِ دجال کی ٹیکنالوجی کے سامنے سپر انداز ہونے کا واہمہ تک ایک لمحے کے لیے بھی ان کے ذہنوں میں نہیں آتا......یقیناً یہ اُن کا رب ہی ہے جس نے ایمان وعمل کے ان اعلیٰ ترین محاسن سے اُنہیں متصف کیا ہے......سو دنیا وآخرت کی عزوشرف،فلاح وکامرانی اور سعادت وبھلائی کے طلب گاروں کے لیے عزیمت وعظمت کے راستوں کے یہ راہی' امیر حکیم اللہ شہید رحمہ اللہ ہی کے الفاظ میں منادی کررہے ہیں کہ

''دنیا میں غیرت مندوں کے دو ہی کام ہوتے ہیں......یا وہ شہید ہوجاتے ہیں یا پھر فتح وکامیابی سے ہم کنار ہوجاتے ہیں''

روحِ جہاد......کثرتِ ذکر اللہ

ملا محمود دامت برکاتہم العالیہ (دعوت والارشاد کمیسون، امارت اسلامیہ افغانستان)

ذکر اور کثرتِ ذکر:

اِس آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے مجاہد بھائیوں کو ذکر کا حکم دیا اور ساتھ ہی اس کی مقدار کی طرف بھی اشارہ کر دیا کہ کثرت سے ذکر کرو۔ 'کثرت' کا لفظ عام طور پر اس وقت استعمال ہوتا ہے جب کوئی کام آدھے سے زیادہ ہو، مثلاً گلاس آدھے سے زیادہ بھرا ہوا ہو تو اکثر حصّہ اس کا پانی سے بھرا ہوا کہیں گے۔ ذکر کی 'کثرت' سے مراد یہ ہے کہ انسان کی زندگی کا بیش تر وقت یادِ الٰہی میں گذرے۔ کچھ چیزوں کی تاثیر میں مقدار کو دخل ہوتا ہے اینٹی بایوٹک اگر کسی شخص کو کھانی ہو تو صبح دوپہر شام بتاتے ہیں۔ کوئی بندہ ایک دن صبح دوپہر شام کھالے اور چھوڑ دے پھر بھی فائدہ نہیں ہوتا۔ ڈاکٹر لوگ کئی دن مسلسل اس کو کھانے کے لیے کہتے ہیں اس کی تاثیر میں مقدار کو دخل ہے۔ ٹی بی کے جو مریض ہوتے ہیں ان کو آٹھ مہینہ کا علاج کروانا پڑتا ہے اور اگر آٹھ ماہ کے دوران ایک دن بھی دوائی کا ناغہ ہو جائے تو کورس ٹوٹ جاتا ہے اور پھر نئے سرے سے شروع کیا جاتا ہے۔ آپ حیران ہوں گے کہ ایک آدمی نے چھ ماہ مسلسل صبح شام دوائی کھائی پھر ایک دن کی غفلت ہو گئی صرف ایک دن کا ناغہ ہوا تو کہا جاتا ہے کہ دوبارہ سے علاج کا کورس شروع کیا جائے۔ گویا دوائی کی ایک مقدار ہے جس میں اللہ نے شفا رکھی ہے وہ مقدار اگر استعمال نہیں کریں گے تو شفا نہیں ہو گی۔ جب جسمانی بیماریوں کے علاج کے لیے اصول ہیں تو روحانی بیماریوں کے علاج کے بھی کچھ اصول ہیں۔ چنانچہ دل کی بیماریوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے ذکر کے ساتھ کثرت کی شرط لگا دی۔ ذکرِ قلیل سے انسان کو ثواب ملتا ہے لیکن اِس حد تک فائدہ نہیں ہوتا کہ باطن کی بیماریاں دور ہو جائیں، اعمال میں اخلاص آ جائے، عباداتِ جہاد میں روحِ قبولیت آ جائے، غفلت ختم ہو کر کیفیتِ حضوری حاصل ہو جائے یہ تو کثرتِ ذکر سے ہو گا جب آدمی کا یہ حال ہو جائے۔

؎ یاد میں تیری سب کو بھلا دوں کوئی نہ مجھ کو یاد رہے
تجھ پہ سب گھر بار لٹا دوں، خانہ دل آباد رہے
سب خوشیوں کو آگ لگا دوں، غم سے تیرے دل شاد رہے
سب کو نظر سے اپنی گرا دوں، تجھ سے فقط فریاد رہے

خصوصیتِ ذکر:

پورے قرآن مجید میں ذکر اللہ کے سوا کسی عبادت کو کثرت سے کرنے کا حکم نہیں۔ صَلٰوۃً کَثِیْراً صِیَاماً کَثِیْراً کہیں مذکور نہیں۔ سبب یہ ہے کہ ذکر اللہ ایک ایسی آسان عبادت ہے کہ اُس میں نہ کوئی بڑا وقت خرچ ہوتا ہے نہ محنت نہ کسی دوسرے کام میں اس سے رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ اُس پر مزید یہ کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ذکر اللہ کے لیے کوئی شرط اور پابندی، وضو، طہارت، لباس اور قبلہ وغیرہ کی بھی نہیں لگائی ہر شخص ہر حال میں باوضو، بے وضو کھڑے، بیٹھے، لیٹے کر سکتا ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہر آن جاری وساری ہیں اِسی طرح ادائے شکر کے طور پر ذکر بھی بلا انقطاع ہونا چاہیے یہی عقل مندی ہے...... چنانچہ اللہ تعالیٰ ایسے ہی سمجھ دار لوگوں کا تعارف یوں کراتے ہیں

الَّذِيْنَ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ قِيَاماً وَقُعُوداً وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِيْ خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذا بَاطِلاً سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَا إِنَّكَ مَن تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ وَمَا لِلظَّالِمِيْنَ مِنْ أَنصَارٍ رَّبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِياً يُنَادِيْ لِلإِيْمَانِ أَنْ آمِنُواْ بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الأبْرَارِ رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدتَّنَا عَلَىٰ رُسُلِكَ وَلاَ تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لاَ تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ

جو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے (ہر حال میں) اللہ کو یاد کرتے اور آسمان اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے (اور کہتے) ہیں کہ اے رب! تو نے اس (مخلوق) کو بے فائدہ پیدا نہیں کیا، تو پاک ہے تو (قیامت کے دن) ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچانا۔ اے رب! جس کو تو نے دوزخ میں ڈالا اُسے رُسوا کیا اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ اے رب! ہم نے ایک ندا کرنے والے کو سنا کہ ایمان کے لیے پکار رہا تھا (یعنی) اپنے رب پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لے آئے، اے اللہ! ہمارے گناہ معاف فرما اور ہماری برائیوں کو ہم سے محو کر اور ہم کو دنیا سے نیک بندوں کے ساتھ اٹھا۔ اے اللہ! تو نے جن جن چیزوں کے ہم سے اپنے پیغمبروں کے ذریعے وعدے کیے ہیں وہ ہمیں عطا فرما اور قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ کرنا۔ کچھ شک نہیں کہ تو خلافِ وعدہ نہیں کرتا۔

ایک اہم نکتہ:

اِس آیتِ مبارکہ میں اللہ کی راہ میں لڑنے والے بندوں کو حکم ہے کہ میدانِ جہاد میں دشمن کو سامنے موجود پا کر انتہائی پرخطر حالت میں بھی ذکر اللہ نہ چھوڑیں اور پروردگارِ عالم کو نہ بھولیں۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ جب گنیں چل رہی ہوں، گردنیں کٹ

16 اگست: صوبہ پکتیکا.........صدر مقام گردیز.........بارودی سرنگ دھماکہ.........ایک امریکی ٹینک تباہ.........3 امریکی فوجی ہلاک اور 3 زخمی

رہی ہوں، گولہ و بارود کی بارش ہو، جسم کے ٹکڑے ہوا میں اُڑ رہے ہوں......ایسی حالت میں ذکر اللہ سے غفلت نہیں ہوسکتی تو عام حالتِ امن میں عوامِ مسلمین کے لیے اللہ پاک کے ذکر کا اہتمام کرنا کتنا ضروری ہوگا۔ میدانِ جہاد سے بنا بر عذرِ شرعی اجازتِ امیر کے ساتھ پیچھے رہنے والوں میں سے بھی صرف وہی انسان بہتر ہے کہ جو دنیا کی غفلتوں سے دور رہ کر کثرت سے اللہ پاک کا ذکر کرے، اہل اللہ کی صحبت اختیار کرے، اپنی ذات، اپنے گھر اور خاندان پر شریعت نافذ کرے، محلے کی مسجد کو آباد کرے، ناجائز کاروبار سے بچے، نیکی کی دعوت پھیلائے، امریکی تسلط سے اعلانیہ انکار کرے، امریکی غلاموں سے کھلے طور پر اظہارِ برأت کرے، اہلِ جہاد کی نصرت کرے، حقائق معلوم کرنے کی کوشش کرے، جھوٹے ذرائع ابلاغ سے محفوظ رہے، دجّالی میڈیا (ٹی وی، انٹرنیٹ) کی نجاست سے آلودہ ہونے سے بچے، غلبہ دین کی کوششوں کے لیے ہر نماز کے بعد دعا کرے، خدا کے بے سروساماں مسافر بندوں (مجاہدین) کے لیے کثرت سے استغفار، ایصالِ ثواب کرے، غرض قافلہ جہاد میں شمولیت کی کوئی نہ کوئی صورت تلاش کر ہی لے۔

مجاهد کا ترانه :

میدانِ جنگ میں ذکر اللہ کی کثرت کا حکم اگر چہ بظاہر مجاہدین کے لیے ایک کام کا اضافہ نظر آتا ہے جو عادتاً مشقت و محنت کو چاہتا ہے۔ لیکن ذکر اللہ کی یہ عجیب خصوصیّت ہے کہ وہ محنت نہیں لیتا بلکہ ایک فرحت و قوت اور لذت بخشتا ہے، انسان کے کام میں اور معین و مددگار بنتا ہے۔ ویسے بھی محنت و مشقت کے کام کرنے والوں کی عادت ہوتی ہے کہ کوئی کلمہ یا گیت یا گانا گنگنایا کرتے ہیں۔ آپ نے کئی معماروں اور مزدوروں کو دیکھا ہوگا کہ موبائل سے گانوں کی ساعت مستقل اُن کے کانوں میں رہتی ہے اور منع کرنے پر وہ کہتے ہیں کہ اِس سے ہمارا کام آسان ہوجاتا ہے، دھیان اور طرف بٹ جاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ قرآن کریم نے مسلمانوں کو اُس کا نعم البدل دے دیا جو ہزاروں فوائد اور حکمتوں پر مبنی ہے۔ اسی لیے آخر آیت میں فرمایا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ یعنی اگر تم نے ثبات اور ذکر اللہ کے دو گُر یاد کر لیے اور ان کو میدانِ جنگ میں استعمال کیا تو فلاح و کامیابی تمہاری ہے۔

حقیقی مجاهد کون؟

''حضرت معاذ رضی اللہ عنہ رماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: کون سے جہاد کا اجر سب سے زیادہ ہے؟ ارشاد فرمایا: جس جہاد میں اللہ تعالیٰ کا ذکر سب سے زیادہ ہو۔ پوچھا: روزہ داروں میں سب سے زیادہ اجر کسے ملے گا؟ ارشاد فرمایا: جو روزہ دار اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ ذکر کرنے والا ہو۔ پھر اسی طرح نماز، زکوٰۃ، حج اور صدقہ کے متعلّق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ نماز، زکوٰۃ، حج اور صدقہ افضل ہے جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر زیادہ ہو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ابوحفص! ذکر کرنے والے ساری خیر و بھلائی لے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بالکل ٹھیک کہتے ہو'' (مسند احمد)۔

بہت سے روزہ دار ایسے ہوتے ہیں کہ ذکر و اطاعت نہ ہونے کی وجہ سے ان کو بھوکا پیاسا رہنے کے سوا کچھ نہیں ملتا ہے۔ بہت سے نماز پڑھنے والے ایسے ہیں کہ ان کے لیے تباہی ہے، بہت سے قرآن پڑھنے والے ایسے ہیں کہ قرآن ان پر لعنت کرتا ہے، بہت سے حج کرنے والے ایسے ہیں کہ مناسک میں کوتاہی کی وجہ سے ان کو سیاحت کے سوا کوئی فائدہ نہیں، بہت سے صدقہ و زکوٰۃ دینے والے ایسے ہیں کہ ریا و سمع، احسان جتانے اور ایذا دینے کی وجہ سے گناہ کے علاوہ کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ یہ تمام وعیدیں احادیث میں صراحتاً آئی ہیں۔ جہاد کے ساتھ بھی ایسی بات پیش آنا ممکن ہے، الہٰذا ہمارے مجاہد بھائیوں کے لیے صرف اتنا کافی نہیں کہ وہ محض اللہ تعالیٰ کی توفیق سے میدانِ جہاد میں نکل آئے بلکہ ہمہ وقت یہ احساس رہنا بھی ضروری ہے کہ ان کی عبادتِ جہاد بارگاہِ الٰہی میں شرفِ قبولیت پا جائے......جس کا واحد طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کریں اِس طرح وہ شیطان و نفس کے تمام ہتھکنڈوں سے محفوظ ہو جائیں گے۔ جس طرح مادی اسلحہ (کلاشن کوف وغیرہ) ظاہری دشمن کے مقابلے کا ہتھیار ہے، اِسی طرح روحانی اسلحہ (ذکر و اطاعت) باطنی دشمن (مکائدِ شیطان و نفس) کا مقابلہ کرنے کے لیے مؤثر ہتھیار ہے...... ہر مجاہد بھائی کو اِن دو ہتھیاروں سے لیس ہونا چاہیے۔ جن لوگوں نے اللہ کا ذکر چھوڑا ان کی دنیا بھی خراب ہوئی، نیک عمل بھی برباد ہوا۔ انہوں نے اگر ظاہری طور پر دشمن پر فتح بھی پالی تو کوئی فائدہ نہیں کیونکہ وہ حقیقی دشمن سے مغلوب ہوگئے۔ ارشادِ قرآنی ہے:

اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَأَنسَاهُمْ ذِكْرَ اللَّهِ أُوْلَئِكَ حِزْبُ الشَّيْطَانِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ الشَّيْطَانِ هُمُ الْخَاسِرُونَ (المجادلہ: ۱۹)

اعمالِ شرعیه کی روح:

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ذکر اللہ بڑا عمل ہے اس سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں۔ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَر (العنکبوت: ۴۵) ہر عمل مقبول ہوتا ہے تو ذکر اللہ ہی کی وجہ سے مقبول ہوتا ہے۔ اگر نماز میں ذکر اللہ، یادِ خداوندی نہ ہو تو نماز بے روح ہوگی وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ (طٰہٰ: ۱۴) حج میں ذکر اللہ نہ ہو تو وہ ناقص ہے۔ ارشاد ہے فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَنَاسِكَكُمْ (البقرہ ۲۰۰) روز کا مقصد اللہ کا ذکر اور بڑائی ہے ارشاد ہے وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللهَ علىٰ ماهَداكُم (البقرۃ: ۱۸۵)۔ جہاد میں ذکر اللہ نہ ہو اور مجاہد ذاکر و مخلص نہ ہو تو اُسے شہادت ملنے کے باوجود سب سے پہلے جہنّم میں جھونکا جائے گا (اللهم احفظنا منه)۔ انبیائے کرام کی بعثت کا مقصد ذکرِ الٰہی اور یادِ خداوندی ہے۔ حضرت موسیٰ کا بیان ہے كَیْ نُسَبِّحَكَ كَثِیْراً وَّنَذْكُرَكَ كَثِیْراً (طٰہٰ: ۳۳) الغرض سارے اعمالِ شرعیہ کی روح فی الحقیقت یہی ہے۔ اس کو سمجھنا ساری شریعت کو سمجھنا اور اس کو تھام لینا سارے دین کو تھام لینا ہے۔ یہ مضمون مختلف احادیث میں مختلف

16 اگست: صوبہ ننگرہار......ضلع مہمند درہ......بارودی سرنگ دھماکہ......ایک امریکی ٹینک تباہ......5 فوجی ہلاک

عنوانات کے ساتھ کئی بار آیا ہے۔طوالت کے ڈر سے صرف ایک ارشاد سناتا ہوں۔

''حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صحابی نے عرض کیا: یارسول اللہ! احکام تو شریعت کے بہت سے ہیں (جن پر عمل تو ضروری ہے ہی لیکن) مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجیے جس کو میں اپنا معمول بنالوں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ہر وقت تر رہے''۔(ترمذی)

بقائے عالم کا سبب:

عجیب بات یہ ہے کہ جس طرح پورے دین کی روح' اللہ کی یاد ہے اِسی طرح اِس پوری کائنات کی روح بھی ذکر اللہ ہے۔آپ جانتے ہیں کہ اس دنیا میں ہر چیز کی زندگی اس کی روح سے ہے۔بدن میں روح نہ رہے تو وہ حیات سے محروم اور دفن ہونے کے لائق ہوتا ہے۔اعمالِ شریعت سے ان کی روح (ذکر اللہ) نکال دی جائے تو وہ عبادت نہیں رہتے محض عادت بن جاتے ہیں اِسی طرح اِس عالمِ رنگ وبو سے جب اس کی روح (یادِالٰہی) نکل جائے گی تو یہ فوراً فنا کر دیا جائے گا اور جب تک کوئی ذکر اللہ کرنے والا موجود ہے اُس کی برکت سے یہ باقی رہے گا۔حدیث میں ہے:

لاتقوم الساعة حتی یقال فی الارضِ الله الله (مسلم)

''جب تک زمین میں اللہ اللہ کیا جاتا رہے قیامت قائم نہ ہوگی''۔

ذکر اللہ کا مفہوم بہت وسیع ہے، ہر اطاعت ذکر ہے، مشائخ کا ارشاد ہے: کل مطیع فھو ذاکرٌ...... مجاہدین عملی ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہوئے فرضِ عین جہاد کی ادائیگی میں مصروف ہیں جس کے حوالے سے پوری امت بالعموم غفلت کا شکار ہے الا من رحم الله۔مزید یہ کہ اس قرآنی ہدایت کے مطابق زبان وقلب سے بھی ہر آن ذکر وتسبیح میں مشغول رہتے ہیں۔لہٰذا عالمِ اسباب میں یہ جہاں ان نیک بندوں کی وجہ سے قائم ہے۔دنیا کے بہت سے طبقات کو دعویٰ ہے کہ ہم نے دنیا کو سنبھال رکھا ہے مگر یہ دھوکہ کے سوا کچھ نہیں۔قرآن مجید کیا خوب کہتا ہے:

فَأَعْرِضْ عَن مَّن تَوَلَّى عَن ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ إِلَّا الْحَيَاةَ الدُّنْيَاذَٰلِكَ مَبْلَغُهُم مِّنَ الْعِلْمِ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدَىٰ(النجم ۲۹، ۳۰)

''تو جو ہماری یاد سے روگردانی کرے اور صرف دنیا ہی کی زندگی کا خواہاں ہو اس سے تم بھی منہ پھیر لو۔ان کے علم کی یہی انتہا ہے، تمہارا پروردگار اس کو بھی خوب جانتا ہے جو اس کے رستے سے بھٹک گیا اور اس سے بھی خوب واقف ہے جو رستے پر چلا''۔

جہاد اور ذکر اللہ کا تلازم:

(۱) ہر مجاہد کی خواہش ہونی چاہیے کہ اسے اللہ جل جلالہ کی محبت حاصل ہو جائے۔کیفیتِ احسان نصیب ہو جائے، رجوع وانابت، خشیت ومعرفت بڑھ جائے، دل پر گناہ کا زنگ صاف ہو کہ ایمانی بصیرت وفراست مل جائے۔ان تمام نعمتوں کے حصول کا راستہ ذکر اللہ ہے۔

(۲) ہر مجاہد کی تمنا ہوتی ہے کہ اسے مرتبہ شہادت حاصل ہو اور جنت الفردوس کا اونچا مقام نصیب ہو مگر اسے اس بات کا بھی دھیان رکھنا چاہیے کہ اس سے حقوق العباد ضائع نہ ہوں، گناہوں کا ارتکاب نہ ہو ورنہ جنتوں میں درجہ بھی چھوٹا ملے گا وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِّمَّا عَمِلُوا وَلِيُوَفِّيَهُمْ أَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ(الاحقاف ۱۹)...... اُس کی زبان غیبت، چغل خوری، جھوٹ بدگوئی، لغو بیانی سے محفوظ ہو۔اس کا علاج بھی یہی ہے کہ زبان ذکر اللہ کی عادی ہو جائے۔جب زبان یادِ الٰہی میں مشغول ہو جائے گی تو ہر اُلٹے کام سے خود ہی محفوظ ہو جائے گی۔

(۳) ہر مجاہد کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ عبادت کرے، نوافل کا اہتمام کرے مگر عسکری مصروفیات اور امیرِ جہاد کی طرف سے سپرد کردہ ذمہ داری کی وجہ سے اسے اس کا موقعہ نہیں ملتا۔مال نہ ہونے کی وجہ سے صدقات کا موقعہ نہیں ملتا، راستے مسدود ہونے کی وجہ سے حج وعمرہ کا موقعہ نہیں ملتا۔اس طرح بہت سی عبادات ہیں جن کا موقعہ پانا دشوار ہوتا ہے۔ذکر اللہ اِن تمام عباداتِ نافلہ کے قائم مقام ہے اور ذاکر آدمی کثرتِ ذکر کی وجہ سے اِن تمام لوگوں سے سبقت کر جاتا ہے(جیسا کہ حدیث میں بڑی تفصیل سے آیا ہے) پھر فریضہ جہاد کی عبادت مزید نورٌ علیٰ نور ہے۔

(۴) ہر مجاہد سے دورانِ جہاد انسان ہونے کے ناطے خطا سرزد ہو سکتی ہے جس پر اسے خود بھی ندامت ہوتی ہے، استغفار کرتا ہے، دوسرے علما وصلحا، رفقا سے بھی درخواستِ دعا کرتا ہے مگر عجیب بات یہ ہے کہ جو مجاہد ذکرِ الٰہی کرتا ہے تو اس کی برکت سے فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے ہیں اور اس کی کوتاہیوں پر اللہ تعالیٰ سے معذرت چاہتے ہیں۔گناہ گار بندے استغفار کریں تو ان کے گناہ مٹا دیے جاتے ہیں بلکہ نیکیوں سے بدل دیے جاتے ہیں تو معصوم فرشتوں کے استغفار کا کیا حال ہوگا۔

(۵) ہر مجاہد کی تمنا ہوتی ہے کہ اسے میدانِ جہاد میں استقامت رہے، دل مضبوط ومطمئن رہے، عبادت میں مشقت نہ رہے، مشکل کام آسان ہو جائیں۔پتے کی بات یہ ہے کہ ذکر اللہ کی وجہ سے انسان میں ایک خاص قوت پیدا ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے ایسے کام بسہولت صادر ہو جاتے ہیں جو بظاہر دشوار نظر آتے ہیں۔دراصل تمام دینی کام روحانی قوت سے انجام پاتے ہیں، جسم محض تابع ہوتا ہے۔آپ دیکھتے ہیں کہ بہت سے کیم شحیم، ہٹے کٹے، لمبے تڑنگے لوگ ہجرت وجہاد کا لفظ سن کر ہی کانپ جاتے ہیں اور میدانِ جہاد میں ایسے کئی دبلے پتلے لوگ ملیں گے جو بڑی شجاعت کے ساتھ ثابت قدم ہیں۔یہ سب ذکر اللہ اور نیک اعمال اور نیک صحبت کا اثر ہوتا ہے۔ (جاری ہے)

☆☆☆☆☆

16اگست: صوبہ ہلمند...............ضلع نوزاد...............بارودی سرنگ دھماکہ...............2 نیٹو ٹینک تباہ...............6 نیٹو اہل کار ہلاک اور کئی زخمی

(آخری قسط)

سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مواعظ

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ

لنگی چھوٹی کرنا:

تیسری بات یہ کہ لنگی ذرا چھوٹی پہنیں۔ ہمارے پنجاب کے چودھری لنگی پہنتے ہیں لیکن دو ہاتھ پیچھے لٹکتی ہے اور سڑک کو جھاڑو دیتی ہوئی جاتی ہے۔ عرب بھی لنگی پہنتے تھے، خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی لنگی پہنا کرتے تھے۔ البتہ شلوار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاحظہ فرمائی اور اس کو پسند فرمایا، اور ایک روایت میں ہے کہ

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھاؤ کیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شلوار خرید فرمائی''۔

(ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

لیکن کسی روایت سے پہننا ثابت نہیں۔ بہر کیف! لنگی آپ پہنئے لیکن چھوٹی ہو، یعنی ٹخنوں سے اونچی ہو۔ حضرت خریم اسدی رضی اللہ عنہ جو قبیلہ بنو اسد کے تھے، صحابی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ مجلس میں بیٹھے بیٹھے فرمایا: ''خریم اسدی بہت اچھا آدمی ہے، لیکن کاش! اس کی زلفیں زیادہ بڑی نہ ہوتیں اور چادر زیادہ نیچے نہ ہوتی، یعنی لنگی زیادہ نیچے نہ ہوتی''۔

سبحان اللہ! خریم اسدی رضی اللہ عنہ کو اس سے زیادہ کیا چاہیے تھا..... ''نعم الرجل'' کا خطاب مل گیا کہ بہت اچھا آدمی ہے، انہوں نے سنا تو گھر گئے اور کانوں کی لَو تک بال کٹوا دیے، یعنی پٹھے بنوا لیے اور اپنی لنگی آدھی پنڈلی تک کر لی (مشکوٰۃ)۔ ساری عمر پھر اسی طرح گزری۔ ان کا ایمان اس طرح بنا تھا کہ ایک دفعہ اشارہ ہو جانا کافی تھا، حکم نہیں، حکم تو حکم ہوتا ہے، اشارۂ ابروئے چشم، آنکھوں کا اشارہ بھی ان کے لیے کافی ہو جاتا تھا۔

تو لنگی چھوٹی کرو، کتنی کرو؟ مومن کی لنگی آدھی پنڈلی تک ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''مومن کی لنگی آدھی پنڈلی تک ہوتی ہے اور اس کا کوئی گناہ نہیں، آدھی پنڈلی سے لے کر ٹخنوں کے درمیان تک اگر ٹخنوں سے اوپر رہے تو کوئی گناہ نہیں، کوئی مضائقہ نہیں۔ لیکن اگر ٹخنوں سے نیچے لنگی چلی گئی تو وہ دوزخ میں ہے''۔ (ابوداؤد)

لنگی اکیلی دوزخ میں نہیں جائے گی، وہ تمہیں بھی ساتھ لے کر جائے گی۔ تو تیسرا کام یہ کیجیے کہ لنگی چھوٹی کیجیے۔

قمیص کو پیوند لگانا:

اور چوتھا کام یہ کیجیے کہ قمیص کو پیوند لگائیے، کُرتے کو پیوند لگائیے، جب تک کُرتے کو پیوند نہ لگ جائیں، اس کو پرانا نہ سمجھئے۔

میں نے بتایا تھا کہ جس دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیت المقدس فتح کرنے کے لیے تشریف لے گئے ہیں، اس دن امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کُرتے مبارک پر چودہ پیوند لگے ہوئے تھے، جس میں تین یا چار چمڑے کے پیوند تھے، کپڑے کو چمڑے کا پیوند لگا ہوا تھا، یہ مسلمانوں کا امیر جا رہا ہے اور پادریوں کے مطالبے پر جا رہا ہے، اپنی نمائش کرانے کے لیے نہیں۔ پادریوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دور سے دیکھ کر کہا کہ اگر دمشق کا فاتح یہی ہے تو ہم لڑائی کے بغیر دروازہ کھولتے دیں گے، اور اگر یہ وہ نہیں ہے تو تم ہزار ٹکریں مارتے پھرو، تم دمشق کو فتح نہیں کر سکتے، بیت المقدس کو فتح نہیں کر سکتے۔

جوتا گانٹھنا:

اور پانچواں کام یہ کیجیے کہ اپنا جوتا گانٹھ لیا کیجیے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے پوچھا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشاغل گھر میں آنے کے بعد کیا ہوتے ہیں؟ فرمانے لگیں:

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم انسانوں میں سے ایک انسان تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا کپڑا اسلائی کر لیتے تھے اور بکری کا دودھ نکال لیتے تھے اور اپنی ضروریات بدست خود پوری فرما لیتے تھے''۔

یہ پانچ کام ہو گئے، امیر المومنین ان پانچ نمبروں پر عمل کیجیے، ان شاء اللہ آپ اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ جا ملیں گے۔ خلاصہ یہ کہ: (۱) امیدیں کم کرنا۔ (۲) بھوک سے کم کھانا۔ (۳) لنگی چھوٹی پہننا۔ (۴) قمیص کو پیوند لگانا۔ (۵) جوتے خود گانٹھ لینا۔

میرا ذوق:

میری شلوار درزیوں کے پاس جاتی ہے تو درزی لوگ مذاق کرتے ہیں کہ کسی بچے کی شلوار لے آئے ہو۔ میرے بچوں کی شلواریں مجھ سے بڑی ہیں لیکن پھر وہ زبردستی نیچا کر دیتے ہیں۔ میں ہر موقع پر کہہ کر بھیجتا ہوں کہ ایک انچ کم رکھنا، اگر میری نصیحت پر عمل ہوتا تو اب تک گھٹنوں تک آ گیا ہوتا مگر وہ میری بات سنتے نہیں اور اس کا اثر یہ ہے کہ مجھے اوپر کر کے باندھنا پڑتا ہے۔ جی چاہتا ہے کہ مسلمانوں کے پاجامے، شلواریں آدھی پنڈلی تک ہوں۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی محبوب تھا اور یہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل تھا۔ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نقشہ یہ ہے، لیکن خیر اجازت ہے لیکن ٹخنوں سے نیچے پہننا تو خالص کبر ہے جو میں بتا چکا ہوں۔

(بقیہ صفحہ ۹ پر)

16 اگست: صوبہ قندھار..................فدائی مجاہد افغان اور نیٹو اہل کاروں پر استشہادی حملہ..................15 نیٹو اور 8 افغان اہل کار ہلاک

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا خوفِ آخرت

شاہ معین الدین احمد ندوی رحمہ اللہ

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دلوں میں قیامت کا خوف اس قدر سما گیا تھا کہ اس کے ڈر سے ہر وقت کانپتے رہتے تھے۔ ایک بار دفعتاً اندھیرا ہوگیا۔ ایک صاحب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا عہد رسالت میں بھی ایسا ہوتا تھا۔ اُنہوں نے جواب دیا ''معاذ اللہ اگر ہوا بھی تیز ہوجاتی تھی تو ہم سب قیامت کے ڈر سے مسجد کی طرف بھاگ دوڑتے تھے''۔ (ابوداؤد)

یہ خوفِ قیامت ہی کا نتیجہ تھا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر وقائع اخروی کے ذکر سے رقت طاری ہوجاتی تھی، بے ہوش ہو ہو پڑتے تھے اور گر گر پڑتے تھے۔ ایک مرتبہ دو صحابیوں میں وراثت کے متعلق نزاع پیدا ہوئی۔ گواہ کسی کے پاس نہ تھا، دونوں اصحاب، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ایک آدمی ہوں، ممکن ہے کہ تم میں کوئی نہایت چرب زبان اور طرار ہو اور میں اس کے موافق فیصلہ کردوں لیکن اگر یہ اس کا حق نہیں ہے تو اس کو یقین کرنا چاہیے کہ میں نے اس کے گلے میں آگ کا ایک طوق لٹکا دیا ہے۔ دونوں بزرگ آخرت کے خوف سے رونے لگے اور ہر ایک نے اپنا حق دوسرے کو دینا چاہا۔ (ابوداؤد)

جب یہ آیت نازل ہوئی کہ:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ (الحج: ۱)

''لوگو! اپنے رب سے ڈرو کیونکہ قیامت کا زلزلہ ایک بڑی مصیبت ہوگی''۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی طرف خطاب کرکے فرمایا: جانتے ہو یہ کون سا دن ہے؟ یہ وہ دن ہے جب اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام سے کہیں گے کہ آگ کی فوج بھیجو۔ وہ پوچھیں گے کہ خداوند آگ کی فوج کون ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ہزار میں نوسو ننانوے جہنم میں جھونکے جائیں گے اور جنت میں صرف ایک۔ تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین یہ سن کر بے اختیار رو پڑے۔ (ترمذی)

ایک بار شفیا الاصحی مدینہ آئے، دیکھا کہ ایک بزرگ کے سامنے بھیڑ لگی ہوئی ہے۔ پوچھا یہ کون بزرگ ہیں؟ لوگوں نے کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ وہ پاس آئے اور جب لوگ ہٹ گئے تو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بیان فرمائیے۔ فرمایا بیان کرتا ہوں، یہ کہہ کر چیخے اور بے ہوش ہوگئے۔ افاقہ ہوا تو کہا کہ ایک حدیث بیان کرتا ہوں جو اس گھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ ہی سے بیان فرمائی تھی۔ پھر چلائے اور غشی طاری ہوگئی، ہوش آیا پھر یہی الفاظ فرمائے پھر چلائے اور زمین پر گرنے لگے، شفیا نے فوراً تھام لیا۔ پھر ہوش آیا تو فرمایا ''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بندوں کے فیصلے کے لیے اتریں گے تو پہلے تین شخص طلب کیے جائیں گے۔ ایک قاری، ایک دولت مند اور ایک مجاہد۔ اللہ تعالیٰ قاری سے پوچھیں گے کیا ہم نے تجھے قرآن کی تعلیم نہیں دی؟ اس پر تو نے کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا کہ میں نے رات دن اس کی تلاوت کی، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جھوٹ بکتے ہو تم نے یہ سب اس لیے کیا کہ لوگ تم کو قاری کا خطاب دیں۔ دولت مند سے سوال ہوگا تو وہ کہے گا کہ میں نے صلہ رحمی کی اور صدقہ دیا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ تم نے یہ سب کچھ اس لیے کیا کہ لوگ تم کو فیاض کہیں۔ مجاہد سے پوچھا جائے گا تو وہ کہے گا کہ تو نے مجھ کو جہاد کا حکم دیا، میں لڑا اور شہید ہوا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے یہ تو غلط ہے تمہارا مقصد صرف یہ تھا کہ لوگ تمہیں بہادر کہیں...... یہ بیان کرکے رسول اللہ صلی للہ علیہ وسلم نے میرے زانو پر ہاتھ مارا اور کہا کہ سب سے پہلے ان ہی پر جہنم کی آگ بھڑکے گی۔ شفیا نے مدینہ سے آکر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی تو وہ اس قدر روئے کہ محسوس ہونے لگا مبادا کہیں وفات ہی نہ پا جائیں۔ (ترمذی)

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ہر قسم کی دنیوی تکالیف قبول تھیں، دنیوی مال ومتاع کا قربان کردینا منظور تھا لیکن عذاب اخروی گوارا نہ تھا۔ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کی عیادت کی، دیکھا کہ سوکھ کر قاق ہوگئے ہیں۔ فرمایا کیا تم صحت کی دعا نہیں کرتے تھے۔ اُنہوں نے عرض کیا میں یہ دعا کرتا تھا کہ اے اللہ اگر تو مجھے عذاب اخروی دینا چاہتا ہے تو دنیا ہی میں دے دے''۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی انسان کے بس میں نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کا عذاب سہہ سکے۔ تم نے اپنے لیے عافیت کی دعا کیوں نہ کی؟'' (ترمذی)

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حسن رفاقت کا حق ادا کیا اور وہ آپ سے راضی ہوگئے۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کی حسن رفاقت کا حق ادا کیا اور وہ آپ سے راضی ہوگئے۔ پھر ان کے اصحاب کی حسن رفاقت کا حق ادا کیا اور اگر آپ ان کو داغ جدائی دے گئے تو وہ آپ سے راضی رہیں گے۔ بولے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی رفاقت اور ان کی رضامندی تو ایک احسانِ الٰہی تھا، یہ گھبراہٹ صرف تمہارے اور تمہارے اصحاب کے لیے ہے۔ خدا کی قسم! اگر زمین کی سطح پر سونا بکھیر دیا جائے تو میں اس کو دے کر عذاب الٰہی سے بچنے کو ترجیح دوں گا۔ (بخاری)

(بقیہ صفحہ ۹ پر)

اکرام کیسے کیا جائے؟

مولانا عبدالعزیز غازی دامت برکاتہم العالیہ

ایک غلط فکر:

ایک غلط فکر اور سوچ ذہنوں میں یہ آ گئی ہے کہ مہمان کو چائے پلانا یا کھانا کھلانا ضروری ہے۔ بعض اوقات اس سے مہمان اور میزبان دونوں ہی کو تکلیف ہوتی ہے۔ بعض اوقات مہمان کو چائے پینے یا کھانا کھانے کی طبیعت نہیں ہوتی لیکن میزبان اور گھر والے اس کو اپنی بے عزتی سمجھتے ہیں کہ اگر مہمان کھائے پیئے بغیر چلا جائے گا تو وہ کیا سوچے گا۔ اس لیے اس کو فرض اور واجب بنالیا جاتا ہے چاہے مہمان کی طبیعت چاہے یا نہ چاہے، اس کو کچھ کھلانا پلانا ضروری ہے۔ حالانکہ میں عرض کر چکا ہوں کہ اکرام کا مقصد مہمان کو خوش کرنا ہے اور مہمان کو خوش کرنے کے طریقے کھلانے پلانے کے علاوہ اور بھی بہت سے ہیں جن میں مہمان اور میزبان دونوں کا فائدہ زیادہ ہے کہ وقت کی بچت، کھانے پینے والی اشیا کی بچت اور اکرام میں کِھلانے پلانے ہی کے طریقے کو اختیار کرنے میں میزبان کو بھی دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور مستورات کی صحت کو بھی نقصان ہوتا ہے کہ سارا دن آنے والے مہمانوں کے لیے پرتکلف انداز میں کھانے پینے کی چیزیں بناتی ہیں۔ اور ایک مشین بنی رہتی ہیں، نہ آرام کا وقت نہ دینی کاموں کا وقت ملتا ہے۔

اکرام کے چند اور طریقے:

۱۔مہمان کا مسکرا کر استقبال کرنا:

جب مہمان آئے تو ہمیں چاہیے کہ ہم مہمان کا مسکرا کر استقبال کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ اپنے بھائی سے مسکراتے چہرے کے ساتھ ملنا یہ بھی صدقہ ہے۔ اس لیے مہمان کی آمد پر ایسی کیفیت نہ پیدا کریں جس سے مہمان کا دل دُکھے بلکہ آپ کی ہر ادا سے مہمان کی آمد پر خوشی کا اظہار ہونا چاہیے۔ مہمان کا مسکراتے چہرے سے استقبال کرنا اور اسے اھلاً و سھلاً کہنا اسی طرح اگر کوئی دور سے آئے تو آگے بڑھ کر معانقہ کرنا اور چہرے پر ناگواری کا اظہار نہ کرنا۔

۲۔اچھی کتابوں کا هدیه:

حسب توفیق اپنے گھر، دفتر اور دکان وغیرہ میں دینی کتابیں خرید کر رکھ لیا کریں اور آنے والے مہمانوں کو ہدیہ کے طور پر دے دیا کریں کیونکہ چائے وغیرہ کا فائدہ تو وقتی ہوگا بعض اوقات طبیعت کے نہ چاہتے ہوئے پلانے سے نقصان ہی ہوگا جب کہ کتاب ایک عرصہ تک بعض اوقات میزبان کے دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی مہمان کے پاس رہے گی اور جب وہ اس کتاب کو دیکھے گا تو اس کے دل سے ہدیہ دینے والے کے لیے دعا نکلے گی۔ اسی طرح اس کتاب کو مہمان کے گھر والے اور متعلقین پڑھیں گے اور اچھی باتوں پر عمل کریں گے اور ان کی زندگیوں میں تبدیلیاں آئیں گی۔ یہ سارا ثواب کتاب ہدیہ کرنے والے میزبان کو پہنچے گا۔

۳۔کپڑوں کا هدیه:

آنے والے مہمان کو مرد ہو یا عورت، اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہے تو کوئی مناسب سوٹ ہدیے کے طور پر پیش کردیں جس سے عرصہ دراز تک مہمان فائدہ اٹھاتا رہے گا اور اگر کوئی اللہ والے بزرگ ہوں جس سے لوگ بہت محبت اور عقیدت رکھتے ہوں تو وہ یہ بھی کرسکتے ہیں کہ اپنے استعمال شدہ کپڑے، پگڑی وغیرہ دھلوا کر الماری میں رکھ دیں اور آنے والے کو ہدیہ کے طور پر پیش کریں۔

۴۔اگر مہمان غریب هو:

اگر مہمان غریب، فقیر ہو اور ضرورت مند بھی ہو تو اس کا اہتمام کریں کہ اپنے گھروں میں زائد از ضرورت جو کپڑوں کے انبار لگے ہوئے ہیں ان میں سے پانچ چھ جوڑے ایک طرف کرلیں۔ باقی دھو کر تہہ کر کے ایک الماری میں یا صندوق میں رکھ دیں اور اس پر پرچی لکھ کر لگا دیں کہ ''کپڑے برائے ضرورت مند افراد''۔ جب ایسے غریب ضرورت مند افراد مہمان آئیں تو انہیں وہ کپڑے یا دیگر گھریلو اشیا جو ضرورت سے زائد ہوں وہ بطور ہدیے کے دے دیں۔

۵۔پگڑی ،تسبیح اور قلم وغیرہ کا هدیه:

اللہ تبارک وتعالیٰ نے جتنی توفیق دی ہے اس کے مطابق کچھ پگڑیاں، ٹوپیاں اور تسبیح قلم وغیرہ لے کر گھر میں رکھ لیں اور آنے والے مہمانوں کو بطور ہدیہ کے پیش کرتے رہا کریں۔

۶۔اناج ،پهل وغیرہ کا تحفه:

بعض لوگوں کی اپنی زمینیں وغیرہ ہوتی ہیں اور اس میں مختلف چیزوں کی پیداوار ہوتی ہے مثلاً اناج، پھل، سبزیاں وغیرہ۔ تو ایسے لوگ اپنے مہمانوں کو بطور ہدیہ کے اناج، پھل، سبزیاں، خشک فروٹ یا گھی وغیرہ بطور ہدیہ کے ساتھ دے سکتے ہیں۔ اگر ہم ٹھنڈے دل سے غور کریں تو یہ صورتیں اگرچہ مروجہ تکلفات اور رسم و رواج کے اعتبار سے تو شاید معیوب لگیں، میزبان اور مہمان دونوں اپنے لیے ہتک (بے عزتی) محسوس کریں لیکن ان صورتوں میں مہمان اور میزبان دونوں ہی کا فائدہ ہے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم مصنوعی اور بناوٹی تکلفات کے خول سے نکلیں اور

18 اگست: صوبہ لوگر...........ضلع برکی برق...........بارودی سرنگ دھماکہ...........ایک امریکی ٹینک تباہ...........3 امریکی فوجی ہلاک اور 2 زخمی

ایسی رسومات کو بھی ترک کریں جن سے مہمان اور میزبان دونوں ہی کا نقصان ہوتا ہو اور وہ طریقے اختیار کریں جن سے مہمان کو زیادہ راحت اور فائدہ پہنچے اور میزبان کیلیے بھی وہ صورتیں اختیار کرنا آسان ہو۔اسی طرح مستورات کے لیے بھی اس میں راحت اور سکون ہو۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مواعظ

مال ،اولاد نهیں ،علم زیادہ هو:

حضرت علی کی نصیحت کا ایک حصّہ یہ ہے کہ خیر یہ نہیں کہ تمہارا مال اور تمہاری اولاد زیادہ ہو، بلکہ خیر یہ ہے کہ تمہارا علم زیادہ اور تمہارا حلم بڑھتا رہے۔علم کے ساتھ حلم، جتنا علم بڑا ہو اتنا حلم بھی بڑا ہو۔

مال کی زیادتی فضلِ الٰهی نهیں:

عام طور پر لوگ کسی سے پوچھیں گے :تمہارا کیا حال ہے؟ کہتا ہے کہ ''بڑا اللہ تعالیٰ کا فضل ہے!''......کیا فضل ہے؟ نماز کی کبھی توفیق نہیں ہوتی، زکوٰۃ حساب کر کے دینے کی کبھی توفیق نہیں ہوئی، حج سالہا سال سے فرض ہے اس کی کو بھی توفیق نہیں ہوئی، زمین پر زمین خرید رہے ہیں، کارخانے پر کارخانے بنا رہے ہیں، فیکٹریوں پر فیکٹریاں بنا رہا ہے، دکانوں پر دکانوں بنا رہے ہیں، اور بچے پیدا کر رہے ہیں......اور جب پوچھا جائے تو کہتے ہیں کہ ''اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے!''۔یہ اللہ تعالیٰ کا فضل نہیں۔اس سے انکار نہیں کہ یہ دنیا کی نعمتیں بھی اللہ تعالیٰ ہی کی عنایت ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کا فضل اس پر ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مال و اولاد دے کر اپنی بندگی کی توفیق عطا فرمائی۔ورنہ ہندوؤں کے پاس، سکھوں کے پاس، چوڑھوں کے پاس، یہودیوں اور لامذہب قوموں کے پاس تم سے زیادہ پیسہ ہے۔تمہاری پاس پاکستانی روپیہ ہے، اُن کے پاس ڈالر ہیں، سو یہ اللہ تعالیٰ کا فضل نہیں ہے۔

حضرت موسیٰ علیه السلام پر الله کا فضل تها:

حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کا فضل تھا، کندھے پر ایک چادر اور ہاتھ میں ایک عصا تھا اور کچھ بھی نہیں تھا۔اور قارون جس کے خزانے اس قدر وسیع تھے کہ قرآن کریم کے مطابق خزانے کی کنجیوں کو ایک بڑی جماعت نہیں اٹھا سکتی تھی:

إِنَّ مَفَاتِحَهُ لَتَنُوءُ بِالْعُصْبَةِ أُولِىْ الْقُوَّةِ (القصص: ٧٦)

ایک طاقت ور جماعت سے ایک اونٹوں کی جماعت مراد ہے۔اتنے خزانے تھے کہ اس کے خزانوں کی کنجیاں اونٹوں کی جماعت پر لادی جاتی تھیں تو ان کو تھکا دیتی تھیں۔اتنا خزانہ، اتنا مال، کیمیا گری حاصل کر لی تھی اس بدبخت نے۔حضرت جبریل علیہ السلام کے گھوڑے کی سم سے کہ نیچے سے مٹی اٹھالی تو اس کے ذریعے سے اس کو کیمیا گری حاصل ہوئی تھی۔سیٹھ ہو گیا اور اتنا بڑا سیٹھ کہ تاریخ میں جس کی مثال نہ ملتی ہو۔مگر اس پر اللہ تعالیٰ کا فضل نہیں تھا۔اللہ تعالیٰ کا فضل موسیٰ علیہ السلام پر تھا۔تو امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: خیر کثرتِ مال کا نام نہیں بلکہ کثرتِ علم اور حلم کے زیادہ ہونے کا نام ہے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا خوفِ آخرت

شدت خوف قیامت سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہی غنیمت معلوم ہوتا تھا کہ وہ اگر جنت میں داخل نہیں ہو سکتے تو کم از کم عذاب دوزخ سے تو بچ جائیں۔ایک بار انہوں نے ایک صحابی سے کہا کہ تمہیں یہ پسند ہے کہ ہم جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسلام لائے، ہجرت کی، جہاد کیا اور بہت سے نیک کام کیے ان سب کا ثواب تو ہم کو مل جائے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہم نے جو نیک کام کیے تو اس کے بدلے میں صرف دوزخ سے بچ جائیں اور عذاب و ثواب برابر برابر ہو جائیں۔وہ صحابی بولے: خدا کی قسم! نہیں، ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی جہاد کیا، روزہ رکھا، نماز پڑھی، بہت سے نیک کام کیے اور ہمارے ہاتھ پر بہت سے لوگ اسلام لائے، ہم کو ان اعمال سے بڑی بڑی توقعات ہیں۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مجھے تو یہی غنیمت معلوم ہوتا ہے کہ ہم ان کے بدلے عذاب سے بچ جائیں اور نیکی و بدی برابر سرابر ہو جائے۔(بخاری)

☆☆☆☆☆

18 اگست: صوبہ ننگرہار......ضلع غنی خیل......مجاہدین نے ایک امریکی سپلائی اور فوجی قافلے پر حملہ......دو ٹرالر اور دو امریکی ٹینک مکمل تباہ

کفار کے لشکروں کی شکست اور اسلامی نظام کی حاکمیت (باذن اللہ) انتہائی قریب تر ہے

عیدالاضحیٰ ۱۴۳۴ھ کی مناسبت سے امیرالمومنین ملا محمد عمر مجاہد نصرہ اللہ کا پیغام

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں۔اور درود وسلام ہو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے آل واصحاب، دوستوں اور ان سب پر جو قیامت تک آنجناب (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اتباع کرنے والے ہیں، امابعد!

فأعوذ بالله من الشيطن الرجيم.بسم الله الرحمن الرحيم

يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ(الصف: ۸)

''یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور (یعنی دین اسلام) کو اپنے منہ سے (پھونک مارکر) بجھادیں، حالانکہ اللہ اپنے نور کو کمال تک پہنچا کر رہے گا، گو کافر لوگ کیسے ہی ناخوش ہوں''۔

الله أكبر الله أكبر لا إله إلاالله والله أكبر الله أكبر ولله الحمد

تمام مومنین، ہم وطنوں اور پوری امتِ مسلمہ کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

سب سے پہلے عیدالاضحیٰ کے مبارک ایام کی مناسبت سے آپ کی خدمت میں مبارک باد پیش کرتا ہوں۔اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کی عبادتیں، خصوصاً حجاج کرام کے حج، مجاہدین کی قربانیاں اور جدوجہد، شہدا کی شہادتیں، قیدیوں کی اسارت اور زخمیوں کی تکالیف اپنے عظیم دربار میں قبول فرمائے۔اللہ تعالیٰ جل جلالہ سے دعا ہے کہ شہدا کے اہل خانہ کو صبر اور اجر عظیم عطا فرمائے۔اپنے خصوصی فضل وکرم سے اسیروں کو جیلوں سے رہائی عطا فرمائے، زخمیوں کو شفائے کاملہ عاجلہ نصیب فرمائے اور ہم سب کو اسلامی نظام، خوش حالی اور سکون جیسے انعامات سے نوازے۔

میرے مسلمان بھائیو!

ہم عیدالاضحیٰ کی خوشیاں ایسے حالات میں منا رہے ہیں کہ بشمول ہمارے تمام امت، عالمی سطح پر انتہائی مشکل حالات سے دوچار ہے۔جہاں ایک طرف پوری امت کے خلاف دشمنوں کی یلغار بپا ہے وہیں سازشوں اور ظالمانہ اعمال کا سلسلہ بھی جاری ہے۔دوسری طرف عدم اتفاق، ناعاقبت اندیشی، تفرقہ بازی، غداری اور اسلام دشمنوں کے شکنجے میں کسا جانا، ایسے مہلک امراض ہیں جو امت کے جسم میں خوب سرایت کر چکے ہیں۔

حج کے اس مبارک اور عظیم اجتماع سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ دشمن کے پروپیگنڈے، شیطانی افکار، بے بنیاد شکوک وشبہات، قومی، لسانی، علاقائی، نسلی، مذہبی اور دیگر تعصبات کو ذہنوں سے نکال پھینکیں، اور نفس پرستی، ناعاقبت اندیشی اور تفرقہ بازی کی ذہنیت کو اپنے سے دور کریں، صرف اور صرف اسلامی شعار تلے ایک دوسرے سے ہمدردی اور خیرخواہی کا مظاہرہ کریں اور امت کی ناگفتہ بہ صورت حال اور تمام مشکلات کا حل اسی راستے پر کاربند رہتے ہوئے تلاش کریں آیئے! اسلام پر مضبوطی سے جمے رہیں اور اسلام کے رہنما اصولوں کے تحت نجات کی حقیقی راہ تلاش کریں۔

اے راہ حق کے بہادر اور سرفروش مجاہدو!

اولاً اللہ جل جلالہ کی مدد ونصرت پھر آپ لوگوں کی بے دریغ قربانیوں اور عوام کے مضبوط تعاون کے نتیجے میں صلیبیوں کا زور ٹوٹ چکا ہے۔صبح نو اب ان شاء اللہ عنقریب ہونے کو ہے۔آپ لوگ کو چاہیے کہ یہ لمحات اپنے رب کا شکر ادا کرنے اور عامۃ المسلمین کی خدمت میں صرف کریں، تاکہ ہم مزید عنایاتِ الٰہی کے مستحق ٹھہر سکیں۔

مجاہدین کو میری نصیحت ہے کہ حملہ آور دشمن کے مقابلے میں سیسہ پلائی دیوار بن جائیں اور ان پر تابڑتوڑ حملے جاری رکھیں۔اپنے مجاہد عوام سے قربت کو مزید بڑھائیں، تاکہ اس عظیم مقصد کا حصول ممکن ہوسکے، جو اہل افراد پر مشتمل ایک ایسے خود مختار اسلامی نظام کا قیام ہے، جس میں تمام افغانوں کی نمائندگی شامل ہوگی۔اور جس کے حصول کے لیے سالہا سال سے ہم نے اپنا مقدس جہاد جاری رکھا ہوا ہے۔

مومن افغانو!

میں بڑی عید کے ان مبارک لمحات میں نامساعد ملکی حالات کے حوالے سے چند باتیں آپ کے گوش گزار کرنا چاہوں گا......

(جیسا کہ آپ جانتے ہیں) گزشتہ بارہ سالہ جارحانہ یلغار نے ہزارہا افغانوں کا ناحق خون بہایا اور انہیں قید خانوں میں ڈالا گیا۔دیہات، شہر، مدارس اور مساجد بمباری کا نشانہ بنے، آئے روز مسلمانوں کے مقدسات خصوصاً قرآن کریم کی بے حرمتی کی جاتی رہی، اس ملک کے قدرتی وسائل اور معدنیات کو لوٹ لیا گیا، عوام کے سر پر ایک ایسی بے صلاحیت اور بے کفایت انتظامیہ مسلط کردی گئی جس کے اعلیٰ حکام نا صرف انتظامی کرپشن، غبن، زمینوں پر ناجائز قبضے، منشیات کی کاشت وکاروبار، جنگلات، کانوں اور نوادرات کی فروخت میں منظّم انداز میں ملوث ہیں بلکہ ان کے یہ سرکاری جرائم غارت گری کے پروگرام کا باقاعدہ حصّہ ہیں۔

یہ لوگ چاہتے ہیں اس طریقے سے اپنے طویل قیام کی راہ ہموار کریں اور افغانوں کو ہمیشہ کے لیے دست نگر بنا ڈالیں۔اسی طرح ثقافت، ذرائع ابلاغ اور تعلیم وتربیت

18 اگست: صوبہ ہلمند............ضلع نوزاد.............بارودی سرنگ دھماکے...........2 امریکی ٹینک تباہ..........4 فوجی ہلاک اور کئی زخمی

کے حوالے سے بھی ایسے پروگرام شروع کیے گئے ہیں جن کے ذریعے عوام کو ذہنی پسماندگی اور فکری بے راہ روی کا شکار بنایا جاتا ہے۔ کفار کے پیسوں سے چلنے والے ذرائع ابلاغ کی ساری توجہ اس بات کی طرف مبذول ہے کہ 'خواتین اور جوانوں کے حقوق' کے نام پر بے حجابی اور مخلوط مغربی کلچر افغان عوام پر مسلط کیا جائے......اور انہیں اپنے اسلامی اصولوں اور ملی تمدن سے بے گانہ کر دیا جائے۔ ان ذرائع ابلاغ ہی کے ذریعے عوام میں قومی، علاقائی اور لسانی نفرتوں کو ہوا دی جاتی ہے......ان کے آپس کا اتحاد و اتفاق پارہ پارہ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے......تاکہ کفار کے یہاں مستقل قیام اور جارحیت کو آسان بنایا جائے اور اسے دوام ملے۔

کابل انتظامیہ اور صلیبی کفار نا صرف اندرونی طور پر افغانستان کی تباہی کے ذمہ دار ہیں بلکہ استعماری معاہدوں پر دستخط کر کے انہوں نے خطے میں اور عالمی سطح پر افغانستان کی حیثیت کو غیر یقینی صورت حال سے دوچار کر کے جنگ کو طول دینے کا جواز فراہم کیا ہے۔ بایں وجہ کفار اور ان کے اتحادیوں کو یہ جان لینا چاہیے کہ اسٹریٹیجک (تزویراتی) معاہدے پر دستخط ان کے لیے تباہ کن ثابت ہوگا۔ وہ چاہے جتنے بھی خود ساختہ اور جعلی ''لویہ جرگوں'' سے اس پر تائیدی مہر ثبت کروائیں مگر افغانوں کے ہاں ایسے معاہدوں کی کوئی حیثیت نہیں......کیوں کہ اس ملک کے حقیقی نمائندوں اور حقیقی لویہ جرگوں نے اپنی غلامی کے ایسے معاہدوں پر کبھی دستخط نہیں کیے......جو لوگ ایسا کرتے ہیں انہیں اس ملک کا نمائندہ لویہ جرگہ نہیں کہا جا سکتا، اس لیے ان کے فیصلے بھی قابل قبول نہیں۔

چنانچہ اپنی دینی، قومی اور انسانی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے، افغانستان کی بقا، اس خطے اور دنیا کو امن کی ضمانت دینے، عوام کو آزادی و سرخ روئی اور سیاسی استقلال بخشنے اور ان خطرناک حالات سے نجات دلانے کے لیے تمام افغانوں کو ہاتھوں میں ہاتھ دینا ہوگا۔ جارحیت کے خاتمے اور ان تمام بدبختیوں، ناگواریوں اور شرم ناک حالات کے خاتمے کے لیے مشترکہ کوششیں کرنی ہوں گی۔ اور ایک خود مختار اسلامی نظام کے قیام کے لیے حالات سازگار بنانے ہوں گے۔

یاد رہے کہ جارحیت کے سائے تلے انتخابات کے نام سے عوام کو بے وقوف بنانے کا جو سلسلہ جاری ہے' افغان عوام کبھی اس دھوکے میں نہیں آئے گی۔ کیوں کہ اس عمل میں جو لوگ پھرتیاں دکھا رہے ہیں یہ وہی چہرے ہیں جنہیں دینی اور ملی مفادات کی بجائے جارحیت پسندوں کے اور اپنے ذاتی مفادات زیادہ عزیز ہیں۔ حتیٰ کہ ان میں سے بعض تو اقتدار کے حصول کی خاطر کفار کو خوش کرنے کے لیے اسلام کے مقدس دین اور احکام میں تحریف کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔

عوام جانتے ہیں کہ چند بیرونی آلہ کار ان کے مستقبل سے کھیلنے کی کوشش کر رہے ہیں، انتخابات میں ان کی رائے کو کوئی اہمیت نہیں دی جائے گی اور نہ ہی انہیں ان انتخابات میں شمولیت کا کوئی فائدہ ہوگا۔ اسی بناء پر امارت اسلامیہ ان انتخابات کو مسترد کرتی ہے اور عوام سے مطالبہ کرتی ہے کہ ان انتخابات میں شرکت نہ کریں۔ کیوں کہ یہ ایک ڈرامہ ہے جسے جارحیت پسند اپنے مقاصد کی تکمیل کے لیے رچانا چاہتے ہیں۔

امریکا اور اس کے اتحادیوں کو دراصل انتخابات سے کوئی سروکار نہیں ہوتا، انہیں وہاں انتخابات میں دلچسپی ہوتی ہے جہاں ان کے مقاصد کی تکمیل ہو، جہاں مقاصد کا حصول ممکن نہ ہو وہاں سازشوں کے ذریعے معاشروں کو عوامی حکومت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ اس کی بہت سی مثالیں ہیں، اور مصر کے انتخابات کی زندہ مثال ہمارے سامنے ہے۔ سب نے دیکھا کہ منتخب حکومت کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا......مصالحت کے ذریعے اپنے جائز حقوق کا مطالبہ کرنے والے ہزاروں مصری مسلمانوں کو انتہائی وحشیانہ مظالم سے شہید اور زخمی کیا گیا، اور جیلوں میں ڈالا گیا، یہ سلسلہ اب بھی جاری و ساری ہے اور جمہوریت کی علم بردار حکومتیں اس کا تماشہ دیکھ رہی ہیں۔

غیرت مند افغانیو!

حال ہی میں صلیبی کفار اور اُن کے اتحادیوں نے کوشش کی کہ اسلامی ملک کی سرحدوں کا دفاع اور ان ظالم کفار کے خلاف جہاد اور مزاحمت کو ایک غیر شرعی عمل ثابت کیا جائے......افغان سرزمین پر ہونے والی بیرونی جارحیت سے عوام کی توجہ ہٹائی جائے اور جارحیت پسندوں کے خلاف مزاحمت کو افغانوں کی آپس کی جنگ قرار دیا جائے۔ یہ لوگ سورج کو دو انگلیوں سے چھپانا چاہتے ہیں! کابل انتظامیہ اپنے چند پروردہ چہروں کی نمائشی کانفرنسوں کے ذریعے افغانستان کے خلاف ۴۹ ممالک کے باقاعدہ منظم فوجی تسلط اور ہمہ پہلو جارحیت کو بدعنوان توجیہات کے ذریعے جواز بخشنا چاہتی ہے۔ مگر ان کانفرنسوں کے میزبانوں کو سمجھ لینا چاہیے کہ اب ان شاءاللہ، پروردگارِ عالم کی نصرت سے افغان عوام کی فتح کے دن قریب آچکے ہیں۔ کفار کے لشکروں کی شکست اور اسلامی نظام کی حاکمیت (باذن اللہ) انتہائی قریب تر ہے۔ اس لیے اس طرح کی ناکام اور بے جا کوششوں کا انہیں کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ جارحیت پسندوں کو سمجھ لینا چاہیے کہ ان کے محدود اڈے بھی کسی صورت قابل قبول نہ ہوں گے، اور اس کے مقابل مسلح جہاد اور بھی مضبوط ہوگا۔

الحمدللہ! اب افغان مجاہد عوام حقائق کا خوب ادراک کر چکی ہے، وہ تمہاری سازشوں کا کبھی شکار نہ ہوگی۔ ہم ان تمام لوگوں کو متنبہ کرتے ہیں جو جارحیت پسندوں کی حمایت کرتے ہیں یا نادانستہ ان کی صفوں میں کھڑے ہیں کہ اپنے ہزاروں ساتھیوں کی طرح کفار کے تعاون سے دست بردار ہو جائیں! امارت اسلامیہ کے دروازے ہر وقت ان کے لیے کھلے ہیں۔ کفار کی صف میں مر کر اپنا دین و دنیا تباہ کرنے سے کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ اپنی عوام کے شانہ بشانہ جہاد کے لیے کھڑے ہو جائیں۔ تاکہ زندگی اور موت دونوں سب کے لیے باعث فخر ہوں۔

(بقیہ صفحہ ۱۵ پر)

18 اگست: صوبہ لوگر......ضلع برکی برک......مجاہدین کا پیدل امریکی دستوں پر حملہ......3 فوجی ہلاک......2 زخمی

جہادی عمل سے متعلّق عمومی ہدایات

شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ

تنبیہ! یہ اہم دستاویز جماعت قاعدۃ الجہاد کے رسمی موقف کی نمائندگی کرتا ہے، لہٰذا اس کا یہی ترجمہ حتمی اور نمائندہ ترجمہ سمجھا جائے اور دیگر تراجم کو نشر کرنے سے گریز کیا جائے۔
(جزاکم اللہ خیراً)

تمہید

۱۔ یہ بات مجاہد بھائیوں سے پوشیدہ نہیں کہ اس مرحلے میں ہمارے کام کی دو بنیادی جہتیں ہیں، اول: عسکری، دوئم: دعوتی۔

۲۔**عسکری کام**: کا اولین ہدف عالمی کفر کا سردار امریکہ اور اس کا حلیف اسرائیل ہیں، جب کہ دوسرا ہدف اس کے مقامی حلیف یعنی ہمارے ملکوں کے حکمران ہیں۔

الف: امریکہ کو نشانہ بنانے کا مقصد اسے تھکا دینا اور مستقل ضربیں لگا کر رفتہ رفتہ کمزور کرنا ہے، تاکہ سوویت اتحاد کی طرح وہ بھی اپنے عسکری، افرادی اور اقتصادی نقصانات کے بوجھ تلے دب کر خود بخود گر جائے، نتیجتاً ہماری سرزمینوں پر امریکی گرفت ڈھیلی پڑ جائے اور اس کے حلیف اور حاشیہ نشین بھی ایک ایک کر کے گرنے لگیں۔

عرب انقلابات میں جو کچھ ہوا وہ امریکی نفوذ میں کمی کی واضح دلیل ہے۔ افغانستان اور عراق میں مجاہدین کے ہاتھوں امریکہ کی پٹائی اور گیارہ ستمبر کے حملوں کے بعد سے امریکہ کے داخلی امن وامان کو لاحق مستقل خطرات کا نتیجہ یہ نکلا کہ امریکہ نے مسلم عوام کو اپنے سینوں میں موجود غم وغصّے کے جذبات کے اظہار کا کچھ رستہ دینے کا فیصلہ کیا، مگر عوامی غیض وغضب کا یہ آتش فشاں اس کے ایجنٹوں ہی پر پھٹ پڑا۔ ان شاء اللہ آنے والے مراحل میں امریکی اثر ورسوخ میں مزید کمی دیکھی جائے گی، اسے اپنی ہی فکر دامن گیر ہو جائے گی اور نتیجتاً اس کے حلیفوں کا تسلط بھی کمزور پڑنے لگے گا۔

ب: جہاں تک امریکہ کے مقامی ایجنٹوں کو ہدف بنانے کا معاملہ ہے تو ہر علاقے کا معاملہ دوسرے سے فرق ہے۔ اس مسئلے میں اصولی حکمتِ عملی یہی ہے کہ ان کے خلاف معرکہ نہ کھولا جائے، سوائے ان ممالک میں جہاں ان سے ٹکراؤ کے بغیر چارہ نہ ہو۔

چنانچہ افغانستان میں ان مقامی ایجنٹوں سے معرکہ امریکیوں کے خلاف جنگ کے تابع ہے۔

پاکستان میں ان سے معرکہ افغانستان کو امریکی قبضے سے آزادی دلانے کی جنگ کا تتمہ ہے، پھر اس سے پاکستان میں مجاہدین کے لیے ایک محفوظ پناہ گاہ فراہم کرنا مقصود ہے، پھر اس محفوظ پناہ گاہ کو مرکز کے طور پر استعمال کرتے ہوئے پاکستان میں اسلامی نظام کے قیام کی سعی مطلوب ہے۔

عراق میں ان کے خلاف جاری معرکے کا ہدف امریکہ کے صفوی (رافضی شیعہ) جانشینوں کے قبضے سے اہلِ سنت کے علاقوں کو آزاد کروانا ہے۔

الجزائر، جہاں امریکی اثر ورسوخ کافی کم بلکہ تقریباً غیر موجود ہے، وہاں مقامی حکمرانوں کے خلاف معرکے کا مقصد حکومت کو کمزور کرنا اور مغربِ اسلامی کے علاقوں، افریقہ کے غربی ساحل پر واقع ممالک اور صحرا کے جنوبی علاقوں میں جہادی نفوذ کو بڑھانا ہے۔ نیز اب ان علاقوں میں بھی امریکہ اور اس کے حلیف ممالک سے تصادم کی فضا پیدا ہونے لگی ہے۔

جزیرہ عرب میں ان کے خلاف معرکہ ان کے براہ راست امریکی ایجنٹ ہونے کی حیثیت سے ہے۔

صومالیہ میں ان کے خلاف معرکے کا سبب ان کا وہاں قابض صلیبیوں کا ہراول دستہ ہونا ہے۔

شام میں ان کے خلاف معرکے کا سبب یہ ہے کہ وہاں کے حکمران، جہادی تو دور کی بات، کسی قسم کے اسلامی تشخص کے حامل وجود کو بھی برداشت کرنے پر آمادہ نہیں اور اسلام کی جڑیں کھوکھلی کرنے کے حوالے سے ان کی بھیانک خونی تاریخ کسی سے مخفی نہیں۔

بیت المقدس کے گرد وپیش میں بنیادی اور اصلی معرکہ یہود کے خلاف ہے، جب کہ، اوسلو معاہدے کی پیداوار، مقامی حکمرانوں کے مقابلے پر حتی الامکان صبر کا راستہ اختیار کیا جانا چاہیے۔

۳۔**دعوتی کام**: کا اساسی ہدف یہ ہے کہ امت کو صلیبی حملے کے خطرے سے آگاہ کیا جائے، توحید کے اس پہلو کو اجاگر کیا جائے کہ حاکمیت صرف اللہ ہی کے لیے ہے، اسلام کی بنیاد پر اخوت وبھائی چارہ قائم کرنے کا درس دیا جائے اور اسلامی سرزمینوں کو ملا کر ایک دار الاسلام بنانے کی اہمیت واضح کی جائے۔ اللہ نے چاہا تو یہ اقدامات خلافت علی منہاج النبوۃ کے قیام کا مقدمہ ثابت ہوں گے۔

اس مرحلے میں دعوتی کام کے دوران بنیادی طور پر دو محاذوں پر توجہ مرکوز کرنے کی ضرورت ہے:

19 اگست: صوبہ ہلمند ....ضلع گریشک..................بارودی سرنگ دھماکہ..................ایک امریکی ٹینک تباہ..................4 امریکی ہلاک

پہلا محاذ، گروہِ مجاہدین میں فکری آگہی کے فروغ اور ان کی دینی تربیت میں مزید بہتری لانے پر توجہ دینا، کیونکہ یہی امت کا وہ ہراول دستہ ہیں جو آج بھی اپنے کاندھوں پر صلیبیوں اور ان کے حواریوں سے مقابلے کا بوجھ اٹھائے نظر آتے ہیں اور ان شاء اللہ مستقبل میں بھی اٹھائے رکھیں گے، یہاں تک کہ خلافت اسلامیہ کا قیام عمل میں آجائے۔

دوسرا محاذ، مسلمان عوام میں فکری آگہی کے فروغ، انہیں تحریض دلانے اور اس امر پر انہیں متحرک کرنے کی کوشش کرنا ہے کہ وہ حکمرانوں کے خلاف بغاوت کا علم بلند کریں اور اسلام اور اسلام کی خاطر مصروفِ عمل لوگوں کے ساتھ آملیں۔

ثانیاً: مطلوبہ ہدایات

اس مقدمے کے بعد ہم سیاستِ شرعیہ کی روشنی میں مصالح کے حصول اور مفاسد کے سدباب کے لیے درج ذیل ہدایات آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں:

۱۔ اپنی کوششوں کو مسلم معاشرے میں فہم وشعور کو فروغ دینے پر مرکوز کیا جائے تاکہ عوام الناس جمود توڑ کر حرکت میں آئیں، نیز گروہِ مجاہدین میں بھی فہم وشعور کو فروغ دینے پر توجہ مرکوز کی جائے تاکہ پختہ فکر وعقیدے کی حامل ایک ایسی متحد ومنظّم جہادی قوت تشکیل پا سکے جو اسلامی عقیدے پر ایمان رکھتی ہو، شرعی احکامات پر کاربند ہو اور مومنین کے لیے نرمی اور کافروں کے لیے سختی کا پیکر ہو۔ نیز اس بات کی بھی بھرپور کوشش کی جائے کہ جہادی تحریک کی صفوں میں سے علمی اور دعوتی صلاحیتوں کے حامل ایسے افراد نکلیں جو منہج کی حفاظت کے ضامن ہوں اور عام مسلمانوں میں بھی دعوت عام کرنے کا فرض نبھائیں۔

۲۔ عسکری کام میں عالمی کفر کے امام (امریکہ) کو کمزور کرنے پر توجہ مرکوز رکھی جائے یہاں تک کہ وہ عسکری، اقتصادی اور افرادی سطح پر نقصانات سہتے سہتے اتنا نچڑ جائے کہ اللہ کے حکم سے جلد ہی سمٹتا سکڑتا واپسی کی راہ لینے پر مجبور ہو جائے۔

تمام مجاہد بھائیوں کے لیے اس بات کو سمجھنا از حد ضروری ہے کہ دنیا کے کسی بھی کونے میں مغربی صلیبی صہیونی اتحاد پر چوٹ لگانا ان کی اوّلین ذمہ داری ہے، اس لیے انہیں اس مقصد کی خاطر حتی المقدور کوشش صرف کرنی چاہیے۔

اسی کے ساتھ یہ ہدف بھی ترجیح میں رہنا چاہیے کہ تمام ممکنہ وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے مسلمان اسیروں کی رہائی کے لیے بھرپور کوشش کی جائے جس میں ان کی جیلوں پر دھاوا بولنے اور مسلمان ممالک کے خلاف یورش میں شریک ممالک کے لوگوں کو اغوا کر کے ان کے بدلے قیدیوں کو چھڑوانے جیسے وسائل شامل ہیں۔

نیز یہ واضح رہے کہ عالمی کفر کے امام پر توجہ مرکوز کرنے کی حکمتِ عملی اس بات کے منافی نہیں کہ مسلم عوام خود پر ظلم کرنے والوں کے خلاف زبان، ہاتھ اور ہتھیار سے جہاد کریں! چنانچہ ہمارے شیشانی بھائیوں کا حق ہے کہ وہ غاصب روسیوں اور ان کے چیلوں کے خلاف جہاد کریں۔ ہمارے کشمیری بھائیوں کا حق ہے کہ وہ مجرم ہندوؤں کے خلاف جہاد کریں۔ مشرقی ترکستان میں بسنے والے ہمارے بھائیوں کا حق ہے کہ وہ سرکش چینیوں کے خلاف جہاد کریں اور اسی طرح فلپائن، برما اور تمام عالم میں جہاں کہیں بھی مسلمانوں پر ظلم توڑا جا رہا ہو، وہاں بسنے والے مسلمانوں کا حق ہے کہ وہ ان ظلم کرنے والوں کے خلاف جہاد کا علم بلند کریں۔

۳۔ مسلم خطوں پر مسلط حکومتوں کے خلاف مسلح جنگ سے گریز کیا جائے، سوائے اس صورت میں جب معاملہ اضطرار کے درجے تک پہنچ جائے، مثلاً جب مقامی فوج، امریکی فوج ہی کا براہِ راست حصّہ بن جائے جیسا کہ افغانستان کی صورت حال ہے، یا جب مقامی فوج امریکیوں کی نیابت میں مجاہدین کے خلاف جنگ کرے جیسا کہ صومالیہ اور جزیرہ عرب میں ہے، یا جب وہ اپنے یہاں مجاہدین کا وجود تک برداشت کرنے سے انکاری ہو جیسا کہ مغربِ اسلامی، شام اور عراق کا معاملہ ہے۔

تاہم جب بھی ان کے خلاف جنگ سے بچنا ممکن ہو، بچا جائے، اور اگر جنگ ناگزیر ہو جائے تو پھر امت کے سامنے اس حقیقت کو اچھی طرح واضح کیا جائے کہ ان کے خلاف جنگ دراصل صلیبی حملے کے خلاف امت کے دفاع ہی کا ایک حصّہ ہے۔

نیز جب کبھی بھی مقامی حکمرانوں کے خلاف جنگ کی آگ کو ٹھنڈا کرنے کا کوئی موقع میسر ہو تو اس سے فائدہ اٹھایا جائے اور اسے ہر ممکن حد تک دعوت، بیان، تحریض، افرادی قوت کی بھرتی، اموال کے جمع کرنے اور معاونین وانصار بنانے میں صرف کیا جائے، کیونکہ ہمارا معرکہ بہت طویل ہے اور جہاد کو پرامن پناہ گاہوں کی اور افراد، اموال اور صلاحیتوں کی مستقل فراہمی کی ضرورت ہے۔

یہ حکمتِ عملی اس بات کے منافی نہیں کہ ہم صلیبی حملہ آوروں کی آلۂ کار ان حکومتوں کو یہ باور کراتے رہیں کہ ہم ان کے لیے کوئی تر نوالہ نہیں! اور ان کے ہر عمل کا ردِ عمل بھی ضرور ہو گا چاہے کچھ عرصہ بعد ہی کیوں نہ ہو۔ اس اصول کی تطبیق ہر محاذ پر اس کی مخصوص صورتِ حال کی مناسبت سے کی جائے۔

۴۔ گمراہ فرقوں مثلاً رافضیوں، اسماعیلیوں، قادیانیوں اور صوفیوں کی منحرف قسموں کے خلاف قتال سے گریز کیا جائے، الّا یہ کہ وہ خود اہلِ سنت سے قتال کریں؛ اور اگر وہ قتال پر اُتر آئیں تو جوابی کارروائی صرف انہی لوگوں تک محدود رکھی جائے جو قتال کریں اور ساتھ ساتھ یہ وضاحت کی جائے کہ ہماری ان کارروائیوں کا مقصد محض اپنا دفاع ہے۔ اسی طرح ان میں سے جو لوگ ہمارے خلاف قتال نہ کریں انہیں اور ان کے اہل وعیال کو ان کے گھروں، عبادت گاہوں، ان کے تہواروں اور دینی اجتماعات میں نشانہ بنانے سے اجتناب کیا جائے۔ تاہم ان فرقوں کے باطل تصورات اور عقائد وعمل میں ان کی گمراہیوں اور انحرافات کا پردہ چاک کرنے کا سلسلہ جاری رکھا جائے۔

19 اگست: صوبہ فراہ...............ضلع گلستان...............مجاہدین کا ایک فوجی قافلے پر گھات لگا کر حملہ...............15 افغان فوجی اہل کار ہلاک اور کئی زخمی

جہاں تک مجاہدین کے تسلط ونفوذ والے علاقوں کا تعلّق ہے تو ان میں ان فرقوں کو دعوت دینے، ان میں شعور وآگہی پیدا کرنے کی سعی کرنے اور ان کے شبہات کا ازالہ کرنے کے بعد ان سے حکمت کے ساتھ تعامل کیا جائے۔ نیز انہیں نیکی کا حکم اور برائی سے بچنے کی تلقین بھی کی جائے، بشرطیکہ ایسا کرنے سے اس سے بڑا مفسدہ پیدا ہونے کا اندیشہ نہ ہو، مثلاً مجاہدین کا ان علاقوں سے نکال دیا جانا یا ان کے خلاف عوامی ردعمل کی تحریک پیدا ہو جانا یا ایسا فتنہ جنم لے لینا جس سے دشمن کو ان علاقوں پر قبضہ کرنے کا بہانہ مل جائے۔

۵۔اسلامی ممالک میں موجود نصاریٰ، سکھ اور ہندوؤں سے تعرض نہ کیا جائے؛ اور اگر ان کی جانب سے کوئی زیادتی ہو تو زیادتی کے بقدر جواب دینے پر اکتفا جائے، اور ساتھ یہ وضاحت بھی دی جائے کہ ہم ان کے ساتھ قتال شروع کرنے کے خواہش مند نہیں! ہم عالمی کفر کے سردار کے خلاف مشغولِ جنگ ہیں اور اسلامی حکومت کے 'ان شاء اللہ' جلد قیام کے بعد ہم ان کے ساتھ سلامتی اور نرمی کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں۔

۶۔عمومی طور پر ایسے تمام لوگوں کے خلاف قتال کرنے اور انہیں زک پہنچانے سے اجتناب کیا جائے جو ہمارے خلاف ہتھیار نہ اٹھائیں اور نہ اس میں معاونت کریں، اور تمام تر توجہ بالاصل صلیبی اتحاد پر اور اسی کے ذیل میں اس کے مقامی آلۂ کاروں پر مرکوز رکھی جائے۔

۷۔غیر محارب عورتوں اور بچوں کو مارنے یا ان سے جنگ کرنے سے گریز کیا جائے، بلکہ اگر وہ ہمارے خلاف قتال کرنے والوں کے اہل وعیال ہوں تب بھی ان کے خلاف ہاتھ اٹھانے سے حتی الامکان اجتناب کیا جائے۔

۸۔مسلمانوں کو دھماکوں، قتل واغوا کی کارروائیوں یا اموال واملاک کو نقصان پہنچانے کے ذریعے ایذا پہنچانے سے کلی اجتناب کیا جائے۔

۹۔دشمنوں کو مساجد، اجتماعات اور بازاروں جیسی جگہوں پر ہدف بنانے سے گریز کیا جائے جہاں یہ دشمن مسلمانوں کے ساتھ یا ایسے لوگوں کے ساتھ خلط ملط ہوں جو ہمارے خلاف قتال میں شریک نہ ہوں۔

۱۰۔علمائے کرام کے احترام اور دفاع کو یقینی بنایا جائے کیونکہ علماء نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین اور امت کے قائدین ہیں اور خصوصاً ایسے حق گو علمائے کرام جو حق کی خاطر قربانیاں بھی دے رہے ہوں ان کا احترام اور دفاع تو اور بھی زیادہ ضروری ہے۔ نیز علمائے سوء کا مقابلہ محض ان کی جانب سے پھیلائے گئے شبہات کا ازالہ کرنے اور مضبوط دلائل کے ساتھ ان کے آلۂ کار ہونے کو واضح کرنے کے ذریعے کیا جائے اور ان کا قتل یا ان کے خلاف قتال نہ کیا جائے، سوائے اس صورت میں جب وہ مسلم عوام یا مجاہدین کے خلاف کسی قتالی عمل کے مرتکب ہوں۔

۱۱۔دیگر اسلامی جماعتوں کے حوالے سے موقف:

الف: جن امور میں ہمارے مابین اتفاق ہو ان میں ہم ایک دوسرے سے تعاون کریں اور جن میں اختلاف ہو ان میں ایک دوسرے کو نصیحت کریں۔

ب: ہمارا اولین معرکہ اسلام کے دشمنوں اور اسلام سے مخاصمت رکھنے والے عناصر کے خلاف ہے، لہٰذا ایسا نہ ہو کہ ہمارا دینی جماعتوں کے ساتھ اختلاف عسکری، دعوتی، فکری اور سیاسی سطح پر دشمنانِ اسلام سے رخ پھیرنے کا سبب بن جائے۔

ج: دینی جماعتوں کی طرف سے صادر ہونے والے ہر صحیح قول وفعل پر ہم ان کی تائید کریں اور ان کا شکریہ ادا کریں اور ان سے صادر ہونے والی ہر خطا پر انہیں نصیحت کریں، پوشیدہ خطا پر پوشیدہ طریقے سے نصیحت اور اعلانیہ خطا پر اعلانیہ طریقے سے نصیحت۔ نیز اس بات کا اہتمام ہو کہ اخلاق سے گرا ہوا انداز اختیار کرنے اور شخصی حملے کرنے سے اجتناب کیا جائے اور باوقار علمی انداز میں دلائل بیان کیے جائیں کیونکہ قوت دلیل میں ہوتی ہے کردار کشی یا ہجو میں نہیں!

د: اگر کبھی اسلام کے ساتھ خود کو منسوب کرنے والی کوئی جماعت کا فرد دشمن کے ساتھ مل کر مسلمانوں کے خلاف قتال میں شریک ہو تو اس کا جواب اس کم سے کم مقدار میں دیا جائے جو اس کو زیادتی سے باز لانے کے لیے کافی ہو، تاکہ مسلمانوں کے مابین فتنہ کا دروازہ بند رہے اور ایسے لوگوں کو نقصان پہنچانے سے بھی بچا جا سکے جو دشمن کے ساتھ شریک نہیں ہیں۔

۱۲۔ظالموں کے خلاف مظلوموں کی عوامی بغاوتوں سے متعلق موقف:

تائید، شرکت، رہنمائی۔

الف۔تائید: کیونکہ ظالم کے خلاف مظلوم کی تائید، شرعی واجب ہے، قطع نظر اس سے کہ ان میں سے کوئی فریق مسلمان ہے یا غیر مسلم۔

ب۔شرکت: کیونکہ یہ ہم پر عائد فرض امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا حصّہ ہے۔

ج۔رہنمائی: یعنی یہ بات پہنچانا اور سمجھانا کہ انسان کی کوششوں کی اصل غرض وغایت توحید باری تعالیٰ کا قیام ہونا چاہیے، جس کی عملی صورت یہ ہے کہ اللہ کے احکامات کی پاس داری کی جائے، اس کی شریعت کی حاکمیت قائم کی جائے اور اسلامی نظام اور اسلامی حکومت کا قیام عمل میں لایا جائے۔

۱۳۔ایسے تمام عناصر کی تائید وپشت پناہی کی جائے جو مسلمانوں کے غصب شدہ حقوق کی بازیابی کے لیے ظالم کے خلاف اپنی زبان، رائے یا عمل سے آواز اٹھائیں اور ان کو ہاتھ سے تکلیف پہنچانے یا زبان سے ایذا دینے سے گریز کیا جائے، جب تک کہ وہ بھی مسلمانوں کے ساتھ تائید کی روش اختیار کیے رکھیں اور مسلمانوں کی عداوت سے پرہیز

20 اگست: صوبہ ہلمند..................ضلع سنگین..................بارودی سرنگ دھماکہ..................ایک بکتر بند گاڑی تباہ..................4 نیٹو اہل کار ہلاک

کریں۔

۱۴۔تمام مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت اوران کی حرمت کا پاس کیا جائے، چاہے وہ کہیں بھی ہوں۔

۱۵۔تمام مظلوموں اور کمزوروں' چاہے وہ مسلمانوں میں سے ہوں یا غیر مسلموں میں سے' پرظلم وزیادتی کرنے والوں سے بدلہ لیا جائے اور ایسے تمام عناصر کی تائید وحوصلہ افزائی کی جائے جو ان مظلوموں کی پشت پناہی کریں چاہے وہ غیر مسلم ہی کیوں نہ ہوں۔

۱۶۔مجاہدین پرلازم ہے کہ کوئی بھی باطل تہمت جو ان کی طرف جھوٹ اور افترا پردازی کی بنیاد پر منسوب کی جائے، وہ اسے ردکرنے اور حقیقت کو واضح کرنے کی بھرپور کوشش کریں۔اور کوئی بھی غلطی جس کے بارے میں مجاہدین پر یہ واضح ہوجائے کہ وہ اس کے مرتکب ہوئے ہیں تو ان پرلازم ہے کہ وہ اس پر اللہ تعالیٰ سے استغفار کریں، غلطی کرنے والے کے فعل سے برأت کا اظہار کریں اور اس غلطی سے جس شخص کو نقصان پہنچا ہو' شرعی تقاضوں کے مطابق اپنی استطاعت کے بقدر اس نقصان کی تلافی کرنے کی کوشش کریں۔

۱۷۔جماعت قاعدۃ الجہاد کے تابع تمام مجموعات وتنظیمات کے امرا اور ہم سے تائید و محبت کا رشتہ رکھنے والے تمام لوگوں سے یہ استدعا ہے کہ وہ ان ہدایات کو اپنے ماتحت قائدین وافراد میں پھیلانے کی سعی کریں کیونکہ یہ کوئی راز کی باتیں نہیں بلکہ عمومی ہدایات اور رہنما سیاسی اصول ہیں۔ان ہدایات سے ہمارا مقصد بس یہ ہے کہ جہادی عمل کے اس مرحلے میں شرعی اصولوں کے موافق اجتہاد کے ذریعے شرعی مصلحتوں کا حصول اور مفاسد کا سدباب کیا جائے۔

والله من وراء القصد وهو يهدى السبيل، وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم، وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين.

اللہ کی رضا کی خاطر ان سطور کو لکھنے والا

آپ کا بھائی

ایمن الظواہری

☆☆☆☆☆

بقیہ: کفار کے لشکروں کی شکست اور اسلامی نظام کی حاکمیت (باذن اللہ) انتہائی قریب تر ہے!

ہم اپنے مجاہدین سے التماس کرتے ہیں کہ علمائے کرام، قومی رہنماؤں، بزرگوں اور معززین کے توسط سے نیشنل آرمی، پولیس اور اربکیوں (قبائلی لشکر) کے اہل کاروں کو سمجھائیں تاکہ وہ صلیبیوں کی صفوف سے نکل کر مجاہدین کی صفوں میں آجائیں، اور آزادی اور اسلامی نظام کے قیام کی قابلِ فخر تاریخ میں شریک ہوجائیں۔

اے مومن ہم وطنو!

امارت اسلامیہ افغانستان تمام افغانوں کو یقین دلاتی ہے کہ وہ وطن کی آزادی اور ایک خودمختار اسلامی نظام' جس میں افغانستان کے تمام طبقات کی نمائندگی شامل ہوگی' کے قیام کے لیے کوششیں جاری رکھے ہوئے ہے۔عوام کی خوش حالی، ترقی، اجتماعی انصاف اور بلاکسی تفریق کے اہل افراد کو ذمہ داری سونپنا ہماری پالیسی کے بنیادی نکات ہیں۔

عوام کے تمام حقوق کی ضمانت، خطے اور دنیا بھر کے ممالک خصوصاً پڑوسیوں سے جانبین کے احترام، اسلامی اصولوں اور قومی مفادات کی روشنی میں بہتر تعلقات کا قیام، ملک کے بنیادی مسائل خصوصاً اقتصادیات اور صنعت وتجارت پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔ معاشرے میں ایسا ایک نظام بروئے کار لایا جائے گا جو عوام اور ملک کی دینی اور دنیاوی ترقی کے لیے کام کرے گا۔عالمی دنیا سے رابطوں کے لیے صرف امارت اسلامیہ کے سیاسی دفتر کی ذمہ داری لگادی گئی ہے۔اس حوالے سے اگر کسی اور جگہ پر طالبان کے نام پر کوئی دفتر کھولنے کی کوشش کی جاتی ہے تو وہ امارت اسلامیہ کے نمائندگی ہرگز نہ ہوگی۔غیر نمائندہ افراد سے رابطے محض وقت کے ضیاع سے زیادہ کچھ نہ ہوں گے۔اسی طرح اگر امارت اسلامیہ کے باقاعدہ متعین شدہ ترجمانوں یا سیاسی دفتر کے ذمہ داران کے علاوہ کوئی اور شخص امارت اسلامیہ کے نام پر امارت اسلامیہ کی پالیسی بیان کرتا پھرتا ہے یا سیاسی دفتر کے علاوہ کوئی اور مخالفین سے رابطے کی کوششیں کرتا ہے یا کوئی امارت اسلامیہ کے نام سے انتخابات کی حمایت کرتا ہے تو وہ ہمارا نمائندہ نہیں ہے۔اور نہ ہی ہم سے وہ مربوط ہے، بلکہ ایسے لوگوں کی جانب سے یہ سب کچھ محض ذاتی شہرت اور مادی فوائد کے حصول کی خاطر کیا جارہا ہے۔

آخر میں ایک بار پھر تمام ہم وطنوں اور امت مسلمہ کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے عید کی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔اور صاحب حیثیت بھائیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ خوشی اور قربانی کی اس عید میں اپنے بے سہارا اور غریب بھائیوں، شہدا اور قیدیوں کے اہل خانہ کو اپنے تعاون اور نیکیوں میں مت بھولیں! جہاں تک ممکن ہوسکے ان سے تعاون کو یقینی بنائیں۔مجاہد بھائیوں سے گزارش ہے کہ اپنی مہربان، غیور، محبِ اسلام اور محبِ وطن عوام سے قربت، بہتر تعلقات، شفقت، محبت اور خدمت کا رشتہ مزید مضبوط بنائیں، اور (رہنمائی کے لیے) دیے گئے اصولوں پر سختی سے عمل پیرا ہوں۔والسلام

خادمِ اسلام امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد

☆☆☆☆☆

20 اگست: صوبہ دائی کنڈی.........ضلع گیزآب.........مجاہدین کی دعوت پر کمانڈر اسد اللہ کی قیادت میں 50 فوجی مجاہدین کی صفوں میں شامل

ہماری قربانی جمہوریت کے خلاف اور شریعت کے قیام کے لیے ہے

مولانا فضل اللہ حفظہ اللہ، امیر تحریک طالبان پاکستان

بسم الله والحمدلله والصلاة والسلام علیٰ رسول الله وآله وصاحبه ومن والاه،

میرے مسلمان بھائیو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وبعد!

آپ کو معلوم ہے کہ امن شریعت میں ہے اور شریعت جہاد ہی کے ذریعے نافذ ہوتی ہے......حکومت جو امن چاہتی ہے وہ قبرستان والا امن ہے......ان کا مقصد یہ ہے کہ سب مر جائیں تو امن قائم ہو جائے گا......جب کہ ہم دنیا اور آخرت کا امن چاہتے ہیں......

امن اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسی عظیم نعمت ہے کہ یہ معیشت اور اقتصاد سے بھی اہم ہے......قرآن مجید بار بار امن کا ذکر کرتا ہے، سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے بھی امن کے بارے میں دعا کرتے ہوئے فرمایا:

رَبِّ اجْعَلْ هَـٰذَا بَلَدًا آمِنًا وَارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ (البقرة: ۱۲۶)

''اے اللہ اس شہر کو امن کو گہوارہ بنا اور اس کے رہنے والوں کو پھلوں سے رزق عطا فرما۔''

آپ علیہ السلام نے بھی اس کے بعد معیشت اور اقتصاد کی بات کی ......

بھائیو! اگر امن چاہتے ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کے قانون میں ہے......امن اگر ممکن ہے تو وہ پاکستان کے اصلی نظریے کو عملی جامہ پہنانے سے ہی ممکن ہے......جب تک پاکستان کو اس کے نظریہ کے مطابق نہیں چلایا جائے گا تو یہ ملک تباہ حالی کا شکار رہے گا، نہ امریکہ اسے بچا سکتا ہے اور نہ ہی یہ مرتد فوج اسے بچا سکتی ہے......نہ پارٹیوں اور اور نہ ہی ووٹ اور نوٹ والے...... ہماری قربانی جمہوریت کے خلاف اور شریعت کے قیام کے لیے ہے ......شریعت محمدی علی صاحبہا السلام کا نفاذ اگر ممکن ہے تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے اور سکھائے ہوئے راستے ہی کے ذریعے ممکن ہے......

میرے غازی بھائیو! اگر حدود اللہ اس ملک پر نافذ کرنا چاہتے ہو اور مغربی فرعونی جمہوری نظام کو مغلوب کرنا چاہتے ہو تو ایک صف میں وحدت فکری اور وحدت عملی کو اپنائیں......اللہ تعالیٰ کی کتاب کو مضبوطی سے تھام لو، اختلافات سے دور رہو، ہر قسم کی قربانی پیش کر کے دشمن کو منہ توڑ جواب دو اور امت کے سوئے ہوئے جوانوں کو جگاؤ......مظلوم بہنوں کا سہارا بن جاؤ......دشمن کو ایسا منہ توڑ جواب دو کہ ان کی آئندہ نسلیں بھی یاد رکھیں......آپ کے توسط سے میں جاہل اسفندیار کو بتانا چاہتا ہوں کہ تمہارا جو کردار ہے اس کے ردعمل کے انتظار میں رہو......تمہارے کہنے پر جن پاک دامن خواتین کی عصمتیں لٹیں یا جو جیلوں میں مقید ہیں یا چار پانچ سال سے نظربند ہیں، ان شاء اللہ تمہارا اور تمہارے بیٹے کا بھی یہی انجام ہوگا، ان شاء اللہ......عامۃ المسلمین خبردار رہیں اور اللہ کی خاطر ان لوگوں سے دور رہیں، ان کے جلسوں سے دور رہیں، اگر کوئی ان کے جلسوں میں گیا تو کسی بھی نقصان وہ خود ہوگا اور یاد رہے کہ یہ نقصان دنیا اور آخرت کا خسارہ ہے......

جس قوم کو لوگوں نے دھوکہ دیا ہے، ان کو مغالطے میں ڈالا ہے اور اسلام کے خلاف استعمال کیا ہے، ان لشکریوں اور ان کے سربراہوں کو خبردار کرنا چاہتا ہوں کہ فوج کی دشمنی اجتماعی ہے جب کہ تمہاری دشمنی تمہارے بعد تمہاری اولادوں اور نسلوں تک جائے گی......آج بھی وقت ہے کہ باز آ جاؤ، اللہ تعالیٰ سے ڈرو، قیامت کو یاد رکھو، قبر کی سختیوں کو یاد رکھو......طالبان اور شریعت کی دشمنی سے دور رہو، اسی میں تمہاری دنیا اور آخرت کی بھلائی کارفرما ہے......ہم تمہاری خیرخواہی چاہتے ہیں، فوج آج یہاں ہے کل یہاں سے نکل جائے گی، لیکن تم لوگ کہاں جاؤ گے؟ ہم نے باجوڑ میں عملیات کیں، سلارزئی کا انجام تم نے خود دیکھا......ان شاء اللہ آئندہ بھی اس سے بڑی بڑی عملیات کے لیے تیار رہو اور انتظار میں رہو......

پاکستان ہر طرف سے عذاب میں گھرا ہوا ہے، بجلی کا عذاب ہے، مہنگائی کا عذاب ہے، بے روزگاری کا عذاب ہے، بدامنی اور افراتفری کا عذاب ہے......بنو قریظہ کی طرح پاکستان میں اللہ، رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور دین وشریعت کے خلاف جنگ میں کفار کا ساتھ دینے والے اکابر مجرمین کا انجام بھی بنو قریظہ کی طرح بہت برا ہوگا......اللہ اُن پر ایسا عذاب مسلط کرے گا کہ نہ تم نے کبھی سنا ہوگا اور نہ دیکھا ہوگا......

آپ کے توسط سے میں الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کو تنبیہ کرنا چاہتا ہوں کہ تم بھی اپنا قبلہ درست کر لو......اپنے قلم کو شیطان کے راستے میں اور اسلام کے خلاف استعمال کرنے کی بجائے فی سبیل اللہ جہاد میں استعمال کرو کیونکہ ہم ملک دشمن نہیں ہیں اور نا ہی ہم ملک کو مٹانا چاہتے ہیں......بلکہ ہم تو ملک دشمن اور شریعت دشمنوں کو مٹانے کی جدوجہد کر رہے ہیں......وہ جو بھی ہیں، جس لباس میں بھی ہیں، ہمارے نشانے پر ہیں......

(بقیہ صفحہ ۳۷ پر)

21اگست :صوبہ لوگر..................صدرمقام پل عالم..................مجاہدین نے ہیوی مشین گن سے نشانہ بنا کر ایک جاسوس طیارہ مار گرایا

امیر صاحب رحمہ اللہ رخصت ہوئے......

عبیدالرحمٰن زبیر

ایمان اور کفر کی پہچان رکھیے!

راہِ جہاد میں پیش آنے والی آزمائشیں،تنگیاں،شہادتیں،قیدو بند کی صعوبتیں، زخمی جسموں کی آہیں؛ مجاہدین کو غمگین و مغموم تو یقینی طور پر کرتی ہیں اور اُنہیں کرب و دُکھ سے بھی دوچار کرتی ہیں کہ یہ بھی گوشت پوست کے قالب میں ڈھلے انسان ہیں......لیکن ساتھ ہی وہ اپنے ہر حزن وملال اور ہر غم وصدمہ کو اپنے رب کے نام کیے دیتے ہیں...... کیونکہ اُسی رب کریم کی رضا جوئی کی طلب اُنہیں جہاد کے مشقتوں بھرے راستے میں لائی، اُسی کے وجہہ کریم کی خوش نودی کے لیے اُنہوں نے اپنی 'ہنستی بستی دنیا' چھوڑی اور اُسی پر ایمان وتوکل نے اُنہیں تمام تر ضعف اور کمزوریوں کے باجود کفار کے لیے لوہے کے چنے بنایا......ان کا سب کچھ اُسی ذات بابرکات کے نام ہے......وہ اپنی نصرت وتائید سے نوازے اور فتح کے دروازے کھولے تو سجدہ ہائے شکر اور حمد وتعریف کے تمام الفاظ و پیرائے اُس کے حضور پیش کرتے اور ہر کامیابی کو اُسی کی عطا قرار دیتے ہیں۔اگر وہ کھوٹے کھرے کی پہچان کے لیے آزمائش کی بھٹیوں میں ڈالے تو صبر ورضا کا پیکر بنے یہ اُسی کے در پر پڑے رہتے ہیں کہ اُس کے در کے علاوہ کوئی جائے پناہ ہے نہ کوئی جائے قرار......

ان کے برعکس معاملہ اُن کا ہے جو شیطان کے دوست اور اولیا ہیں......وہ جو اپنے خالق و مالک کے صریح باغی اور انکاری ہیں......اُنہیں کوئی تکلیف یا آزار لاحق ہو جائے تو بے صبری سے آہ وبکا کرتے،گریہ وزاری میں بڑھتے ہوئے سینہ کوبی اور ماتم کرتے،تھڑدلی کی تصویر بنے واویلا کرتے اور حسرت ویاس کا نمونہ بنے ہاؤہائے کرتے نظر آتے ہیں......اور اگر انہیں کوئی خوشی اور کامیابی مل جائے تو تمام حدود سے تجاوز کرتے اتراتے پھرتے،تکبر وغرور سے اکڑتے،مجسم سرکشی بنتے اور شیخیاں مارتے پھرتے ہیں۔

موجودہ صلیبی جنگ میں متقین وفجار کی صورت گری کرتے یہ دونوں کردار کھُل کر دنیا کے سامنے آچکے ہیں......دنیا آئے روز مجاہدین کو حاصل ہونے والی رب کی نصرتوں کے بعد اُن کے طرزِ عمل کو بھی ملاحظہ کرتی ہے اور فساق،فجار اور کفار کو ملنے والی عارضی کامیابیوں کے بعد اُن کی باغیانہ روش کا مشاہدہ بھی کرتی ہے......تحریک طالبان پاکستان کے امیر حکیم اللہ محسود رحمہ اللہ کی امریکی جاسوس طیاروں کے حملے میں شہادت کے بعد رحمانی لشکر اور ابلیسی پیروکاروں کے احوال ہر ایک کے سامنے ہیں......

قائدین جہاد کی شہادت......جہدِ مسلسل کی علامت

صلیبی ہرکارے اور اُن کے ٹکڑوں پر پلنے والے 'دانش فروش' آپے سے باہر ہو رہے ہیں کہ اُن کا نمبر ایک دشمن مارا گیا۔کفار اور اُن کے حواری بغلیں بجا رہے ہیں جب کہ مجاہدین اپنے رب کے حضور دعاؤں میں مصروف ہیں کہ **انا للہ وانا الیہ راجعون اللھم اجرنا فی مصیبتنا و خلفنا خیرا منھا**......اور دین دشمنوں کو صرف یہی کہہ رہے ہیں خوشیاں منالو اور جشن بپا کرلو......باذن اللہ عنقریب تمہیں بغلیں جھانکنے پر بھی مجبور کردیا جائے گا......مجاہدین کے ہاں امیر محترم کی شہادت پر صبر ورضا کا وہی منظر ہے جو تحریک جہاد کا خاصہ رہا ہے......اُن کے لیے اپنے امرا،قائدین اور عزیز از جان ہمراہیوں کا شہادت سے سرفراز ہونا کسی اچنبھے کی بات نہیں......یہ شہادتیں اُنہیں اپنے رب سے مایوس وناامید کرتی ہیں اور نہ ہی اُس کی راہ میں جاری جہاد وقتال سے برگزشتہ......وہ اپنے رب کی بیان کردہ حکمتوں پر ایمان رکھتے ہیں،جس نے اپنے مبارک کلام میں فرمایا:

وَ لَا تَھِنُوۡا وَ لَا تَحۡزَنُوۡا وَ اَنۡتُمُ الۡاَعۡلَوۡنَ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ○اِن یَمۡسَسۡکُمۡ قَرۡحٌ فَقَدۡ مَسَّ الۡقَوۡمَ قَرۡحٌ مِّثۡلُہٗ وَتِلۡکَ الأیَّامُ نُدَاوِلُھَا بَیۡنَ النَّاسِ وَلِیَعۡلَمَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَیَتَّخِذَ مِنۡکُمۡ شُھَدَاء (آل عمران: ۱۳۹، ۱۴۰)

''اور (دیکھو) بے دل نہ ہونا اور نہ کسی طرح غم کرنا اگر تم مومن (صادق) ہو تو تم ہی غالب رہو گے۔اگر تم زخمی ہوئے ہو تو تمہارے مخالف لوگ بھی تو ایسے ہی زخمی ہو چکے ہیں،ہم دنوں کو لوگوں کے درمیان ادلتے بدلتے رہتے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو ظاہر کردے اور تم میں سے بعض کو شہادت کا درجہ عطا فرمائے''۔

دین کے یہ مجاہد بخوبی جانتے ہیں کہ جہاد کے میدانوں میں یہ سب کچھ جھیلنا اور برداشت کرنا پڑتا ہے تب ہی غلبے اور آبرومندی کی منزل حاصل ہوتی ہے۔یہاں شخصیات کی عبادت نہیں کی جاتی......قائدین جہاد کی شہادتوں کے حوالے سے شیخ اسامہ رحمہ اللہ نے کیا ہی خوب صورت بات کہی کہ

ان رایۃ الاسلام لم تسقط بموت قائد ولکنھا انتقلت من أسد الی أسد

''کسی قائد جہاد کے شہید ہوجانے سے اسلام کا علَم ہرگز نیچے نہیں گرتا بلکہ یہ تو ایک شیر سے دوسرے شیر کو منتقل ہوجاتا ہے''۔

سو اپنے امیر کے رخصت ہوجانے پر اس جہادی کاررواں کے راہی غمگین

21اگست:صوبہ ہلمند......ضلع واشیر......بارودی سرنگ دھماکے......4امریکی ٹینک تباہ......8نیٹو اور امریکی فوجی ہلاک......6زخمی

اور مغموم ضرور ہیں لیکن اللہ کے دین کے لیے قربانیاں دینے کا جذبہ ماند پڑا ہے نہ ہی اس میں کوئی کمی واقع ہوئی ہے...... جہادی قیادت کو شہید کر کے جشن منانے والے اور ''ہم نے ختم کر دیا، ہم جو کہتے ہیں کر کے دکھاتے ہیں، شدت پسند بکھر جائیں گے، انتہا پسند پسپا ہو جائیں گے'' جیسی بے تکی ہانکنے والے جانتے ہی نہیں کہ یہاں ایک جاتا ہے تو اپنے پیچھے پورا تیار جہادی قافلہ چھوڑ کر جاتا ہے...... جہاد اور دین کے نفاذ کی اس تحریک کو ختم کرنا صرف محال نہیں سرے سے ناممکن ہے......مجاہدین نے محض اپنے اللہ کریم کی توفیق سے طواغیتِ عصر کے مقابلے میں جس قدر اپنے قائدین کی شہادتیں پیش کی ہیں، اُنہیں دیکھ کر یہ اندازہ لگانا کچھ مشکل نہیں کہ جہاد و قتال کے اس قافلے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی خاص معیت اور رحمت شامل حال ہے......وگرنہ بھلا کوئی گروہ اور کوئی تنظیم اپنے درجنوں قائدین اور ہزاروں مجاہدین کی شہادت کے بعد کسی طور بھی قدم جمانے کے قابل رہ سکتی ہے......لیکن آج دیکھ لیجیے کہ پاکستان میں قائم طاغوتی نظام اور اس کے محافظ پاکستانی سیکورٹی ادارے اگر کسی کو اپنے لیے حقیقی خطرہ سمجھتے ہیں اور اگر کسی نے واقعتاً اس مفسد اور باطل نظام کی بنیادوں کو ہلا کر رکھ دیا ہے تو وہ یہی مجاہدین کا گروہ ہے......

ذرائع ابلاغ کے مسموم تیر:

اس نظام نے اپنے صلیبی آقاؤں کی مدد سے مجاہدین کو ختم کر دینے اور اُن کی تحریک کو دبا دینے میں بھلا کیا کوئی کسر چھوڑی ہے؟ ڈرون حملوں کی بارش، آزاد قبائل اور مالاکنڈ ڈویژن میں دس سال سے زائد عرصہ سے جاری بے رحمانہ فوجی آپریشن اور ہزاروں مجاہدین کو خفیہ اداروں کے عقوبت خانوں کی نذر کر دینے کے باوجود مجاہدین کی تحریک کے سامنے یہ سارا باطل نظام بے بس و لاچار ہو چکا ہے......

اب اس ظالمانہ اور خائن نظام کے پاس صرف ایک ہی ہتھیار باقی بچا ہے اور وہ ہے جھوٹے پروپیگنڈے کا ہتھیار......ذرائع ابلاغ، مجاہدین کے خلاف عامۃ المسلمین ذہنوں کو تیار کرنے کے لیے جھوٹ، افترا پردازی، کذب، فریب، دروغ گوئی، تزویر اور جعل سازی کے تمام ہتھکنڈے آزمار ہے ہیں۔ ایسے مواقع پر تو ان کی عیاری اور مکر مزید بڑھ جاتے ہیں جب مجاہدین پر کوئی مشکل آن پڑے یا وہ کسی آزمائش سے نبرد آزما ہوں۔

نئی قیادتِ جہاد......میڈیا کے پیٹ میں مروڑ

پاکستان کے ذرائع ابلاغ نے امیر حکیم اللہ محسود رحمہ اللہ کی شہادت کے بعد بھی اپنے پرانے وطیرہ ہی کو آزمایا اور مجاہدین کے خلاف فضا ہموار کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نا جانے دیا......مجاہدین کے مابین قیادت کے معاملہ میں اختلافات کی کہانیاں گھڑی گئیں......امیر محترم کی شہادت کو ابھی محض تین گھنٹے ہی گزرے تھے کہ ان ذرائع ابلاغ نے اپنے طور پر نئے امرا کی ''دوڑ'' میں شامل نام ''افشا'' کر دیے......پھر کوئی کسی ایک نام کو 'کنفرم' کرتا رہا اور کوئی اختلافات کی خبروں کا مصالحہ لگا کر کذب بیانی کرتا رہا۔

دنیاوی عہدوں اور مراعات کے حصول میں جانوروں کی طرح زندگیاں گزارنے والے یہ عناصر، مجاہدین کو بھی اپنے ہی حال پر محمول کرتے ہیں......جب کہ مجاہدین کے ہاں قیادت کے تقرر میں صرف یہی مسئلہ درپیش ہوتا ہے کہ قیادت کی تمام تر صفتوں سے متصف فرد اپنی جان بچانے اور کسی دوسرے فرد کو یہ 'بوجھ' سونپنے پر مُصر ہوتا ہے۔ یہاں ہر فرد جانتا ہے کہ جہادی قافلے کی قیادت کرنا کسی عام سیاسی جماعت یا ڈالر بٹورنے والی این جی اوز کی قیادت سے یکسر مختلف نوعیت کا عمل ہے...... یہاں جھوٹا کروفر ہوتا ہے نہ مال و متاع کی ہوس، پلاٹوں کے پرمٹ اور وسیع و عریض محلات کی چاہت ہوتی ہے نا پروٹوکول اور ہائی سیکورٹی کا حصول...... یہاں امارت کا کوئی بھی خواہش مند اور امیدوار نہیں ہوتا کہ ہر کوئی جانتا ہے کہ اس حساس مقام پر پہنچ کر اُس کے کندھوں پر کیسی نازک ذمہ داریاں آن پڑیں گی، جس کی بابت اُسے اللہ تعالیٰ کے حضور بھی جواب دہی کرنا ہوگی......لہٰذا ادنیٰ اور بے وقعت دنیا کے مفادات کے اسیر کیا اندازہ لگائیں گے کہ اس عزیمت والی راہ کی قیادت کرنا کس قدر کٹھن اور دشوار امر ہے......

پاکستان کے مسلمانوں کو میڈیائی پروپیگنڈہ کا شکار ہونے کی بجائے ماضی سے سبق حاصل کرنا چاہیے۔ جب امیر بیت اللہ محسود رحمہ اللہ کی شہادت کے بعد اس دجالی میڈیا نے اودھم مچا دیا تھا اور مجاہدین کے درمیان انتشار و افتراق کی ایسی ایسی کہانیاں گھڑیں جن پر یقین کرنے والے انتظار ہی کرتے رہے کہ ان کہانیوں کے مطابق مجاہدین کب آپس میں گتھم گتھا ہوں اور کب اُن کا شیرازہ بکھر جائے......لیکن ''اضغاث احلام'' کا شکار ہونے والے یہ بے وقوف منتظر ہی رہے اور مجاہدین اپنے امیر کی شہادت کے بعد مزید مضبوط اور توانا انداز میں اس نظام کے مقابلے کے لیے آموجود ہوئے۔

امیر المومنین نصرہ اللہ کے سپاہی کی رخصتی:

صلیبی جنگ کے صف اول کے اتحادی عرصہ سے اس مغالطہ کو پروان چڑھا رہے ہیں کہ پاکستانی طالبان کا امارت اسلامیہ افغانستان سے کوئی تعلق نہیں اور امیر المومنین کو تحریک طالبان پاکستان ایک نظر نہیں بھاتی......اللہ تعالیٰ نے امیر صاحب رحمہ اللہ کی شہادت کے بعد جہاد دشمنی پر مبنی اس پروپیگنڈے کے ابطال کا بھی انتظام فرما دیا۔ جب امارت اسلامیہ افغانستان نے امیر حکیم اللہ محسود رحمہ اللہ کی شہادت پر تعزیتی بیان جاری کیا اور اُن کی شہادت کو عظیم نقصان سے تشبیہ دی۔ اس تعزیتی بیان میں کہا گیا:

> ''نہایت الم ناک خبر ملی ہے کہ جمعہ کے روز یکم نومبر ۲۰۱۳ء کو شمالی وزیرستان میں تحریک طالبان پاکستان کے قائد غیور اور دلیر مجاہد ملا حکیم اللہ محسود امریکی بزدلانہ حملے میں شہید ہوئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ امریکہ کے اس وحشت ناک عمل کی امارت اسلامیہ افغانستان شدید ترین الفاظ میں مذمت کرتی ہے، ملا حکیم اللہ محسود کے شہادت کو عظیم ضائع تصور کرتی

22 اگست: صوبہ لوگر......صدر مقام پُل عالم......مجاہدین اور امریکی فوجوں کے درمیان شدید جھڑپیں......10 امریکی فوجی ہلاک اور 5 زخمی

ہے اوراسی وجہ سے موصوف شہید کے خاندان، رشتہ داروں اورتمام ہم سفرساتھیوں کودل کی گہرائیوں سے تعزیت پیش کرتی ہے،شہادت مسلمانوں کے لیے سب سے عظیم مقصداور بڑی آرزو ہے، مجاہدین کوشہید کرنے سے امریکی اپنے مذموم مقاصد کی حصول تک پہنچ نہیں سکتے،ایک عشرہ سے زیادہ عرصہ بیت چکاہے کہ امریکی وحشی افواج نے ہمارے ملک اورقبائلی سرحدی علاقوں میں وسیع پیمانے پرخواتین، بچوں، بوڑھوں اورعام شہریوں کاقتل عام شروع کیاہے۔ جب کہ اغیار کے متعدد ایجنٹ تماشہ کررہے ہیں اوراس کے بارے میں کسی قسم کاعملی اورحقیقی ردعمل ظاہرنہیں کرتے،امارت اسلامیہ' حکومت پاکستان اورعوام کو بتاتی ہے کہ امریکی استعمار کے اس نوعیت کی جارحیت اوروحشی حملوں کی سدباب میں پہلے سے زیادہ کوشش کریں، تاکہ پاکستان اورافغانستان کے مظلوم عوام جواس طرح کے مظالم کا سامنا کررہے ہیں امریکی شر سے نجات حاصل کرکے اپنے مستقبل کے بارے میں خود فیصلہ کریں''۔

امارت اسلامیہ افغانستان

اس تعزیتی بیان اورمجاہدین پاکستان کے ساتھ اظہار یک جہتی نے پاکستانی قوم پرست عناصر کے منہ پرکالک مل دی جودن رات مجاہدین کے مابین اختلاف وانتشار کی فضا پیدا کرنے میں مصروف رہتے ہیں۔ ماہِ اکتوبر کے وسط میں امیرحکیم اللہ محسود رحمہ اللہ کے قریبی ساتھی لطیف اللہ محسود فک اللہ اسرہ کوافغانستان میں امریکی فوج نے گرفتار کرلیا۔ چند دنوں بعد مغربی ذرائع ابلاغ نے یہ بے بنیاد پروپیگنڈہ شروع کردیا کہ ''لطیف اللہ محسود افغان انٹیلی جنس اورحکومت سے مل کر پاکستان کے خلاف کارروائیاں کرنے کی منصوبہ بندی کررہا تھا جسے امریکی فوج نے گرفتار کرکے ناکام بنادیا''......اس بے سروپا رپورٹ کا سامنے آنا تھا کہ پاکستانی ذرائع ابلاغ کی باچھیں کِھل گئیں اوراُنہوں نے مجاہدین پاکستان کے خلاف ایک نیا محاذ کھول لیا......اب امارت اسلامیہ افغانستان کا پاکستانی مجاہدین کے ساتھ تعلّق پوری طرح واضح ہو چکا ہے...... ''عقل ودانش'' گھول کرقوم کو پلانے والے یہ'' دانش فروش'' گنگ ہوگئے ہیں کہ کس طرح اس صورت حال کی صفائی پیش کریں کہ'' جوتحریک' افغان مجاہدین کے دشمنوں سے ملی بھگت کررہی تھی' اُسی کے قائد کوامارت اسلامیہ افغانستان'' غیوراوردلیر مجاہد'' کا نام دیتی ہے اوراُن کی شہادت کو ''عظیم نقصان'' تصور کرتی ہے''......اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ امیرحکیم اللہ رحمہ اللہ کی تعزیت کے لیے امارت اسلامیہ کاایک وفد بھی وزیرستان تشریف لایا، جس کی قیادت امیر المومنین ملامحمد عمر نصرہ اللہ کے قریبی ساتھی اور پاکستانی خفیہ اداروں کی قید میں کئی سال گزارنے والے امارت اسلامیہ افغانستان کے آپریشنل کمانڈر ملا عبدالقیوم کررہے تھے......اسی طرح افغانستان میں طالبان نے امیرصاحب رحمہ اللہ کی شہادت کا امریکیوں سے بدلہ لینے کا اعلان بھی کیا ہے......یہ تمام مظاہر اس بات کا قوی ثبوت ہیں کہ امیرحکیم اللہ محسود رحمہ اللہ' امیرالمومنین کے سپاہی اوراُن کے لشکر کے سپہ سالاروں میں سے ایک سپہ سالار تھے۔حقیقت یہ ہے کہ لبرل اورقوم پرست پاکستانیوں کا سارا جہاد مخالف پروپیگنڈہ تارِعنکبوت سے بھی زیادہ کمزور اور بودا ہوتا ہے۔وقت گزرنے کے ساتھ رونما ہونے والے حالات وواقعات جس کی قلعی کھول کررکھ دیتے ہیں۔

مسلمانوں کا خون بہانے والے کون؟

امیرحکیم اللہ محسود رحمہ اللہ کی شہادت کے بعد عامۃ المسلمین کی سوچ اوراُن کی طرز فکر مجاہدین کے موقف کے قریب ترین دکھائی دے رہا ہے......یہ شہید کے خون کی برکت ہی ہے کہ جس کی بدولت اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے ذہنوں اوردلوں میں مجاہدین کی ہمدردی اوراُن کے قربانیوں کی وقعت پیدا کی ہے۔ایسے میں بھلا دجالی ذرائع ابلاغ کیونکر خاموش بیٹھے رہ سکتے تھے......لہٰذا اُنہوں نے امیرصاحب کی شہادت کواپنے تئیں ''ہلاکت'' بنانے کی سرتوڑ کوششیں شروع کیں......الزامات وہی پرانے اورگھسے پٹے ہیں اوراُن کی تکرار لبرل اورسیکولر عناصر کی بوکھلاہٹ آشکارا کررہی ہے......جب مسلمانانِ پاکستان نے امیر صاحب رحمہ اللہ کی شہادت کو دل وجان سے تسلیم کیا تو اُنہیں'' باور'' کروایا گیا کہ'' یہ پچاس ہزار پاکستانیوں کا قاتل ہے، یہ کیسے شہید ہوسکتا ہے''......

اس طرح مذموم اور بے ڈھنگے الزام لگانے والوں کو اگر عقل وخرد چھُو کربھی گزری ہوتی تو وہ کم ازکم مجاہدین کا موقف ضرور سنتے۔جس میں مجاہدین نے نہایت وضاحت اور پوری شدومد سے مسلمانوں کی خوں ریزی کے واقعات سے برات کا اظہار بھی کیا ہے اورخونِ مسلم کی حرمت کی اہمیّت بھی بیان کی ہے۔لیکن تُف ہے'' آزاد صحافت'' پر جواپنا بے سُرا راگ تو پوری ڈھٹائی سے الاپتی ہے لیکن مجاہدین کے نقطۂ نظر کو کسی طرح سامنے لانے کی روادار نہیں۔اگر یہ نقطۂ نظر قوم کے سامنے ہوتو پھراس صحافیانہ'' آزادی'' کی دکان پرتالے بھی پڑیں گے اوران کا چورن بھی بکنے کے انتظار میں ہی گل سڑ جائے گا۔

ہم اس فسادی لبرل ٹولے سے صرف یہ پوچھتے ہیں کہ ریمنڈ ڈیوس' جسے مجرم پاکستانی نظام نے بحفاظت صلیبی آقاؤں کو لوٹا دیا' وہ کیا یہاں دعوت شیراز اڑانے آیا تھا؟ پاکستان بھر میں پھیلا ہوا بلیک واٹر کا نیٹ ورک' کیا یہاں'' زلزلہ زدگان'' کی مدد کے لیے پچھلے کئی سالوں سے سرگرم عمل ہے؟ پاکستان کے مختلف شہروں میں سیکڑوں ایکڑ پرقائم امریکی سفارت خانے اورقونصل خانے (جوکسی فوجی چھاؤنی کا منظر پیش کرتے ہیں) کیا یہاں محض'' فلاح وبہبود'' کی این جی اوز چلانے کے لیے قائم کیے گئے ہیں؟

اسلام اور جہاد دشمنی میں ایک دوسرے سے آگے بڑھ کرمجاہدین کے خلاف زہرناک تجزیے کرنے والے کیا یہ بتاسکیں گے کہ اُن کے بقول'' حکیم اللہ نے ہزاروں

22 اگست: صوبہ فراہ.................صدر مقام فراہ.................فدائی حملے میں انٹیلی جنس افسر شدید زخمی

پاکستانیوں کو قتل کیا ہے''...... تو گزشتہ چھ سال میں صرف کراچی شہر میں جو ۱۰ ہزار مسلمان موت کے گھاٹ اتار دیے گئے' اُن کا ذمہ دار کون ہے؟ تم میں سے ہر ایک اُن کے قاتلوں کو بخوبی جانتا ہے لیکن اُن درندوں کی طرف آنکھ تک اٹھا کر تمہیں دیکھنے کی جرات نہیں، الطاف کی جماعت کے بارے میں بات کرتے تمہاری ''آزادی صحافت'' کو موت کیوں پڑتی ہے؟ ان سفاک قاتلوں کے بارے میں زبان کھولنے کی جرات کرنے کی بجائے ممیاتے کیوں رہتے ہو؟

ان مجرمین کو معلوم ہونا چاہیے کہ یہ قوم کو مزید بے وقوف بنا کر اپنا اُلّو سیدھا کرنے کی کوششوں میں مصروف تو ہیں لیکن باہوش اور غیرت مند اہل ایمان اچھی طرح جان چکے ہیں کہ پاکستان کے بازاروں، گلیوں، چوراہوں اور عوامی مقامات پر مسلمانوں کی بے بہا خوں ریزی کرنے والے عناصر کون سے ہیں اور انہیں کن کی حفاظت اور تائید حاصل ہے۔ سی آئی اے، بلیک واٹر اور آئی ایس آئی مل کر مسلمانوں کا خون بہاتے ہیں، قبائل میں اِنہیں ظالمانہ بمباری کر کے اہل ایمان کے خون سے ہاتھ رنگنے کے ڈالر وصول ہوتے ہیں اور پاکستانی شہروں میں عامۃ المسلمین کا بم دھماکوں میں قتل عام کر کے اس کا الزام بے شرمی اور ڈھٹائی سے مجاہدین کے سر تھوپنے پر US AID اور اربوں ڈالر کی امریکی امداد سے ان کے پیٹ کے جہنّم بھرتے ہیں...... باقی رہی وہ بحث جس میں ذرائع ابلاغ دجالیت کے ذریعے اس قوم کو پھنسانے میں مصروف ہیں کہ ''دہشت گرد کیونکر شہید ہو سکتا ہے''...... اس بحث کا ایک سادہ اور آسان ساحل تجویز کیا مولانا فضل اللہ حفظہ اللہ نے...... اُنہوں نے فرمایا ''فوج اپنا ایک مرا ہوا لائے اور ہم بھی اپنا ایک شہید لاتے ہیں دونوں کو کھلے آسمان تلے ایک جگہ پر رکھ دیتے ہیں دیکھتے ہے کس کا جسم بدبودار ہوتا ہے اور کس کے جسد خاکی سے خوشبوؤں کی لپٹیں اُٹھتی ہیں''...... اب اگر کسی خائن میں اتنی ہمت اور جرات ہے تو سامنے آجائے تاکہ آخرت سے پہلے دنیا ہی میں فیصلہ کر دیا جائے......

پاکستانی نظام برابر کا مجرم:

مجاہدین بلاخوف تردید یہ کہتے ہیں کہ مسلمانوں کے خون کی حرمت پامال کرنے میں بھی نظام پاکستان پوری طرح ملوث ہے، کیونکہ اُس نے خود کو اسلام دشمن لشکروں کی 'صف اول' میں شمار کرنا فخر گردانا ہے جن کا مقصد ہی مسلم خطوں میں اہل ایمان کی قتل و غارت گری ہے...... اس کے ساتھ ساتھ مجاہدین 'نظام پاکستان کو قائدین جہاد کی شہادت کا ذمہ دار مانتی ہے اور ڈرون حملوں کے مجرموں میں بھی افواج پاکستان اور اس کے خفیہ اداروں کو سرفہرست گردانتی ہے......

ڈرون حملوں کے 'ڈھول کا پول' تو نظام پاکستان کے کافر آقاؤں نے خود کھول دیا ہے کہ ''یہ حملے پاکستان کی مرضی اور تعاون سے ہو رہے ہیں''...... جب کہ مجاہدین کا تو یہ شروع دن سے موقف ہے کہ ڈرون کو حملہ کرنے کے لیے رہ نمائی فراہم کرتی 'چپ' جو جاسوس لگاتے ہیں اُنہیں ''انعام'' کی رقم امریکہ بلاواسطہ نہیں دیتا بلکہ اُنہیں یہ رقم پاکستان کے خفیہ اداروں کے ذریعے دی جاتی ہے اور یہی خفیہ ادارے ہیں جو جاسوسوں کو متعلقہ 'چپ' فراہم کرتے ہیں۔ اسی لیے امیر صاحب رحمہ اللہ علیہ کی شہادت کی ذمہ دار جس قدر امریکہ کی گردن پر ہے اُسی قدر پاکستان کے خائن نظام کے سر بھی ہے۔ اسی بات کا اظہار برادر شاہد اللہ شاہد حفظہ اللہ نے امیر صاحبؒ کی شہادت کے بعد کیا کہ ''واشنگٹن میں اوباما نواز ملاقات میں ہمارے خون کا سودا کیا گیا''......

یہ الگ بات ہے کہ مجاہدین کے قائد کی شہادت کے اگلے روز پاکستانی حکومت کی طرف سے تمام ذرائع ابلاغ کو یہ بتایا گیا کہ ''ڈرون حملے پر امریکی سفیر کو دفتر خارجہ طلب کر کے احتجاج کیا گیا ہے اور امریکی حکومت کے لیے احتجاجی مراسلہ بھی ان کے حوالے کیا گیا ہے''۔ اس ''احتجاج'' کو دو دن ہی گزرے تھے کہ امریکہ محکمہ خارجہ کی ترجمان میری ہارف نے واشنگٹن میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے ''حقیقتِ احتجاج'' کی قلعی کھول دی اور کہا کہ ''امریکی ڈرون حملے پر پاکستانی نے کسی قسم کا رسمی احتجاج تک نہیں کیا اور نہ ہی حکومت کی جانب سے کسی قسم کی مذمت کی گئی ہے''......

مذاکرات کا مستقبل:

ایسے حالات میں طالبان ترجمان برادر شاہد اللہ شاہد حفظہ اللہ نے مجاہدین کے دلی جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے بالکل ٹھیک کہا کہ ''مذاکرات کا باب بند ہو چکا، حکومت پاکستان امریکہ کی تابع دار اور غلام ہے، ایسے غلاموں سے مذاکرات ممکن نہیں۔ ہمیں مذاکرات کی بجائے ہمارے امیر کی لاش کا تحفہ دیا گیا ہے۔ ہم اپنے امیر کے خون کا بدلہ کس طرح لیتے ہیں اس کا جواب آنے والا وقت دے گا''۔

ان مذاکرات کی ڈور امریکہ اور فوج کے ہاتھ میں ہے۔ اسی لیے ان کے امریکی آقاؤں نے کہہ دیا ہے کہ ''امریکہ پاکستانی حکومت اور طالبان کے درمیان امن مذاکرات کی خبروں کا مسلسل جائزہ لے رہا ہے، لیکن پاکستان کو مذاکرات سے متعلّق کوئی وضاحت پیش کرنی ہوگی''۔ اب یہ جن کے حضور سجدہ ریز ہوتے ہیں اُن کے آگے وضاحتیں بھی پیش کریں...... مجاہدین تو برملا کہہ چکے ہیں کہ ''مذاکرات کو ذہن سے نکال دینا چاہیے''...... اس خائن، غدار اور دھوکہ باز فوج سے مذاکرات کس بَرتے پر کیے جائیں کہ جو مذاکرات کے بہانے جہادی قیادت کی جاسوسیاں کرتی اور اُنہیں امریکی ڈرون میزائلوں کا نشانہ بنواتی ہے...... مجاہدین کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و رحمت سے ایمانی بصیرت سے خوب نوازا ہے، لہٰذا غلامانِ امریکہ (چاہے وہ پاکستانی فوج کی صورت میں ہوں یا حکومت کی صورت میں) اب مکر، غداری، فریب اور دھوکہ دہی کے جواب کا انتظار کریں...... ان کے مکروفریب اور سازشوں کے مقابلے میں مجاہدین کے لیے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے اور وہ بہترین مددگار اور بہترین کارساز ہے......

☆☆☆☆☆

23 اگست: صوبہ ہلمند...............ضلع نوزاد...............مجاہدین اور نیٹو فوج کے درمیان جھڑپ...............تین نیٹو اہل کار ہلاک

امیر حکیم اللہ محسود شہید رحمہ اللہ......اللہ کے باغیوں کا باغی

مصعب ابراہیم

۲۶ ذوالحجہ کا سورج ڈھلے چند ساعتیں ہی گزریں تھیں...... یہ جمعۃ المبارک کا دن تھا جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے لیے 'یوم العید' قرار دیا ہے......اس میں آنے والی ایک ساعت کے متعلق فرمایا گیا کہ ''اس میں بندۂ مومن اپنے رب سے دنیا وآخرت کی جس بھلائی کا بھی سوال کرتا ہے، وہ اُسے عطا کی جاتی ہے اور یہ ساعت 'غروب شمس سے (ذرا) پہلے ہے''......اُدھر سورج غروب ہو چکا تھا اور اِدھر چند گھڑیوں پہلے کی گئی دعا رب کی بارگاہ میں قبولیت کی منازل طے کر چکی تھی......اسی وقت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک مقبول بندے کو جنتوں کی منزلوں سے ہم کنار ہونے والے قافلے میں شامل فرما لیا...... اس 'یوم العید' کے غروب ہوتے سورج کی آخری شفق' مجاہدین ومہاجرین کے قائد کو حقیقی عید کی خوشیوں سے سرفراز ہوتا دیکھ رہی تھی۔ احدی الحسنیین میں سے ایک عظیم ترین حسنہ کا مستحق قرار پا کر خطہ محسود کا ایک اور جوانِ رعنا، اپنی نذر پوری کر کے دنیا وآخرت میں مسعود ہو گیا......امیر حکیم اللہ محسود رحمہ اللہ امریکی جاسوس طیاروں کے میزائل حملے میں شہید ہو گئے۔ آپ رحمہ اللہ نے مختصر سی زندگی کو اپنے رب کے نام کیا تو اُس رب نے آپ کے نام اور کام سے اپنے دشمنوں کو بری طرح لرزا کر رکھ دیا......آپ نے اپنے لحاتِ زیست کا بیش تر حصہ اللہ کے راستے میں اُس کے دشمنانِ دین سے جہاد وقتال کرتے صرف کیا......

آپ ۱۳۹۸ ہجری بمطابق ۱۹۷۸ء کو جنوبی وزیرستان کے گاؤں کوٹ کئی میں پیدا ہوئے۔ عالم کفر کو لرزاں و پریشاں کرنے کے لیے جس پائے کی بہادری، عزم وجرأت، عالی حوصلگی اور شجاعت درکار ہے' اُس کا فطری انتظام آپ کے لیے موجود تھا۔ بچپن کا سارا دور بلند چوٹیوں اور سنگلاخ چٹانوں کی سرزمین میں گزارا، یہاں کے ماحول نے دینی غیرت وحمیت بھی آپ کی گھٹی میں ڈالی......آپ نے ناظرہ قرآن مجید کی تعلیم اپنے علاقے میں ہی حاصل کی، اس کے بعد دینی تعلیم کے حصول کے لیے آپ ضلع ہنگو میں مولانا محمد امین اورکزئی کے مدرسہ میں زیرِ تعلیم رہے۔ کچھ عرصہ کے لیے آپ فیصل آباد کے ایک مدرسے میں بھی تعلیم حاصل کرتے رہے۔

صلیبی صیہونی لشکروں کے افغانستان پر حملے اور سقوط کابل کے بعد افغانستان سے ہجرت کر کے آزاد قبائل میں آنے والے مہاجرین کی نصرت کے فرض کا حق ادا کرنے والوں میں محسود قبائل کے زعما اور رہ نما بھی پیش پیش تھے۔ ان سعادت مند افراد میں آپ بھی شامل تھے جنہوں نے اس نازک اور کٹھن موقع پر بے یار ومددگار مہاجرین کا آگے بڑھ کر استقبال کیا اور انصارِ مدینہ کی قربانی و ایثار کی یادوں کو تازہ کر دیا......اس دور میں وزیرستان کے خطہ سے اللہ تعالیٰ نے وہ کام لیا جس کی بنا پر اس سرزمین کا نام اسلامی تاریخ میں کبھی بھی فراموش نہیں کیا جا سکے گا۔

کفر اور اس کے حواری بھلا کیونکر برداشت کر سکتے تھے کہ اللہ کی توحید کے نظام کو دنیا میں نافذ کرنے اور شیطانی نظام کو اکھاڑ پھینکنے کے لیے کفار پر کاری وار کرنے والے کسی بھی خطے میں قرار حاصل کریں اور از سرِ نو مجتمع اور منظم ہو کر تحریک جہاد کو تیز تر کریں...... لہٰذا اس موقع پر صلیبی لشکروں کے ''فرنٹ لائن اتحادی'' میدان میں آئے اور مہاجرین اور اُنہیں پناہ دینے والے انصار کے خلاف جنگ کا بگل بجایا۔ نیک محمد شہید، عبداللہ محسود شہید، بیت اللہ محسود شہید رحمہ اللہ، یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے اپنے مسلمان بھائیوں کے دفاع کا فیصلہ کیا اور اُن کے خلاف پاکستانی فوج کی جانب سے کیے گئے ہر وار کو اپنے سینوں پر روکا......دنیا بھر کے مہاجر بھائیوں کے لیے ان محسنین جہاد نے اپنے دروازے کھولے اور یوں وزیرستان کا پورا خطہ عالمی جہاد کا مرکز بنتا چلا گیا......حکیم اللہ محسود شہید رحمہ اللہ کا شمار شہید بیت اللہ محسود کے قریبی اور اولین ساتھیوں میں ہوتا تھا......اس دوران میں آپ نا صرف مہاجرین کی نصرت میں پوری طرح مصروف رہے بلکہ آپ نے افغانستان کے مختلف صوبوں خوست، پکتیا، پکتیکا، کنڑ اور ننگرہار میں صلیبی کفار کے مقابل جہاد میں عملاً شرکت بھی کی اور متعدد معرکوں میں صلیبیوں کو شدید زک پہنچائی۔

آپ ۲۰۰۴ء میں طالبان کے ترجمان مقرر ہوئے۔ ۲۰۰۷ء میں سانحہ لال مسجد کے بعد تحریک طالبان پاکستان کا قیام عمل میں آیا تو اس وقت آپ ہلمند کے محاذ پر صلیبیوں کے مقابلے میں دادِ شجاعت دے رہے تھے......اس موقع پر نظام پاکستان کی اللہ تعالیٰ سے حد درجہ بغاوت کو دیکھتے ہوئے امیر بیت اللہ محسود رحمہ اللہ نے آزاد قبائل کے مجاہدین کو مجتمع کیا اور تحریک طالبان پاکستان کے نظم کے تحت تمام مجاہدین منظم ومتحد ہوئے۔ لال مسجد سانحہ کے فوری بعد محسنِ امت شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ نے نظام پاکستان کے خلاف اعلانِ جہاد کیا تو تحریک طالبان پاکستان نے بھی جہادِ پاکستان کا بھرپور ساتھ دینے اور پاکستانی فوج کو اُس کے جرائم کی قرار واقعی سزا دینے کا فیصلہ کیا۔ آزاد قبائل اور پاکستان بھر میں عسکری مراکز اور دفاعی تنصیبات پر بھرپور حملے کیے گئے۔ پاکستانی فوج نے مجاہدین کے خلاف آزاد قبائل میں عموماً اور وزیرستان میں خصوصاً بڑے پیمانے پر آپریشن کا آغاز کیا۔ پاکستانی فوج کے خلاف اس جنگ میں حکیم اللہ شہیدؒ نے امیر بیت اللہ محسود شہیدؒ کی قیادت میں اپنی عسکری مہارت کا بھرپور مظاہرہ کیا اور ایک آزمودہ کار حربی رہ نما کے طور پر اپنے آپ

24 اگست: صوبہ ہلمند............ضلع سنگین............مجاہدین کا ایک چوکی پر دھاوا..................11 افغان فوجی ہلاک اور کئی زخمی

کومنوایا۔اسی جنگ کے دوران میں مجاہدین نے جنوبی وزیرستان میں پاکستانی فوجی کے ایک پورے کانوائے کو گرفتار کیا،جس میں ۳۰۰ فوجی شامل تھے۔پاکستانی فوج کی کمر توڑ دینے والی اس کارروائی کی قیادت حکیم اللہ محسود رحمہ اللہ کے ہاتھ ہی میں تھی۔ان فوجیوں کو بعدازاں پاکستان میں قید درجنوں مجاہدین کے ساتھ تبادلہ کی صورت میں رہا کیا گیا۔

امیر بیت اللہ محسود رحمہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو عطا کردہ صلاحیتوں کو دیکھ کر اہم ذمہ داریاں آپ کے سپرد کیں۔امیر تحریک نے اس عرصہ میں آپ کو کرم، اورکزئی اور خیبر ایجنسی دعوت و جہاد کے لیے ذمہ داری دیں،جنہیں آپ نے بحسن وخوبی نبھایا اوران علاقوں میں بھی تحریک جہاد کی آبیاری کی جہاں اس سے قبل جہادی فضا سرے سے ہی موجود نہ تھی......نیٹو سپلائی لائن پر منظم اور مربوط حملوں کا آغاز آپ ہی نے کیا۔آپ کی قیادت میں مجاہدین نے نیٹو رسد کے قافلوں کو تواتر سے نشانہ بنایا اور سیکڑوں نیٹو کنٹینروں اور آئل ٹینکروں کو تباہ کیا۔

۲۰۰۹ء میں امیر بیت اللہ محسود رحمہ اللہ کی شہادت کے بعد مجاہدین کی شوریٰ نے متفقہ طور پر آپ کو امیر مقرر کیا۔آپ کی قیادت میں تحریک طالبان پاکستان نے ناصرف نظام پاکستان کی کھوکھلی بنیادوں پر وار کر کے اُنہیں ہلا کر رکھ دیا بلکہ عالمی کفر کے سرداروں کو بھی آپ نے اپنی کارروائیوں سے ہیبت زدہ کر دیا۔کفر کے سردار آپ سے لرزہ براندام رہتے اور آپ کو اپنے دشمنوں کی فہرست میں سب سے اوپری سطح پر رکھتے۔ شیخ اسامہ رحمہ اللہ کی شہادت کے بعد آپؒ امریکہ کے لیے اولین ہدف قرار پائے۔

دسمبر ۲۰۰۹ء میں آپ نے امارت سنبھالنے کے چند ہفتوں بعد ہی صلیبی کافروں کے خلاف ایسی عظیم الشان کارروائی ترتیب دینا شروع کی جس نے کفار کی صفوں کو بکھیر کر رکھ دیا اور وہ اپنے اس نقصان کو ''جنگ عظیم دوم کے بعد امریکہ کا سب سے بڑا جانی نقصان'' قرار دینے پر مجبور ہوئے۔یہ کارروائی افغانستان کے صوبے خوست میں قائم امریکی سی آئی اے کے مرکز پر ہونے والی فدائی عملیہ تھی۔اس استشہادی کارروائی کو سرانجام دینے والے اردنی مجاہد ڈاکٹر ابوہمام (ابودجانہ شہیدؒ) تھے......اس عملیہ میں درجنوں امریکی اور اردنی انٹیلی جنس کے اہل کار مردار ہوئے۔امریکیوں نے اس کارروائی کے نتیجے میں ۴۴ اہل کاروں کے ہلاک اور درجنوں کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔اپنے جن ۷ اعلیٰ جاسوسی اہل کاروں کی ہلاکت کا اعتراف امریکہ نے کیا وہ اس طرح ہیں:

جینیفر میتھیوز (سی آئی اے چیف خوست مرکز)، مائیکل رابرسن، ڈارین بونٹ، الزبتھ ہنسن، ہیرلڈ براؤن، کلارک پریسی، جریمی وائس......اس کے علاوہ اردن کی انٹیلی جنس ایجنسی کا اعلیٰ عہدے دار شریف بن زید اور افغان انٹیلی جنس کا سیکورٹی چیف ارغوان کے بھی اس حملے میں مارے جانے کی امریکی سیکورٹی ذرائع نے تصدیق کی۔

اس مبارک فدائی عملیہ سے پہلے شیخ ابودجانہ رحمہ اللہ نے امیر حکیم اللہ محسود رحمہ اللہ کے ہمراہ ویڈیو پیغام ریکارڈ کروایا اور اس کارروائی کو امیر بیت اللہ شہید رحمہ اللہ کی شہادت کا بدلہ قرار دیا۔اس ویڈیو بیان کے منظر عام پر آنے کے بعد امریکیوں پر آپ کا ایسا رعب ودبدبہ قائم ہوا کہ اُنہوں نے فوری طور پر آپ کی گرفتاری پر پانچ ملین ڈالر کا انعام رکھ دیا۔اسی طرح یکم مئی ۲۰۱۰ء کو نیویارک میں ٹائمز اسکوائر عملیہ سرانجام دینے والے مجاہد فیصل شہزاد فک اللہ اسرہ نے بھی اس کارروائی سے پہلے آپ کے ساتھ ویڈیو پیغام ریکارڈ کروایا۔یہ کارروائی اللہ تعالیٰ کی مشیت کے مطابق چند تکنیکی وجوہات کی بنا پر اگرچہ کامیاب تو نہ ہوسکی لیکن اس نے امریکی بزدلوں کو یہ بات اچھی طرح سمجھا دی کہ وہ اپنے آپ کو اپنے شہروں میں بھی ہرگز محفوظ نہ سمجھیں۔اس کارروائی کے بعد امیر حکیم اللہ محسودؒ کا نام امریکیوں کے لیے خوف اور دہشت کی علامت بن گیا۔

امیر بیت اللہ رحمہ اللہ کی شہادت کے بعد آپ نے کسی طور تحریک جہاد کو کمزور نہ ہونے دیا......اللہ کے جن دشمنوں نے امیر بیت اللہ رحمہ اللہ کی شہادت پر شادیانے بجائے تھے، اُنہیں جلد ہی اندازہ ہوگیا کہ تحریک طالبان پاکستان کے نئے امیر کی صورت میں اُنہیں امت کے نئے شیر سے واسطہ پڑا ہے جس کے نام کی دھاک ہی سے اُن کے دل بیٹھنے لگتے، آپ کی قیادت میں مجاہدین نے پاکستان بھر میں سفاک سیکورٹی اداروں اور ظالم ومرتد پاکستانی فوج پر ایسے شاندار اور بےباک حملے کیے جن کی مثال اس سے قبل نہیں ملتی۔

پاکستانی نظام آپ سے یوں ہی ہراساں نہیں تھا، بلکہ پاکستان کے اعلیٰ فوجی اور حکومتی عہدے داروں کا یہ خوف آپ کی زیر قیادت مجاہدین کی نظام پاکستان کے خلاف کی گئی بے شمار عملیات کی وجہ سے تھا۔جی ایچ کیو، مہران بیس، کامرہ بیس، مناواں پولیس ٹریننگ سنٹر، پی سی ہوٹل پشاور، آئی ایس آئی کے مراکز پر حملے اس طویل فہرست میں شامل چند کارروائیاں ہیں......یہی وجہ ہے کہ اُن کی شہادت کے بعد پاکستانی ذرائع ابلاغ نے خاکی وردی والوں کی ہدایات پر اُن کے بارے میں تسلسل سے یہ تجزیہ جاری کیا کہ ''وہ بے رحم اور سخت گیر کمانڈر مشہور تھے''......یقینی طور پر ہمارے امیر صاحبؒ اپنے اللہ کی ارشاد کردہ صفت أَشِدَّاء عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاء بَيْنَهُمْ کے عین مصداق تھے......آپ اللہ کے دشمنوں، کفار اور اُن کے آلۂ کاروں کے لیے انتہائی سخت اور درشت تھے......یہی وجہ ہے کہ آپ کا وجود پاکستانی مرتدین کے لیے مستقل دردسر بنا رہا......شیطان ملک کو باؤلا کرنے کے لیے تو محض آپ کا نام لینا ہی کافی سمجھا جاتا تھا......وہ اپنی جھوٹی زبان سے درجنوں بار آپ کی ''ہلاکت'' کا اعلان کرتا رہا اور کئی بار دعوے سے کہتا رہا کہ ''چیلنج کرتا ہوں کہ حکیم اللہ مارا گیا ہے''......لیکن کچھ ہی عرصے بعد اُسے تھوک کر چاٹنا پڑتا جب آپ کسی نہ کسی صورت اپنی 'موجودگی' کا احساس دلا دیتے۔اس کے برعکس اپنے مجاہد ساتھیوں اور عام مسلمانوں کے ساتھ آپ کا کیا معاملہ تھا، اس کا اندازہ ہر اُس فرد کو بخوبی ہے جسے تھوڑا یا زیادہ عرصہ آپ کے ساتھ گزارنے کا موقع ملا ہو......حتیٰ کہ بی بی سی کا نمائندہ احمد

24 اگست: صوبہ ننگر ہار اور لغمان......................14 افغان فوجیوں نے مجاہدین کی دعوت پر صفوف جہاد میں شرکت اختیار کر لی

ولی مجیب (جسے آپؒ نے آخری انٹرویو دیا) بھی اپنے تاثرات میں یہ کہنے پر مجبور ہوا کہ

''جس احاطے میں میری حکیم اللہ محسود سے ملاقات ہوئی وہاں ستر کے قریب لوگ موجود تھے، جو اپنے باہمی تنازعات کے فیصلے کروانے کے لیے حکیم اللہ کے پاس آئے تھے''......

اس سے واضح ہوتا ہے کہ امیر صاحبؒ کا عام مسلمانوں اور مجاہدین کے ساتھ تعامل اور رویہ کیسا تھا۔ آپ مجاہدین کے ساتھ گھل مل کر رہنے والے، انتہائی ملنسار، اپنے مجاہد بھائیوں سے پیار، محبت اور الفت کے ساتھ پیش آنے، اُن کے مونس وغم گسار اور اُن کے ہم راہ خوش گوار انداز میں رہنے والے تھے۔ اپنے ہمراہیوں کے ساتھ ہمہ وقت لطف وکرم اور انس ومحبت کے ساتھ رہنے والا امیر' کفار کی نظروں میں کس بُری طرح کھٹکتا تھا اور ائمۃ الکفر کس حد تک آپ سے ہراساں ترساں رہتے تھے، اس کی ایک جھلک آپ کی شہادت کے بعد کفر کے اماموں کی طرف سے آنے والے بیانات میں دیکھی جا سکتی ہے۔

امریکی وزیر خارجہ کیری نے کہا ''حکیم اللہ محسود کی ہلاکت طالبان کے لیے ایک بہ بڑا دھچکا ہے۔ اُس کے ہاتھ امریکیوں کے خون سے رنگے ہوئے تھے''۔ امریکی ایوان نمائندگان کی انٹیلی جنس کمیٹی کا سربراہ مائیک راجر کہتا ہے کہ ''حکیم اللہ محسود القاعدہ کا حامی اور برا آدمی تھا، افغانستان میں بدامنی کا ذمہ دار بھی محسود تھا، ہمیں ایسی معلومات ملی تھیں کہ وہ افغانستان میں امریکی افواج پر بڑے حملوں کی منصوبہ بندی کر رہا تھا، اس کی ہلاکت سے افغانستان میں امریکی افواج کو محفوظ رکھنے میں مدد ملے گی''۔ ۴ نومبر کو وائٹ ہاؤس کے ترجمان جے کارنی نے پریس کانفرنس میں کہا کہ ''حکیم اللہ نے ۷ امریکیوں کو قتل کیا، ٹائم اسکوائر سمیت کئی اہم واقعات میں ملوث تھا''۔ امریکی محکمہ خارجہ کی ترجمان میری ہارف نے کہا ''ٹائمز اسکوائر بم منصوبے سمیت امریکہ میں ہونے والے دہشت گردی کے کئی بڑے واقعات میں حکیم اللہ محسود کا ہاتھ تھا اور وہ امریکی سلامتی کے لیے بہت بڑا خطرہ تھا''۔

حقیقت یہ ہے کہ کفر کی آنکھ میں کھٹکنے والا یہ کانٹا اور ائمۃ الکفر کے دلوں میں خوف اور دہشت کی علامت بن کر پیوست ہوجانے والا یہ تیر' اُن ابطال میں شامل ہے جن پر یہ امت بجا طور پر فخر کر سکتی ہے۔ ۳۶ سالہ زندگی میں آپ نے نصرتِ جہاد کا حق بھی ادا کیا، ہر محاذ پر امت کا دفاع بھی کیا، کفر کے ایوانوں میں کھلبلی بھی مچائی، کفار کے حواریوں کا جینا بھی دوبھر کیا، تحریک جہاد کی قیادت کرتے ہوئے بھرپور انداز میں اعدائے اسلام پر تازیانے بھی برسائے اور امت کے درد میں گھلتے ہوئے بالآخر اپنے زخم زخم جسم لیکن شاداں وفرحاں روح کو لیے اپنے رب کی نعمتوں بھری جنت میں جا مکیں ہوئے......

آپ کی شہادت سے محض ایک دن پہلے دجالی میڈیا' صلیب کے فرنٹ لائن اتحادیوں کے ایک ''کارنامے'' کو اُچھل اُچھل کر پیش کر رہا تھا...... وہ ''کارنامہ'' یہ تھا کہ ''پاکستانی فوج نے کوٹ کئی میں حکیم اللہ محسود کے گھر کو پارک میں تبدیل کر دیا''......

ایمان سے عاری ان عقل کے اندھوں کو کیا خبر کہ جس وقت وہ خاکی وردی والے آقاؤں کی جاری کردہ خبر مصالحے لگا کر چلا رہے تھے عین اُسی وقت رب کریم کی طرف سے 'حوار الخلوذ' کو خوش خبری سنائی جا رہی ہوگی کہ بہت جلد ابدی جنتوں کا ایک مسافر اپنے کٹھن اور صعوبتوں سے بھرے سفر کا اختتام کرنے کو ہے، سو اُس کے استقبال کے لیے تیار رہو!!!

اور اگلے ہی روز امیر محترم رحمہ اللہ کامیاب وکامران ہو کر جنت الفردوس میں جا مقیم ہوئے جہاں عرش الٰہی کے سائے تلے سبز پرندوں کے جوف اُن کی قیام گاہ قرار پا رہے ہیں......

اے خائن پاکستانی فوج کے جرنیلو! تم حکیم اللہؒ کے دنیاوی گھر کو ''باغ'' بنا کر اسلام اور جہاد کے بغض سے بھرے سینوں کو ٹھنڈا کر کے خوش ہوا اور اللہ کا شیر اُس کی نعمتوں بھری جنت میں راضی اور مطمئن ہے!!! اہل ایمان کے لیے تو نشانیاں واضح اور بین طور پر سامنے ہیں......

ایمانی بصیرت رکھنے والے امیر حکیم اللہ محسود رحمہ اللہ کی شہادت کے بعد سامنے آنے والے تصویر کو دیکھ کر اُن کے مطمئن اور آسودہ چہرے سے اٹھتا پیغام بخوبی سن رہے ہیں کہ

يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَ جَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ

''کاش میری قوم کو خبر ہو کہ مجھے رب نے بخش دیا اور مجھے باعزت لوگوں میں سے کر دیا''۔

ایسا کیوں نہ ہو کہ آج کے دجالی لشکروں کی آگ میں جلنے والے یہ سعداء ہیں جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مبارک حدیث کو پلے باندھ لیا...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''دجال کے ساتھ جنت اور جہنّم ہوگی (خبردار) اس کی جہنّم جنت ہوگی اور جنت جہنّم ہوگی'' (مسلم، ابن ماجہ)۔

آج ڈرون بھی جو میزائل برسا رہے ہیں اُنہیں Hell Fire یعنی ''نارِ جہنّم'' کا نام دیا گیا ہے...... سو یہ تو لشکرِ دجال کی 'جہنّم' ہے جو اصل میں جنتوں کا سودا کھرا کرنے والوں کا مقدر ہے...... اور US AID، کولیشن سپورٹ فنڈ، اربوں ڈالر امداد...... یہ لشکرِ دجال کی 'جنت' ہے، جو تیرہ بختوں کے حصّے میں آ رہی ہے کہ ''بدبختو! اپنے ہاتھوں اپنی جہنّم کو خوب بھڑکا لو تا کہ پھر تمہارے پاس کوئی عذر باقی نہ رہے''......

مجاہدین کا معاملہ تو 'احدی الحسنیین' کا ہے...... سو ہمارے امیر محترم رحمہ اللہ کو ایک حسنہ حاصل ہوگئی لیکن یاد رہے کہ دوسری 'حسنہ' یعنی فتح مبین بھی اسی قافلہ کے راہیوں کا مقدر بننے کو ہے جس نے اپنی قیادت سے لے کر عام مجاہد تک کے جنتی خوشبوؤں میں بسے لاشے اٹھائے ہیں اور جن کی منزل کو کبھی کھوٹا کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی اُنہیں کبھی (باذن اللہ) اس راستے سے ہٹایا جا سکتا ہے۔ نصرت الٰہی کی نوید کو سننے والے سن رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی یہ ابدی سنت اُن کے سامنے ہمیشہ رہتی ہے کہ

ستارے غروب ہونے پر ہی سحر کی پو پھوٹتی ہے!!!

25 اگست: صوبہ قندہار...... ضلع میوند...... بارودی سرنگ دھماکہ...... ایک امریکی بکتر بند ٹینک تباہ...... 4 امریکی فوجی ہلاک

اس فاسد نظام کو تہہ تیغ کرنے کے لیے مجاہدین کے ساتھ شامل ہو جاؤ

تحریک طالبان پاکستان کے امیر حکیم اللہ محسود شہید رحمہ اللہ کے چند بیانات سے اقتباسات

ہمارا عقیدہ ہے کہ امت مسلمہ ایک جسم کی مانند ہے کیسے ممکن ہے کہ جسم کے ایک حصّے پر آگ لگی ہو اور ہم اپنے آپ کو اِس سے لاتعلّق سمجھیں۔ تمام اُمت کی تکلیف اور اُن پر ہونے والے ظلم و جبر کو ہم اپنے اوپر محسوس کرتے ہیں اور اس سے نجات کے لیے تا حیات جہاد و قتال جاری رکھیں گے۔

مظلوم مجاہدین عرب، اُزبک و دیگر کی نصرت ہو یا دین کے لیے جہاد و ہجرت کے مصائب سہنا، حقیقت یہ ہے کہ مجاہدین کی ثابت قدمی نے ہی آج ظالم کافر اور اِن کے ایجنٹ فرنٹ لائن اِتحادیوں کی نیندیں حرام کر رکھی ہیں۔ اُن کے غرور کو خاک میں ملا دیا ہے۔ آپ نے اپنے قول و فعل سے اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرنٹ لائن اِتحادی ہونے کا ثبوت دیا۔ آج پورے ملک کراچی، پنجاب و دیگر علاقوں میں آپ پر جو مشکلات ظلم و جبر ہو رہا ہے اُس سے ہم واقف ہیں، ملک بھر کی جیلوں میں سوات، باجوڑ، مہمند، درہ آدم خیل، اورکزئی، وزیرستان اور دیگر علاقوں سے تعلّق رکھنے والے مجاہدین وانصار پر جو ظلم ہو رہا ہے اُس سے ہم بخوبی واقف ہیں۔ آپ کی یہ قربانی اللہ کے لیے ہے اور اِس کا صلہ بھی صرف اور صرف اللہ ہی دے گا۔ لیکن میں مجاہدین کی طرف سے یہ یقین دلاتا ہوں کہ ہم آپ سے ایک لمحہ بھی غافل نہیں رہے اور ہماری پوری کوشش ہے کہ آپ لوگوں کی مشکلات کو حل کیا جائے اور آپ عزت و آبرو کے ساتھ اپنے علاقوں میں وقار کی زندگی بسر کریں اور جیل میں قید، تمام مجاہدین کو آزادی میسر ہو، اللہ تعالیٰ ہمیں اِن نیک اِرادوں میں کامیابی عطا فرمائیں۔ آمین!

پاکستانی حکمرانو! سنو! ہم مجاہد اور مومن مسلمان ہیں تمہارے خلاف ہماری جنگ عقیدے کی بنیاد پر ہے اور جاری رہے گی، تم نے مختلف طریقوں سے امت کو دھوکے میں ڈالا ہوا ہے۔ کبھی تو جمہوریت کو ایک منصفانہ نظام بنا کر اُمت کو دکھا دیا تو کبھی تم دین اور جمہوریت کے فلسفے پر عوام کو گمراہ کرتے ہو۔ اور جب کوئی مردِ مومن سامنے آتا ہے تو قبائلی علاقہ جات، لال مسجد، سوات، بونیر اور ایبٹ آباد آپریشن کی طرز پر تم اپنی درندگی دکھاتے ہو۔ آئمۂ کفر کو خوش کرنے کے لیے تم نے افغانستان میں بے گناہوں کا خون بہایا، عرب، ازبک غرض ہر قسم کے مجاہد مومنین کو پکڑ پکڑ کر کافروں کی قید میں دیا، پشاور، وزیرستان، سوات غرض یہ کہ ہر جگہ امریکہ اور کفار کی پشت پناہی میں اپنی جانوں سے ہاتھ دھوئے۔ ہماری تمہارے ساتھ جنگ جاری رہے گی عنقریب تم اس دنیا میں ذلیل و خوار ہو گے اور اس دنیا میں بھی کفر تم سے منہ موڑ رہا ہے۔ اُس نے جو کام لینا تھا لے لیا اُس کو پتہ ہے کہ اب تم بے دم ہو گئے ہو۔ ہم مجاہدین اِسلام اپنے حوصلے اور ایمان سے تمہارے ساتھ جنگ کرتے رہیں گے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ ہتھیار ہم سے کوئی نہیں چھین سکتا۔

اب تک تحریک طالبان پاکستان نے دیر، سوات، بونیر اور تمام قبائلی علاقہ جات کے علاوہ ان سے ملحقہ بندوبستی علاقے ایف آر وغیرہ میں مستقل جنگ شروع کی۔ جنگی حکمت عملی کے تحت کچھ علاقوں سے پسپائی اِختیار کرنا پڑی لیکن اِس تمام جنگ میں مجاہدین بلند حوصلے اور اِستقامت سے ابھی تک امریکی نواز فوج پر پے در پے حملے کر رہے ہیں اور اسے بے تحاشہ نقصان کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ ہم نے جنگ کے دائرہ کار کو وسیع کرتے ہوئے بندوبستی علاقوں میں مستقل گوریلا کارروائیاں شروع کر دیں ہیں۔ اِسلام آباد، لاہور، کراچی اور پشاور میں ایک طرف اِن کے اور امریکیوں کے دفاتر، سفارت خانوں، اڈوں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے تو دوسری طرف قبائل میں اِن کے اہل کار ہمارے مجاہدین کا روزانہ نشانہ بن رہے ہیں اس میں جی۔ ایچ۔ کیو اور پریڈلین، مہران ائربیس، امریکی کونسل خانہ اور پی۔ سی ہوٹل سے لے کر بریگیڈ ئیروں، آئی جی ایف سی اور وزرا کو مارا گیا ہے۔ آنے والے وقت میں بھی مجاہدین بہتر انداز سے ایسی کارروائیوں کا اِرادہ رکھتے ہیں۔ چترال، دیر، سوات اور قبائلی علاقہ جات میں بھی فوجیوں پر پے در پے حملوں سے بہت زیادہ علاقے واپس ہمارے قبضے میں آ رہے ہیں۔ مجاہدین کو اِسلام اور شریعت محمدی پر پابند رکھنے کے لیے تحریک کے علما متحرک ہیں اور ہر قسم کی رہنمائی کرتے رہتے ہیں اور آپس کے مسائل کو خوش اسلوبی اور شریعت محمدی کے مطابق حل کر رہے ہیں۔

(پیغام عید الاضحیٰ ۱۴۳۱ ہجری)

....

الحمد اللہ، مجاہدین تحریک طالبان پاکستان کے حوصلے بلند ہیں اور وہ اپنے مورچوں پر مضبوطی سے ڈٹے ہوئے ہیں۔ الحمد اللہ! دشمن پر ہمارے حملوں میں شدید تیزی آئی ہے، بالخصوص سوات اور مہمند میں مجاہدین کو اللہ تعالیٰ نے ماہ رمضان میں بے پناہ کامیابیوں سے نوازا ہے۔

اے اُمت مسلمہ! آج یہود اور صلیب کے پجاری ہمارے مقدس مقامات اور وسائل پر صرف اِس لیے قابض ہیں کہ اُمت مسلمہ کی اکثریت دُنیا کی رنگینیوں اور رعنائیوں میں گم ہے اور شہادت کی موت پر دُنیا کو ترجیح دے رہی ہے۔ اللہ کی قسم، آج مسلمانوں پر

25 اگست: صوبہ میدان وردک.................ضلع سید آباد.................بارودی سرنگ دھماکہ.................ایک امریکی ٹینک تباہ.................3 امریکی فوجی ہلاک اور 3 زخمی

مرتد و خائن حکمران اِس لیے مسلط ہیں کہ اُمت مسلمہ کی غالب اکثریت رب کائنات کی پرستش کی بجائے جمہوریت، وطنیت اور لسانیت سے تراشے گئے بتوں کی پجاری ہے۔

اے میری پیاری اُمت کے غیور نوجوانو! اُمت مسلمہ کے تمام مسائل کا حل جہاد فی سبیل اللہ میں پنہاں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اتباع کرتے ہوئے جہاد کے میدانوں کا رُخ کیجیے۔ جمہوریت، وطنیت، قومیت اور لسانیت کے بتوں کو پاش پاش کر ڈالیے۔ آپ سید الشہداء حمزہؓ بن عبدالمطلب، خالدؓ بن ولید، ضرارؓ بن ازور، محمد بن قاسمؒ، طارق بن زیادؒ اور صلاح الدین ایوبیؒ کے روحانی وارث ہیں۔ آج بیت المقدس پھر سے آپ کی راہیں تک رہا ہے۔ ان شاء اللہ شریعت کے نفاذ اور خلافت کے قیام کے لیے دیا گیا خون رائیگاں نہیں جائے گا۔ مجاہدین و شہدا کا یہ کاررواں منزل کی طرف رواں دواں ہے یہی وقت ہے اس کاررواں میں شامل ہو جانے کا۔

ہم مجاہدین تحریک طالبان پاکستان پوری دنیا میں اِسلامی نظام خلافت کے قیام کے لیے کوشاں مجاہدین کو اُن کی کامیابیوں پر دِلی مبارکباد پیش کرتے ہیں اور اِنہیں اپنی بھرپور تائید و نصرت کا یقین دلاتے ہیں۔

(پیغام عید الفطر ۱۴۳۲ ہجری)

....

میرے عزیز بھائیو اور دوستو! ہمارے اور آپ کے سروں پر مسلط کردہ یہ لادین جمہوری طاغوتی نظام ہی ہے جس نے کفار کو اس قدر جری کر دیا ہے اور مسلمانوں کو بے بس کر دیا ہے ...... یہ منحوس نظام ہر کفر کو تحفظ دیتا ہے......لہٰذا امت مسلمہ کے غیور نوجوانو! اٹھو اور اس طاغوتی نظام کو اکھاڑ پھینکو......اور احیائے خلافت کی کوششوں میں مجاہدین کے ساتھ شریک ہو جاؤ...... جہاد کے میدانوں کا رخ کرو اور اس فاسد نظام کو تہہ تیغ کرنے کے لیے مجاہدین کے ساتھ شامل ہو جاؤ......

عزیز دوستو! آج عالم اسلام کو جس خطرناک صورت حال اور مصائب کا سامنا ہے، اس کی نظیر تاریخ میں ملنا مشکل ہے...... کفار اور مرتدین گزشتہ کئی دہائیوں سے ظلم و ستم کے پہاڑ توڑ کر امت مسلمہ کے عزائم کو پست نہ کر سکے...... وہ چند خطوں میں مسلمانوں اور مجاہدین کو ختم کرنے کی مہم پر نکلے لیکن اس سے تحریک جہاد دبنے اور کمزور ہونے کی بجائے دنیا کے کونے کونے سے اسلام اور جہاد کی صدائیں سنائی دینے لگیں...... اپنی مسلسل ناکامیوں اور نامرادیوں کو دیکھتے ہوئے ان ظالم کفار نے شعائر اسلام کو اپنا ہدف بنالیا۔ اُنہوں نے ہمارے ایمان اور عقیدے کو متزلزل کرنے کی کوششیں شروع کر دیں۔ یہ کفر کبھی قرآن مجید کے مقدس اوراق کو غلاظت میں ڈال کر ہمارے حوصلوں کا امتحان لیتا ہے......اس پاک کتاب اور کلام الٰہی کو جلا کر اور پھاڑ کر ہماری غیرت ایمانی کو للکارا جاتا ہے......حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے خاکے بنا کر ہمارے ہمارے دلوں کو چھلنی کیا......اور اب ظلم کی انتہا ہو گئی......کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس اقدس پر ہاتھ ڈالتے ہوئے باقاعدہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخانہ فلم بنا ڈالی گئی......

(پیغام عید الاضحیٰ ۱۴۳۳ ہجری)

....

جمہوری نظام پر ہم یقین نہیں رکھتے۔ ہم جمہوری نظام کو کفر سمجھتے ہیں۔ البتہ جو برسرِ اقتدار لوگوں میں سے جنہوں نے طالبان اور مجاہدین کے خلاف اعلانِ جنگ کیا، امریکیوں کا ساتھ دیا اور امریکیوں کی صف میں کھڑے ہیں، سوات سے لے کر جنوبی وزیرستان تک معصوم عوام کا خون بہایا، اور یہ سب کچھ امریکہ کی خوشنودی کے لیے کیا۔ مثلاً پیپلز پارٹی، عوامی نیشنل پارٹی، ایم کیو ایم وغیرہ......جنہوں نے امریکہ کا ساتھ دیا اور مسلمانوں کا خون ڈالروں کے بدلے بہایا، تو وہ لوگ اور وہ پارٹیاں اِس کفری نظام کا حصّہ ہیں وہ اس میں شامل ہیں......میں واضح کر دوں کہ ہماری جنگ افراد کے ساتھ نہیں ہے، ہماری جنگ عام عوام کے ساتھ نہیں ہے، ہماری جنگ کسی پارٹی کے خلاف نہیں بلکہ ہماری اس نظام کے خلاف جنگ ہے۔ موجودہ کفری نظام کے خلاف ہماری جنگ جاری ہے اور ہمیشہ جاری رہے گی ان شاء اللہ۔ لہٰذا یہ تصور بھی نہیں کیا جا سکتا کہ ہم کسی سیاسی پارٹی کی مدد کریں......ہاں ہم یہ بات ضرور کرتے ہیں کہ جس طرح پیپلز پارٹی، عوامی نیشنل پارٹی، ایم کیو ایم کا کردار ہے اگر کوئی دوسری پارٹی بھی برسرِ اقتدار آ کر اِن تینوں پارٹیوں کی مانند یہی کردار ادا کرے گی، تو اُس کے خلاف بھی ہماری جنگ ہوگی۔ اگر کسی پارٹی کا اس جنگ میں ہمارے خلاف کوئی حصّہ ہوگا تو اُن کے خلاف بھی ہماری جنگ جاری رہے گی، مگر ہماری جنگ افراد یا اشخاص کے خلاف نہیں ہے بلکہ ہماری جنگ اِس کفری نظام کے خلاف ہے۔

امیر المومنین ہمارے بھی امیر ہے اور افغانی طالبان کے بھی امیر ہیں اور القاعدہ کے بھی امیر ہیں الحمدللہ۔ امیر المومنین تمام مسلمانوں کے امیر ہیں۔ اور الحمدللہ ہم نے ان کو صدقِ دل سے امیر تسلیم کیا۔ ہم ایک ہی امیر کے زیر کمان جہاد کر رہے ہیں...... اسی طرح جماعۃ القاعدہ کے مجاہدین ہمارے بھائی ہیں، اُن کے ساتھ تو ہم ہر قسم کی قربانی دینے کو تیار ہیں، وہ ہمارے مہاجر بھائی ہیں اور ہم ان کے انصار ہیں......انہی کے خاطر ہمارے گھر بار اور خاندان ختم ہو گئے مگر پھر بھی ہماری ان سے محبت ہے، اور ہمارے سینے ان کے لیے کشادہ ہیں۔ آپ لوگوں نے دیکھا ہوگا اور پاکستانی عوام بھی اس بات پر گواہ ہے کہ جب امیر محترم شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کو پاکستان میں شہید کیا گیا تو سب سے پہلے ہمارا یہ اجذبہ تھا کہ ہم شیخ شہید رحمہ اللہ کا انتقام لیں اور ہم نے لیا بھی......آئندہ بھی لیتے رہیں گے یہ ہمارے بھائی ہیں۔ ہمارا خون بھی اگر ان لوگوں کو درکار ہو تو ہم اپنا خون دینے سے بھی گریز نہیں کریں گے اور اِن کی عزت کی حفاظت سے پیچھے نہیں ہٹیں گے۔

امیر المومنین ہمارے بھی امیر ہے اور افغانی طالبان کے بھی امیر ہیں اور

26 اگست: صوبہ کاپیسا............ضلع تگاب............نیٹو اور افغان فوجیوں کے ایک مشترکہ مرکز پر شہیدی حملہ............80 نیٹو اور افغان فوجی ہلاک............3 ٹینک اور 2 گاڑیاں تباہ

القاعدہ کے بھی امیر ہیں الحمدللہ۔ امیر المومنین تمام مسلمانوں کے امیر ہیں۔ اور الحمدللہ ہم نے ان کو صدق دل سے امیر تسلیم کیا۔ ہم ایک ہی امیر کے زیر کمان جہاد کر رہے ہیں...... اسی طرح جماعۃ القاعدہ کے مجاہدین ہمارے بھائی ہیں، اُن کے ساتھ تو ہم ہر قسم کی قربانی دینے کو تیار ہیں، وہ ہمارے مہاجر بھائی ہیں اور ہم ان کے انصار ہیں...... انہی کے خاطر ہمارے گھر بار اور خاندان ختم ہوگئے مگر پھر بھی ہماری اِن سے محبت ہے، اور ہمارے سینے ان کے لیے کشادہ ہیں۔ آپ لوگوں نے دیکھا ہوگا اور پاکستانی عوام بھی اس بات پر گواہ ہے کہ جب امیر محترم شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کو پاکستان میں شہید کیا گیا تو سب سے پہلے ہمارا یہ اجذبہ تھا کہ ہم شیخ شہید رحمہ اللہ کا انتقام لیں اور ہم نے لیا بھی...... آئندہ بھی لیتے رہیں گے یہ ہمارے بھائی ہیں۔ ہمارا خون بھی اگر ان لوگوں کو درکار ہو تو ہم اپنا خون دینے سے بھی گریز نہیں کریں گے اور ان کی عزت کی حفاظت سے پیچھے نہیں ہٹیں گے۔

(امیر حکیم اللہ محسود شہید رحمہ اللہ کا مولانا ولی الرحمٰن شہید رحمہ اللہ کے ہمراہ 'السحاب میڈیا' کو دسمبر ۲۰۱۲ء میں دیے گئے مشترکہ انٹرویو سے اقتباس)

....

''یہ وہ قانون ہے جس نے جامعہ حفصہ اور لال مسجد کو شہید کیا، یہ وہ نظام ہے جس نے شریعت کا نعرہ لگانے والے طلبہ کو دریا میں پھینکا، یہ وہ قانون ہے جس نے سوات میں شریعت کے چاہنے والے طلبہ کو آگ میں پھینک دیا، یہ وہ قانون ہے جس نے سوات میں شریعت کا نعرہ لگانے والے طلبہ کو درختوں سے سے لٹکا دیا، یہ وہ قانون ہے جس نے سوات کے شریعت پسند طلبہ کو در بدر کر دیا، سوات کی عورتیں جیلوں میں بند ہیں، مہاجر ہو کر زندگیاں گزار رہی ہیں، میری ان بہنوں کی بے عزتی کی گئی ہے...... واللہ، باللہ، تاللہ! میں پاکستان کی حکومت کو معاف نہیں کروں گا، اس نظام کو معاف نہیں کروں گا...... ان سب دشمنوں کے سامنے میرا یہ نعرہ ہے کہ دنیا میں غیرت مندوں کے دو ہی کام ہوتے ہیں...... یا وہ شہید ہو جاتے ہیں یا پھر فتح و کامیابی سے ہم کنار ہو جاتے ہیں''

....

ہم مجاہدین اور مومن مسلمان ہیں...... تمہارے خلاف ہماری جنگ عقیدے کی بنیاد پر ہے اور یہ جنگ جاری رہے گی۔ تم نے مختلف طریقوں سے امت کو دھوکے میں ڈالا ہے۔ کبھی جمہوریت کو ایک منصفانہ نظام بنا کر امت کو دکھایا تو کبھی 'دین اور جمہوریت کے ایک ہونے' جیسے فلسفوں کے ذریعے عوام کو گمراہ کیا۔ اور جب کوئی مردِ مومن سامنے آتا ہے تو قبائلی علاقہ جات، لال مسجد، سوات، بونیر اور ایبٹ آباد آپریشن کے طرز پر تم درندگی پر اُتر آتے ہو۔ ائمۃ الکفر کو خوش کرنے کے لیے تم نے افغانستان میں بے گناہوں کا خون بہایا۔ عرب، ازبک غرض ہر قسم کے مجاہد مومن کو پکڑ پکڑ کر کافروں کی قید میں دیا۔ پشاور، وزیرستان، سوات غرض یہ کہ ہر جگہ امریکہ اور کفار کی خاطر تم اپنی جان سے ہاتھ دھوتے ہو۔ تمہارے ساتھ جنگ جاری رہے گی، عنقریب تم اس دنیا میں ذلیل و خوار ہوگے اور اس دنیا میں بھی کفر تم سے منہ موڑ رہا ہے۔ اس نے جو کام تم سے لینا تھا لے لیا، اُس کو معلوم ہے کہ ان تم بے دم ہوگئے ہو۔ ہم مجاہدین اسلام اپنے حوصلے اور ایمان کے ذریعے تم سے جنگ کرتے رہیں گے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ ہتھیار ہم سے کوئی نہیں چھین سکتا۔

....

۲۰۱۴ء میں امریکی انخلا کے بعد تحریک طالبان پاکستان کی جدوجہد میں کوئی اثر نہیں پڑے گا، ان شاء اللہ۔ کیونکہ ہماری نظام پاکستان کے خلاف جنگ صرف اس بنیاد پر نہیں ہے کہ یہ نظام امریکی دوستی کا دم بھرتا ہے...... نظام پاکستان کے خلاف ہم دو وجوہات کی بنا پر جہاد کر رہے ہیں۔ ایک وجہ تو بلاشبہ یہ ہے کہ پاکستان نے امریکی کے ساتھ دوستی کر رکھی ہے اور امریکی اشارے پر اس نے مسلمانوں کا قتل عام کیا ہے، علما کا قتل عام کیا، مدارس اور مساجد کو مسمار کیا۔ جب کہ دوسری وجہ یہ ہے کہ پاکستان کا موجودہ نظام کفر کی بنیاد پر قائم ہے۔ اور ہم چاہتے ہیں کہ پاکستان میں قائم اس طاغوتی نظام کی بجائے شرعی نظام قائم ہو اور اس شرعی نظام کے قیام تک ہمارا جہاد جاری رہے گا۔

(بی بی سی کو دیے گئے انٹرویو سے اقتباس)

....

جنوبی وزیرستان کے علاقے سپنکئی راغزئی میں پاکستانی فوج سے ہونے والی جنگ کی قیادت امیر حکیم اللہ رحمہ اللہ نے بنفس نفیس خود کی۔ اس جنگ میں مجاہدین نے پاکستانی فوج کو مار بھگایا اور کثیر مقدار میں مالِ غنیمت بھی حاصل کیا۔ دوران جنگ امیر صاحب رحمہ اللہ مخابرہ (وائرلیس) پر مجاہدین کو ہدایات دیتے رہے۔ امیر صاحبؒ کے میدان جنگ میں مجاہدین کی رہ نمائی کرتے ہوئے ایمان و حکمت سے بھرپور الفاظ اس طرح تھے:

''ساتھی اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہیں، آپ کی آمد کو دیکھتے ہی دشمن ڈر کر اور بدحواس ہو کر بھاگ رہا ہے، آپ ثابت قدم رہیں اور بھرپور حوصلے اور ہمت کے ساتھ حملہ کریں...... تمام ساتھی اپنے اپنے مورچوں پر پہنچ چکے ہیں...... دفاع والے ساتھی فائر شروع کریں...... رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ...... تمام ساتھی اللہ کو یاد کریں، اللہ کا ذکر کریں، اللہ سے مدد مانگیں، وہ عظیم ذات ہے، اللہ تعالیٰ کی ذات انتہائی بزرگ و برتر ہے، وہ غلبہ دینے والی ذات ہے...... اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ وَلاَ تَهِنُوا وَلاَ تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ساتھی متوجہ ہوں! ایک ایک فائر کریں، آرام سے اور پرسکون انداز میں تاکہ اسلحہ ختم نہ ہو جائے...... یہ بش کے بچے ہیں، اوباما کے غلام ہیں...... دیکھو! یہود و نصاریٰ کو خوش کرنے یہاں آئے ہوئے ہیں...... یہ بھاگ جائیں گے کیونکہ یہ بے ایمان لوگ ہیں''......

....

26 اگست: صوبہ لوگر...... صدر مقام پل عالم ...... بارودی سرنگ دھماکہ...... ایک امریکی بکتر بند گاڑی تباہ...... 6 امریکی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے جاں نثار صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی اسلام کی خاطر بے مثال قربانی کی تاریخ کے تسلسل میں قرون اولیٰ میں سیدنا حسین ابن علیؓ، امام ابوحنیفہؒ، امام احمد بن حنبلؒ، محمد نفس ذکیہؒ، علامہ ابن تیمیہؒ سے لے کر قرون اخریٰ میں سید احمد شہیدؒ، امام شاملؒ، شیخ الہندؒ، شیخ اسامہ شہیدؒ، غازی عبدالرشید شہیدؒ، امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ اور امیر بیت اللہ محسود شہیدؒ نمایاں ہیں۔ یہ اور ان جیسے ہزاروں اساطین امت اسوۂ ابراہیمی پر عمل پیرا ہوتے ہوئے ہر دور میں باطل کے خلاف ڈٹ کر کھڑے ہوئے اور اسلام اور مسلمانوں پر حملہ آور فتنوں کو پسپا ہونے پر مجبور کرتے رہے۔

آج پوری دنیا پر کفار کا غلبہ اور تسلط ہے۔ اسلام اور شریعت کو نماز، روزے اور حج تک محدود کر دیا گیا ہے۔ دین و شریعت اللہ کی حاکمیت اور اللہ کے قانون کی عمل داری کے بغیر کوئی شے نہیں رہتی، مگر اب ایسی شریعت کا تصور محال ہو چکا ہے، اس کے نفاذ کی باتوں اور اس کی خاطر مسلح جہاد و قتال کے تذکرے سے نام نہاد مذہبی علم برداروں کو بھی سانپ سونگھ جاتا ہے۔

امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ نے آج سے بارہ سال پہلے صرف ایک مجاہد کی خاطر پوری امارت اسلامیہ کی قربانی دے کر اس دور میں اسوۂ ابراہیمی پر عمل پیرا ہونے کی جو عظیم مثال پیش کی تھی، الحمدللہ آج امت مسلمہ دنیا کے کونے کونے میں خلافت اسلامیہ کے قیام کی لیے جاری مجاہدین کی منظم جدوجہد کے نتیجے میں اس کے ثمرات پا رہی ہے، اور بہت جلد دنیا ایک عظیم تر اسلامی خلافت کا نقشہ دیکھنے کو ہے جو کوہ قاف سے لے کر افریقہ کے صحرا تک پھیلا ہوا ہوگا۔ ان شاء اللہ۔ آج دنیا کے کسی بھی کونے میں ایک عیسائی کی موت پر آسمان سر پر اٹھانے والے مسلم خطوں میں لاکھوں مسلمانوں کی نہایت دردناک انداز میں شہادتوں پر زبانی جمع خرچ سے آگے نہیں نکل سکے۔ اے نوجوانان امت! خوب یاد رکھو! ان مظلومین کی فریاد کا جواب جہاد فی سبیل اللہ کے علاوہ کوئی دوسری بات ہرگز نہیں ہو سکتی ہے۔

پاکستان جس کی بنیاد لا الٰہ الاّ اللہ پر رکھی گئی تھی اور جس کے قیام کے لیے ستر ہ لاکھ مسلمانوں نے جانوں اور عزتوں کی قربانیاں دیں، اپنے قیام کے وقت سے ہی لا الٰہ الاّ اللہ کے نظام کے لیے ترس رہا ہے۔ افسوس تو ملک کے دانش وروں، علما کرام اور اس سنجیدہ طبقے پر ہے جو اس پوری تباہی کا مسلسل مشاہدہ کرنے کے بعد بھی اس ساری خرابی کا حل اسی فاسد نظام میں ہی تلاش کرنے پر مصر ہیں۔ یاد رکھیں! دین و دنیا کی اس قدر بڑی تباہی کا خاتمہ اسوۂ ابراہیمی پر عمل کیے بغیر ناممکن ہے۔ امام برحق غازی عبدالرشید شہیدؒ اور لال مسجد کے سیکڑوں شہدا نے اپنے پاکیزہ لہو کی قربانی دے کر اس سنت کو زندہ کیا تو آپ نے دیکھا کہ نفاذ شریعت کی تحریک کی بنیادیں پاکستان میں مستحکم ہو گئیں، تحریک طالبان کے ہزاروں مجاہدین وانصار نے قبائل سے لے کر پاکستان کے ہر کونے میں مسلسل قربانی کے ذریعے اس عظیم تحریک کو الحمدللہ اس نہج پر پہنچا دیا ہے کہ اب پاکستان کا حکمران طبقہ اس تحریک کو اپنے لیے واضح خطرہ سمجھ چکا ہے ان کو اپنی نا ؤ صاف ڈوبتی نظر آ رہی ہے۔

ملک کے طول وعرض میں طالبان کی بڑھتی ہوئی مقبولیت سے خائف ہو کر انھوں نے مجاہدین اسلام سے مسلمان عوام کو بدظن کرنے کے لیے کئی قسم کے شیطانی ہتھکنڈے اختیار کرنا شروع کر دیے ہیں:

۱۔ عام مقامات پر حملے:

عوامی مقامات اور مسلمانوں کے بازاروں میں خفیہ ایجنسیوں، شیعہ اور دیگر اسلام دشمن گروہوں کے ذریعے بم دھماکے کروا کر اس کا الزام تحریک طالبان پر ڈالتے ہیں۔ قصہ خوانی بازار پشاور، کوئٹہ لیاقت بازار، لاہور انارکلی دھماکے اس کی تازہ ترین مثالیں ہیں، ہم ایسے تمام حملوں سے مکمل طور پر اظہار برأت کرتے ہیں۔

۲۔ بھتہ وصولی:

پشاور سمیت ملک کے بڑے شہروں میں تحریک طالبان کے نام پر مال دار مسلمانوں سے دھمکی دے کر پیسے وصول کیے جا رہے ہیں۔ حکومت اس مکروہ دھندے میں بھی اپنے انہی ایجنٹوں کو استعمال کر رہی ہے جو مسلمانوں کے بازاروں میں دھماکے کر رہے ہیں، اس طرح کے کئی کیس میڈیا کے ذریعے بے نقاب ہو چکے ہیں۔

ہم مسلمان کے مال کی حرمت اس کی جان کی طرح سمجھتے ہیں لہٰذا ایسے واقعات سے بھی اظہار برأت کرتے ہیں اور مسلمانوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ ایسے معاملات میں ہم سے بلا خوف وخطر براہ راست رابطہ کر کے تحریک طالبان کی دار القضاء میں اپنا مقدمہ پیش کر سکتے ہیں، نیز ان سے گزارش کرتے ہیں کہ ایسے عناصر کی نشاندہی میں ہماری مدد کریں تاکہ ان کی مکمل بیخ کنی کی جا سکے۔

۳۔ جھوٹا میڈیا پروپیگنڈہ:

سادہ لوح عوام کے ذہنوں میں میڈیا کے ذریعے مجاہدین اسلام کی نہایت غلط تصویر پیش کی جا رہی ہے۔ اپنے زرخرید ایجنٹوں کے ذریعے تحریک طالبان کے خلاف مسلسل اتنا پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے کہ جس سے پاکستان کے سادہ لوح عوام اسلام کی سربلندی اور مسلمانوں کی فلاح و بہبود کی خاطر اٹھنے والی اس تحریک کو ہی اسلام دشمن اور مسلمانوں کی قاتل جماعت سمجھ بیٹھے۔

مجاہدین اسلام اپنے موثر دعوتی پروگرام اور محدود میڈیا کے ذریعے اس پروپیگنڈے کا بھرپور جواب دے رہے ہیں، اگر مجاہدین ثابت قدم رہے اور اخلاص و تقویٰ کا دامن نہ چھوڑیں تو ان شاء اللہ اس محاذ پر بھی دشمن جلد شکست کھا جائے گا۔

(پیغام عید الاضحیٰ ۱۴۳۴ ہجری)

☆☆☆☆☆

26 اگست: صوبہ ہلمند......ضلع نوزاد......بارودی سرنگ دھماکہ......نیٹو فوج کی ایک بکتر بند گاڑی تباہ......4 فوجی ہلاک اور 3 زخمی

لَوْ لَا الْمَشَقَّة......

استاد احمد فاروق حفظہ اللہ

سربلندی و سرفرازی حاصل کرنے کے جذبات سینے میں موجزن ہونا اور عالی مقامات پانے، آسمان کی بلندیوں کو چھونے کے خواب دیکھنا انسانی طبیعت کا جزو ہے۔ انسان بیش تر جانداروں کے برعکس دو ٹانگوں پر چلتا ہے، سیدھا کھڑا ہوتا ہے۔ علما لکھتے ہیں کہ یہ اس بات کی علامت ہے کہ اس کی طبیعت و فطرت بلندیوں کی طرف مائل ہے، جب کہ چار یا زائد ٹانگوں پر چلنے والے، زمین کی طرف جھکے ہوئے جانور، چوپائے اور حشرات، بس اسی دنیا، اسی زمین اور اس کی حقیر لذتوں کی طرف مائل رہتے ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ انسان اگر اپنی فطرت کے برخلاف، اپنے مقصدِ تخلیق کو بھلاتے ہوئے، زمین سے چپک کر رہنے اور اثَّـاقَـلتُم اِلَی الاَرض کا مصداق بننے کا فیصلہ کرلے، تو وہ اَسفَـلَ السَّـافِلِین (نیچوں سے بھی نیچ) اور کَالاَنعَامِ بَل ھُم اَضَل (جانوروں سے بھی بدتر) بن جاتا ہے۔ ہاں، جو انسان اپنی فطرت پر قائم رہے اور بلندیوں کی طرف پرواز کرنے کا خواہاں ہو، اسے یہ سمجھ لینا چاہیے کہ بلندیوں تک کا سفر قربانیوں، سختیوں اور مشقتوں سے پُر ہے۔

ہم یہاں ان بلندیوں کا ذکر نہیں کر رہے جنہیں دجالی میڈیا اور امریکی نیو ورلڈ آرڈر کے مختلف اداروں نے مصنوعی طور پر بلندیاں بنا کر پیش کیا ہے، حالانکہ وہ حقیقت میں محض پستیاں، ذلت، ضلالت اور گراوٹیں ہیں۔ ہم یہاں کرکٹ کے کھلاڑیوں، سیاست کے مداریوں، ملت فروش جرنیلوں، ضمیر فروش صحافیوں، فلمی اداکاروں، رقص و موسیقی کے ماہروں، ماڈلنگ کی قبیح صنعت کے ستاروں، مسلمان عورت کو گھر سے باہر نکالنے کی مہمات کی سرغنہ فاحشاؤں اور عصرِ حاضر کی ملالاؤں کا ذکر نہیں کر رہے کہ ان مقامات تک گرنے کے لیے کوئی قربانی نہیں درکار ہوتی، سوائے ایک قربانی کے، اپنی انسانیت کی قربانی کے۔ یہ ایک قربانی دینے کے بعد جہاں تک گرنا چاہو، گرتے جاؤ، مغرب کی جاہلی حیوانی تہذیب کے پرستاروں کی نگاہ میں اتنا ہی بلند قرار پاؤ گے!

ہم تو حقیقی بلندیوں کی بات کر رہے ہیں۔ وہ بلندیاں جو آخرت میں رب کی رضا، جنت کے عالی مقامات اور اونچے درجات دلوا دیں اور دنیا میں انسانی تہذیب کا دھارا خیر و بھلائی کی طرف پھیرنے، اسے حقیقی علم و تہذیب کی روشنی سے روشناس کرنے اور انسانی تاریخ پر ان مٹ مثبت نقوش چھوڑنے کا ذریعہ ہوں۔ یہ بلند مقامات یقیناً قربانی و مشقت کے بغیر ملنا محال ہے۔ عربی کے ایک شعر کا مصرعہ ہے:

لَو لَا الْمَشَقَّة سَادَ النَّاسُ كُلُّهُم!

''اگر مشقت نہ لگتی، تو سب انسان ہی سرداری و سیادت پا لیتے''۔

جی ہاں! سرداری پانے، انسانیت کی امامت کا مستحق بننے، اللہ کی خلافتِ ارضی کا منصب سنبھالنے، آنے والی نسلوں تک اپنا ذکرِ خیر باقی رکھنے، قربِ الٰہی کے اعلیٰ ترین مقامات پانے اور جنتِ فردوس کے وسط میں، جوارِ رب میں گھر لینے کے لیے مشقتیں جھیلنی پڑتی ہیں۔ آقائے مدنی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

أَلَا إِنَّ سِلْعَةَ اللَّهِ غَالِيَةٌ، أَلَا إِنَّ سِلْعَةَ اللَّهِ الْجَنَّةُ (سنن الترمذی، كِتَاب صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَالرَّقَائِقِ وَالْوَرَعِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَاب مَا جَاءَ فِي صِفَةِ أَوَانِي الْحَوْضِ)

''جان لو! اللہ کا سامان بہت مہنگا ہے، جان لو کہ اللہ کا سامان جنت ہے''۔

جان لیجیے! کہ اللہ جل شانہ جو سامان اپنے بندوں کے سامنے بیچنے کے لیے پیش کر رہے ہیں، اس کی قیمت بہت زیادہ ہے یہی قیمت بیان کرتے ہوئے تو سورۃ توبہ میں کہا گیا:

''اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال جنت کے بدلے خرید لیے، وہ اللہ کی راہ میں جنگ کرتے ہیں، پھر قتل کرتے ہیں اور قتل ہوتے ہیں''۔

سبحان اللہ! کیسا مشکل، مگر عمدہ سودا ہے! اور جس کے لیے اللہ یہ سودا آسان کر دیں، اسے یہ سودا چھوڑنے، یہ عہد توڑنے ہی میں ہلاکت نظر آتی ہے۔

زیادہ دور جانے کی ضرورت نہیں، عصرِ حاضر کی اس مبارک جہادی تحریک ہی کی مثال لے لیں کہ جس نے عالمی صلیبی صہیونی مشرک اتحاد کو اللہ کی توفیق سے ناکوں چنے چبوائے ہیں اور امتِ مسلمہ پر آنے والی اس بدترین یلغار کے آگے نصرتِ الٰہی سے بند باندھا ہے۔ اس تحریک کی قیادت کرنے والے وہ روشن ستارے جن کا نام نامی ان شاء اللہ اب انسانی تاریخ کا ان مٹ جز بن چکا ہے اور جن کے احسانات سے مسلمانوں ہی نہیں، کافروں کی بھی آنے والی نسلیں کبھی سبک دوش نہیں ہوسکیں گی......ان میں سے ہر ایک نے اپنے سینے پر ایسے زخم سجا رکھے ہیں، جو ان شاء اللہ روزِ محشر وہ تمغے ہوں گے جو انہیں باقی انسانیت سے ممتاز کریں گے۔

امیرِ مجاہدین، امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد نصرہ اللہ کی مثال لیں تو آپ نے روسی ریچھ کے خلاف جہاد میں اپنی ایک آنکھ کی قربانی دی، اپنے سگے بھائی کو اللہ کے رستے میں پیش کیا......جو طالبان کے عہدِ امارت میں قندھار میں دشمن کے ایک حملے میں شہید ہوئے، آپ کے متعدد قریبی رشتہ داروں نے جامِ شہادت نوش کیا، آپ کے اہل و

27 اگست: صوبہ غزنی......ضلع گیلان ....بارودی سرنگ دھماکہ..................نیٹو فوج کے دو ٹینک تباہ.................8 نیٹو اہلکار ہلاک

عیال اور رشتہ داروں پر طرح طرح کی آزمائشیں وتکالیف آئیں، خود آپ گزشتہ ۱۷ سال سے تمام دشمنانِ اسلام کے نشانے پر ہیں، افغانستان پر صلیبی یلغار کا آغاز آپ ہی کی رہائش گاہ پر بم باری سے کیا گیا اور اس سمیت متعدد دیگر فضائی اور زمینی حملوں میں اللہ تعالیٰ نے آپ کی حفاظت فرمائی۔

شہیدِ ملت شیخ اسامہ بن لادن رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھیے تو آپؒ نے پہلے اپنے محبوب وطن 'ارضِ حرمین سے ہجرت کی، ناز ونعم کی زندگی کو ترک کر کے جہاد ورباط کی کٹھن راہ کو اختیار کیا، سارا مال اللہ کی راہ میں لٹا دیا، سقوطِ امارت کے بعد اپنی اولاد اور گھر والوں سے سالوں پر محیط دوری برداشت کی، عجیب ضبطِ نفس وصبر کے ساتھ ساری دنیا سے کٹ کر چار دیواری کے اندر ایک پوری دہائی گزاری، آپ کی ایک اہلیہ اور کچھ بچے ایران میں قید ہوئے، گھر کے کچھ افراد دنیا کے دیگر حصوں میں بکھر گئے، پورا خاندان منتشر ہو گیا، ایک بیٹا ڈرون حملے میں شہید ہوا، ایک بیٹی ہجرت کی راہوں میں فوت ہوئی، داماد بھی کچھ عرصے بعد شہید ہو گیا، پھر اس تاب ناک کہانی کا انجام بھی ایسا ہی ہوا اور آپؒ نے اپنے ایک بیٹے سمیت شہادت کا جام نوش کیا، آپؒ کی دو اہلیہ اور نواسے نواسیاں قید ہوئے اور یوں قربانی کی ایک ایسی عجیب داستان رقم کر کے محسنِ امت، رب کے پاس جا پہنچا۔

شیخ اسامہ رحمہ اللہ کے جانشین، شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ نے مصر کے سب سے عالی نسب، معزز اور غنی خاندانوں میں سے ایک سے تعلق رکھنے کے باوجود تکالیف و خطرات سے پر یہ راہ چنی۔ آپ نے اپنی جوانی میں مصر کے ظالمانہ جیلوں میں طویل قید کاٹی، پھر ہجرت کی راہوں میں افغانستان، سوڈان، داغستان سمیت کتنی ہی جگہوں پر در بدر پھرے، آپ کی اہلیہ اور بچے افغانستان پر امریکی حملے کے آغاز میں امریکی بم باری سے شہید ہوئے، آپ کے سگے بھائی انجینئر محمد الظواہری مصر میں قریباً ۱۷ سال جیل میں قید رہے اور حال ہی میں رہائی پائی، آپ قبائلی علاقہ جات میں امریکی ڈرون حملے میں بال بال بچے، اور گزشتہ تیس سال سے عالمی کفر اور اس کے مقامی آلۂ کاروں کے نشانے پر ہیں اور بارہا اللہ جل شانہ نے آپ کو دشمن کے چنگل سے بچایا ہے۔ آپ نے شیخ ابو مصعب زرقاویؒ کے نام اپنے ایک خط میں اپنی اہلیہ اور بچوں کی شہادت کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا:

''میرے محبوب بھائی! آپ کے نام یہ سطور لکھنے والا خود بھی امریکی وحشت و بربریت کا ذائقہ چکھ چکا ہے۔ امریکی طیاروں کی بم باری کے نتیجے میں میری اہلیہ کی چھاتی پر کنکریٹ کی چھت آ کر گری اور وہ بندیٔ خدا مدد کے لیے پکارتی رہی کہ کوئی اس کی چھاتی سے کنکریٹ کی سلیں ہٹا دے، اور یونہی کراہتے کراہتے اس نے اپنی آخری سانسیں لیں، اللہ کی رحمت ہو اس پر اور اللہ اسے اپنے ہاں شہدا میں قبول فرمائے۔ اسی طرح میری چھوٹی بچی کے دماغ کی رگیں بھی ملبہ گرنے سے پھٹ گئیں اور وہ پورا دن تکلیف میں تڑپنے کے بعد شہید ہوئی۔ آج تک مجھے یہ نہیں معلوم کہ میری اہلیہ، میرے بیٹے اور میری بیٹی کی قبر کہاں ہے، یا ان تین دیگر خاندانوں کی قبریں کہاں ہیں جو ان کے ساتھ شہید ہوئے اور کنکریٹ کی چھتوں تلے کچلے گئے، اللہ کی رحمت ہو ان سب پر اور مسلمانوں کے تمام شہدا پر۔ بلکہ مجھے تو یہ بھی معلوم نہیں کہ ان کو کسی نے ملبے تلے سے نکالا بھی یا وہ آج تک اسی تلے دفن ہیں؟''۔

سرزمینِ خراسان میں القاعدہ کے مسئولِ عام، شیخ سعید (مصطفیٰ ابو یزید) مصری رحمہ اللہ نے ہجرت کی پرصعوبت اور طویل زندگی کاٹنے کے بعد، بالآخر اپنے بیش تر خاندان کو اللہ کی راہ میں ایسا کٹوایا کہ شیخ اسامہ رحمہ اللہ نے خود اس بات کی گواہی دی کہ یہ شخص ہمارے دفاع میں اپنی جان اور اہل وعیال قربان کر گیا! آپ نے نا صرف خود امریکی ڈرون طیاروں کی بم باری میں جامِ شہادت نوش کیا، بلکہ آپ کے ساتھ آپ کی اہلیہ اور متعدد بیٹے بیٹیاں بھی شہید ہو گئے۔ یہی نہیں، بلکہ آپ کی شہادت کے کچھ عرصہ بعد ہی آپ کے دو نوجوان بیٹے بھی یکے بعد دیگرے جامِ شہادت نوش کر گئے اور یوں تقریباً بیش تر خاندان ہی سنتِ اسماعیلی زندہ کر کے رب کے دربار میں جا پہنچا۔

استاد المجاہدین، بارود اور کیمیائی مواد کے ماہر، شیخ ابو خباب رحمہ اللہ ہجرت و جہاد کی زندگی میں کئی دہائیاں گزارنے اور کئی بار روسی اور پھر امریکی حملوں میں بچنے کے بعد، بالآخر ساٹھ سال سے زائد عمر میں، جب آپ شوگر، ہائی بلڈ پریشر، گھٹنوں اور کمر کی تکلیف سمیت متعدد بیماریوں میں مبتلا تھے، دشمن کے حملے میں شہید ہوئے، اور اس حال میں کہ آپ کا ایک معصوم سا، ۱۲، ۱۳ سالہ بیٹا، اس سے بھی کم سن نواسہ اور آپ کا داماد ساتھ شہید ہوئے، جب کہ آپ کی اہلیہ شدید زخمی ہوئیں۔ نیز شہادت کے وقت آپ کی پہلی اہلیہ اور آپ کا بڑا بیٹا بھی طویل عرصے سے دشمن کی قید میں تھے۔

پرویز مشرف پر حملے کے ایک اہم منصوبہ ساز، امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے خلاف کارروائیاں ترتیب دینے والے عبقری عسکری ذہن، شیخ ابو حمزہ ربیعہ رحمہ اللہ پر بھی دشمن نے دو بار ڈرون حملے کیے۔ پہلے حملے میں آپ کی اہلیہ اور تمام بچے شہید ہو گئے جب کہ دوسری بار آپ اپنے ایک نہایت محبوب دوست اور قریبی ساتھی سمیت جامِ شہادت نوش کر گئے۔

مصر سے تعلق رکھنے والے بزرگ مجاہد اور عسکری ماہر، شیخ عبد الرحمان بی ایم رحمہ اللہ نے بھی نہ صرف خود شہادت کو گلے لگایا بلکہ آپ کے بعد آپ کے تین جوان بیٹے اور تین داماد بھی یکے بعد دیگرے اس راہ میں شہید ہوئے ...... یہاں تک کہ آپ کے خاندان میں صرف بیوہ خواتین اور یتیم بچیاں باقی رہ گئیں، اللہ کی لاکھوں رحمتیں ہوں ان سب پر۔

شیخ ابو عکاشہ العراقی رحمہ اللہ نے بھی اپنا خاندان اس راہ میں کٹوایا اور نہ صرف خود شہادت پائی بلکہ صلیبی ڈرون طیاروں نے آپ کے تینوں بیٹوں کو بھی چن چن کر الگ الگ حملوں میں نشانہ بنایا اور یوں آپ کے گھر میں بھی صرف خواتین ہی باقی رہ

28 اگست: صوبہ غزنی..................ضلع گیلان..................مجاہدین کا گھات لگا کر حملہ..................ایک امریکی ٹینک تباہ..................5 امریکی فوجی ہلاک

گئیں۔اللہ ان سے راضی ہو!

خطیب المجاہدین، القاعدہ کی مرکزی شرعی کمیٹی کے ذمہ دار، حق گو عالمِ دین، شیخ ابو یحییٰ اللیبی رحمۃ اللہ علیہ اس حال میں شہید ہوئے کہ چودہ سال سے وہ اپنی اہلیہ اور اپنے بچوں سے جدا تھے، اور آپ کے بیٹے یحییٰ نے تو آپ کو ہوش کے عالم میں سوائے آپ کے ویڈیو بیانات کے، کبھی نہیں دیکھا تھا۔ شہادت سے کچھ دن قبل آپ کو گھر والوں سے رابطے کی کوئی صورت میسر آئی اور آپ انہیں ارضِ ہجرت کی طرف بلانے کا ارادہ کرنے لگے، لیکن اس سے قبل کہ ایسی کوئی ترتیب بن پاتی، آپ کو شہادت کا بلاوا آ گیا۔ نیز یہ بھی یاد رہے کہ آپ اس سے قبل امریکی فوج کی قید میں چار کٹھن سال کاٹ چکے تھے اور میدانِ جہاد میں بھی آپ کو نشانہ بنا کر کم از تین بار ڈرون حملے کیے گئے جن میں آپ زخمی بھی ہوئے مگر اللہ نے آپ کو محفوظ رکھا۔

عبقری قائد، حکیم، منصوبہ ساز اور بے مثل فقیہ شیخ عطیۃ اللہ اللیبی رحمہ اللہ نے اپنی اہلیہ اور بچوں کی نگاہوں کے عین سامنے، گھر کے صحن میں شہادت پائی اور آپ کے جسم کے ٹکڑے بکھر گئے۔ اس سے قبل بھی آپ ایک ڈرون حملے میں بال بال بچے جب کہ آپ کا ڈرائیور اور محافظ شہید ہوئے۔ نیز آپ کی زندگی ہی میں ایک اور ڈرون حملے میں آپ کا ایک بیٹا شہید اور ایک بیٹا زخمی بھی ہوا۔

یہ محض چند مثالیں ہیں ان قائدینِ ملت کی جنہیں اللہ نے آخرت سے قبل دنیا میں بھی عالی مقامات سے نوازا، ان کا ذکر بلند کیا، اہلِ ایمان کے سینوں میں ان کی محبت انڈیلی، اہلِ کفر وارتداد پر ان کی دھاک بٹھائی اور ان کی کوششوں اور مساعی میں عجب برکت ڈالی، ان شاءاللہ ان کا اصل مقام ومرتبہ روزِ قیامت عیاں ہوگا جب اللہ کے اذن سے یہ نور کے منبروں پر اور رحمتِ رب کے سائے میں ہوں گے، **احسبهم كذلك والله حسيبهم**۔

یہ مثالیں تو ہم نے محض بطور نمونہ ذکر کی ہیں، ورنہ اس کاروانِ ایمان و عزیمت کے عوام وخواص کی قربانیوں کا احاطہ کرنا کسی کے بس میں نہیں، سوائے اس ربِ علیم وخبیر کے جو اپنے بندوں کا ہر ہر عمل گن گن کر رکھتا ہے اور کوئی ذرہ برابر نیکی بھی جس سے پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔ یہ سارا قافلہ اور بالخصوص اس کے قائدین کی صفیں ایسی قربانیوں کی داستانوں سے بھری ہوئی ہیں۔ اس قافلے کے راہیوں میں سے ہر دوسرا فرد یا تو کسی شہید کا باپ ہے، یا کسی شہید کا بھائی، یا کسی شہید کا بیٹا۔ اس قافلے کے بیش تر قائدین جیلوں اور عقوبت خانوں کے ایمانی مدرسے سے فارغ التحصیل ہیں اور سالوں ان مدارسِ یوسف علیہ السلام میں رب کی معرفت کے اسباق حاصل کرتے رہے ہیں۔ ان میں سے بہت سوں کے جسموں پر آپ کو ویسے ہی نشان ملیں گے جیسے نشان بلال حبشی اور خباب بن الارت رضی اللہ عنہما کی پشت پر تھے۔ اس قافلے کے قائدین میں، خواہ وہ عرب ہوں یا ترک، ازبک ہوں یا ترکستانی، پشتون ہوں یا پنجابی وہ لوگ بھی شامل ہیں جن کا ہاتھ اللہ کی راہ میں قربان ہوا، وہ بھی جن کی ٹانگ ان سے قبل جنت جا پہنچی، وہ بھی جن کی آنکھ اللہ نے قبول فرمائی، وہ بھی جن کا جسم مارٹر کے گولوں یا ڈرون کے پارچوں یا مرتد سپاہیوں کی گولیوں نے چھلنی کیا اور آج بھی ان کے جسموں پر زخموں کے یہ نشان پیوست ہیں بالکل اسی طرح جیسے حضرت خالد بن ولیدؓ، حضرت عمرو بن عاصؓ اور حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ کے جسم تیر وتلوار کے نشانوں سے سجے ہوتے تھے۔

میرے عزیزو! یہ ہے وہ مشقت بھری راہ جس سے گزر کر عظمت و بلندی ملتی ہے......عالی مقامات نصیب ہوتے ہیں......اللہ کا قرب اور اس کا دیدار عطا ہوتا ہے۔ یہ ہیں مردوں کے کرنے کے کام! بھلا ایک ٹائر بلند کر کے سڑک پر موٹر سائیکل چلا لینا، بازاروں اور پارکوں میں پرائی خواتین کے تعاقب میں کامیاب ہوجانا، حیا سے عاری عورتوں کی بانہوں میں بانہیں ڈال کر ماڈلنگ کر لینا، مخلوط محفلوں میں رقص میں سبقت لے جانا، تالیاں پیٹتے لاکھوں تماشائیوں کے سامنے ایک گیند کو سٹیڈیم سے باہر اٹھا پھینکنا، جسم پر ٹیٹو اور رنگا رنگ نقش ونگار چھید کروالینا، ملٹی نیشنل کمپنی میں کسی کافر گورے کو سَر سَر کہتے اس کا نوکر بن کر نوکری لینا، سرکاری دفاتر یا کفریہ نظام کی محافظ فوج میں اعلیٰ افسران کی چاپلوسی و خوشامد کر کے گریڈ بڑھوالینا، پرموشن کروالینا......ان میں سے کون سا کام مسلمان مرد کے شایانِ شان ہے؟ ان میں سے کونسی چیز ایسی ہے جو فخر کے قابل ہے؟ اس میں کیا بلندی؟ کیسی عزت؟ اعزاز کی کونسی بات ہے؟ کیا واقعی مسلمان انہی حقیر امور میں، انہی پستیوں میں گرنے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کے لیے دنیا میں بھیجا گیا ہے؟ اگر مردوں والا دل رکھتے ہو تو جہاد کے میدانوں کا رخ کرو اگر محمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی اور ابو بکر وعمر، عثمان وعلی، خالد وابوعبیدہ رضی اللہ عنہم کے پیروکار ہو تو اسلام کے دشمنوں سے پنجہ آزمائی کے لیے جنگ کے محاذوں میں اترو اپنے سے کئی گنا بڑے اور قوی دشمن سے اللہ کے سہارے اور بس اللہ کے سہارے ٹکرا کر دکھاؤ! یہاں قسمت آزماؤ! شاید کہ عظمتیں پا جاؤ! یقیناً سچ کہا، جس نے کہا: **لَو لَا المَشَقَّةُ سَادَ النَّاسُ كُلُّهُم!**

اور یقیناً سب سے سچّی بات تو میرے رب کی ہے، جس کا فرمان ہے:

لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيبًا وَسَفَرًا قَاصِدًا لَاتَّبَعُوكَ وَلَكِنْ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ وَسَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ يُهْلِكُونَ أَنْفُسَهُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ (التوبة: ۴۲)

''اگر مال غنیمت سہل اور سفر بھی ہلکا سا ہوتا تو یہ تمہارے ساتھ (شوق سے) چل دیتے لیکن ان کو بہت دور لگا یہ کھٹن راستہ (تو عذر کرنے لگے)۔ اور اب تو یہ اللہ کی قسمیں کھائیں گے کہ اگر ہم میں قوت اور طاقت ہوتی تو ہم یقیناً آپ کے ساتھ نکلتے، یہ اپنی جانوں کو خود ہی ہلاکت میں ڈال رہے ہیں اور ان کے جھوٹا ہونے کا اصل علم اللہ کو ہے''۔

28 اگست: صوبہ ہلمند......ضلع گریشک......بارودی سرنگ دھماکہ......ایک امریکی ٹینک تباہ......6 اہل کار ہلاک

(قسط پنجم)

فریضۂ امر بالمعروف و نہی عن المنکر

مولانا عبدالوہاب ہاشمی حفظہ اللہ

اب متذکرہ بالا فرد ہی کو دیکھیں کہ اُس نے کوئی گناہِ کبیرہ تو نہیں کیا تھا، شراب تو نہیں پی رہا تھا، زنا کا مرتکب تو نہیں ہو رہا تھا کہ آپ جاؤ اور اُس کی پٹائی لگانا شروع کردو کہ اپنی یہ حرکتیں بند کرو.....نہیں، زیادہ سے زیادہ یہ ہوسکتا ہے کہ اُس کو جا کر ادب کے ساتھ سمجھائے کہ بھائی! اس طرح راستے میں قضائے حاجت کے لیے بیٹھنا مروت کے خلاف ہے..... بچوں کا گزر ہوتا ہے، ہوسکتا ہے کہ خواتین بھی گزرتی ہوں تو ویسے ہی انسان ایسا کرتے برا لگتا ہے..... پھر حالات اور مواقع کا بھی بہت فرق ہے..... یہاں تو میرے بھائیو! یہ کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے، ہمارے معاشرے میں تو اس میں کوئی جھجک نہیں پائی جاتی..... لیکن عرب ممالک میں کوئی ایسا کر کے تو دیکھے، یہاں بھی جو عرب مجاہدین آتے ہیں اُن کے سامنے راستوں سے گزرتے ہوئے جب کوئی ایسا کرتا ہے تو وہ اپنی آنکھیں بند کر لیتے اور منہ پھیر لیتے ہیں اور حیرت سے پوچھتے ہیں کہ یہ کیا طریقہ ہے..... وہاں پر ممکن ہے کہ یہ منکر ہو لیکن یہاں ایسا نہیں ہے..... وہاں پر ہوسکتا ہے کہ امیر کو، باپ کو، امر بالمعروف و نہی عن المنکر والے کو شاید اس کی اجازت ہو کہ وہ ایسی حرکت کرنے والے کو تھپڑ بھی مار دے کہ یہ سرراہ گز رتم کیا کر رہے ہو..... لیکن یہاں تو ماحول ہی دوسرا ہے، یہاں راستوں میں قضائے حاجت کے لیے بیٹھ جانا معمول کی بات ہے اور اس میں کسی قسم کا اچنبھا نہیں ہے..... لہٰذا منکر کی پہلے تعیین کرنا قرآن و سنت کے مطابق ثابت کرنا کہ یہ منکر ہے اور پھر منکر کا درجہ معلوم کرنا کہ یہ منکر کون سا منکر ہے.....

جب امر بالمعروف آپ کرتے ہیں، اس میں بھی آپ نے معروف کو پہلے شریعت سے ثابت کرنا ہے کہ یہ معروف کام ہے، یہ حکم شرعی ہے۔ اس کے بعد اس حکم شرعی کو بھی آپ نے متعین کرنا ہے کہ آیا یہ فرض عین ہے؟ واجب ہے؟ سنت ہے؟ مستحب ہے؟ یا آداب میں سے ہے؟۔ مثلاً آپ کے مشاہدہ میں ایک فرد آیا جو کہ تارکِ نماز ہے..... آپ امام مسجد ہیں یا عالم ہیں یا امر بالمعروف و نہی عن المنکر پر مامور ہیں..... اس صورت میں اُسے امر کرنا فرضِ عین ہے..... چونکہ وہ فرض کا تارک ہے لہٰذا آپ پر یہ فرض ہے کہ آپ اُسے ہاتھ سے (یعنی بزور) نماز کا حکم کریں..... کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ جو بچہ سات سال کا ہو جائے اُسے نماز کا حکم کرو، پھر جب دس سال کا ہو جائے اور نماز نہ پڑھے تو اُس کی پٹائی لگاؤ..... تو یہ ایک منکر ہے..... وہ فرض عین کو ترک کیے ہوئے ہے تو آپ کے لیے جائز ہے کہ اُسے ماریں اور فرضِ عین کی ادائیگی پر مجبور کریں..... من رای منکرا سے یہ دو باتیں نکل آئیں.....

تیسری بات جو کہ اس ساری بحث کے نتیجے میں سامنے آتی ہے وہ یہ کہ ہم نے سمجھ لیا کہ جس بات سے منع کرنا ہے اُس کا منکر ہونا واضح ہو اور منکر کی تعریف قرآن و سنت سے معلوم ہوتی ہے..... اب منکر کا تعیّن کرنے والا بھی ایسا فرد ہو جس میں یہ صلاحیت موجود ہو کہ وہ منکر کو اچھی طرح پہچان سکے..... یعنی اُسے علم کی ضرورت ہے، جو فرد عالم ہوگا وہی اس چیز کا تعیّن کرسکتا ہے کہ فلاں چیز منکر ہے اور فلاں نہیں..... تو تیسری چیز یہ ہے کہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرنے والا جس معروف کے کرنے کا حکم دے رہا ہے یا جس منکر سے منع کر رہا ہے، اُسے اُن کے متعلّق مکمل شرعی علم حاصل ہو..... اس میں بھی پھر مسائل مختلف ہیں..... بعض مسائل معروف اور مشہور ہیں..... جس طرح نماز فرض ہے، زکوٰۃ فرض ہے، روزہ فرض ہے، شراب حرام ہے، زنا حرام ہے، موسیقی حرام ہے..... یہ معروف اور مشہور اوامر ہیں..... ہر ایک فرد یہ کام کرسکتا ہے..... دہقان بھی، ڈرائیور بھی، انجینئر بھی، ڈاکٹر بھی، عالم دین بھی، طالب علم بھی..... سب یہ کام کر سکتے ہیں..... کہ کسی کو امر کریں کہ بھئی! نماز کا وقت ہو گیا ہے لہٰذا نماز کے لیے چلو..... کوئی کھیل کود میں مشغول ہے اور نماز کا وقت آن پہنچا ہے تو یہ اُسے امر کرسکتا ہے کہ چلیں جناب! نماز کا وقت ہو گیا ہے..... کیونکہ اس کے لیے آپ کو کوئی یہ کہہ ہی نہیں سکتا کہ تمہارا کیا کام ہے؟ تم تو جاہل انسان ہو اور امر بالمعروف تو علما کا کام ہے..... یاد رکھیں کہ فرائض کے اوامر اور معروف گناہوں کی نہی کے بارے میں ہر ذی شعور مسلمان 'عالم' ہے..... عالم کسے کہتے ہیں؟ جس کے پاس علم ہو، حکم کو جانتا ہو..... تو یہ معلومات اور علم تو ہر صاحبِ ہوش مسلمان کو ہوتا ہے کہ نماز فرض ہے اور جماعت واجب ہے..... نماز نہ پڑھنا حرام ہے..... لہٰذا مشہور و معروف مسائل کے بارے میں تو سب کے لیے اجازت موجود ہے..... تبلیغی جماعت کے بھائیوں پر بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ جناب امر بالمعروف تو علما کا کام ہے اور تم میں اکثریت تو جاہل ہے..... لیکن یہ اعتراض اُن کے اوپر غلط ہے..... اس لیے کہ یہ دیکھیں کہ وہ کس چیز کی دعوت دیتے ہیں؟ وہ تو چھ نمبروں کی دعوت دیتے ہیں..... ان چھ نمبروں کو سب جانتے ہیں..... اُن سے تو عام مسلمان بھی آگاہ ہے..... کسی قسم کے پیچیدہ مسائل کی تو وہ دعوت نہیں دے رہے ہیں، جن کے لیے اجتہاد کی ضرورت ہے، تفقہ کی ضرورت ہے..... ان چھ نمبروں کی دعوت تو ہر کوئی دے سکتا ہے، چاہے تو ڈاکٹر ہو، انجینئر ہو، ریڑھی بان ہو.....

(بقیہ صفحہ ۳۹ پر)

28 اگست: صوبہ ہلمند.....................ضلع نوزاد ....بارودی سرنگ دھماکہ.....................ایک امریکی فوجی ٹینک تباہ.....................5 امریکی ہلاک

ادائیگی فریضہ جہاد پر اعتراضات اور اُن کا علمی محاکمہ

مولانا محمد عیسیٰ خان صاحب دامت برکاتہم العالیہ

الحاصل صلح حدیبیہ میں صلح کا مدار امر ربی تھا۔ ابوجندل رضی اللہ عنہ کو واپس کرنا ایفائے عہد تھا نا کہ کمزوری۔ معترضین نے اپنے ذہن میں یہ طے کر لیا ہے کہ واقعہ حدیبیہ کمزوری اور مجبوری کی وجہ سے پیش آیا۔ اسی کو ایک اصول بنا کر اس پر نتائج، اپنے مقاصد، مطالب اور مسئلہ کی بنیاد رکھی۔

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا می رود دیوار کج

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغمبر امن بنا کر بھیجا ہے، اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرکین مکہ کی طرف سے صلح کے پیغام کو قبول کرنے کا حکم دیا گیا:

وَإِن جَنَحُواْ لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ(الانفال: ۶۱)

''اور اگر وہ جھکیں صلح کی طرف تو آپ بھی جھکیں اس طرف اور بھروسہ کریں اللہ پر، بے شک وہی ہے سننے والا جاننے والا''۔

شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''مسلمانوں کی تیاری اور مجاہدانہ قربانیوں کو دیکھ کر بہت ممکن ہے کہ کفار مرعوب ہو کر صلح و آشتی کے خواست گار ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہے کہ حسب صواب دید آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی صلح کا ہاتھ بڑھا دیں۔ کیوں کہ جہاد سے خون ریزی نہیں، اعلائے کلمۃ اللہ اور دفع فتنہ مقصود ہے۔ اگر بدون خوں ریزی کے یہ مقصد حاصل ہو سکے تو خواہی نخواہی خون بہانے کی کیا حاجت ہے۔ اگر یہ احتمال ہو کہ شاید کفار صلح کے پردہ میں ہم کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں تو کچھ پروا نہ کیجیے۔ اللہ پر بھروسہ رکھیے۔ وہ ان کی نیتوں کو جانتا اور ان کے اندرونی مشوروں کو سنتا ہے۔ اس کی حمایت کے سامنے ان کی بدنیتی نہ چل سکے گی۔ آپ اپنی نیت صاف رکھیے''۔

برابری کی سطح پر استطاعت نہ ہونے سے جہاد ساقط نہیں ہوتا:

اعتراض: آج افغانستان کی مثال دی جاتی ہے۔ افغانستان پر قبضہ ہو گیا، عراق پر قبضہ ہو گیا، ساری امت پر جہاد فرضِ عین ہے۔ بالکل فرض عین ہے، اس میں کوئی شک نہیں لیکن یہ فرض عین اپنی شرط کے ساتھ ہے۔ فرض عین ہے تو ساتھ استعداد بھی ہو۔ استعداد نہیں ہے تو پھر صبر کرنا پڑے گا۔

الجواب: شروع میں جب روس اور اس کے ایجنٹوں نے افغانستان پر قبضہ کیا تو وہاں کے علما اور عامۃ المسلمین نے ان کی حکومت کو تسلیم نہیں کیا۔ ان کی قوت اور فوجی برتری کے باوجود جنگ شروع کر دی۔ ادھر علماے جہاد کا فتویٰ دیا، خصوصاً استاذی مولانا مفتی محمود رحمہ اللہ نے کہا کہ اس وقت افغانی' پاکستان کی جنگ لڑ رہے ہیں اور ان کا جہاد صرف اپنے ملک کے لیے نہیں، بلکہ اس میں پاکستان کا دفاع بھی ہے۔ عرب و عجم کے علما اور عام اہل اسلام نے بھر پور حصّہ لیا اور روسیوں کے چھکے چھڑا دیے۔ طالبان کا دور آیا، انہوں نے اسلامی حکومت قائم کی تو یہ فتح جہاد کے نتیجے میں حاصل ہوئی۔ اگر وہ استعداد کا انتظار کرتے جیسا کہ معترضین جہاد کے لیے شرط قرار دے رہے ہیں تو کبھی بھی فتح کا خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَأَعِدُّواْ لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ وَمِن رِّبَاطِ الْخَيْلِ (الانفال: ۶۰)

''تم کفار کے خلاف اپنی قوت مہیا کرو اور باندھے ہوئے گھوڑوں سے''۔

استعداد خود بخود حاصل نہیں ہوتی بلکہ اس کے لیے تیاری کی جاتی ہے اور تیاری بھی اپنی استعداد کے مطابق، نا کہ کفار کی طاقت کے ہم وزن اور اس کے برابر ہو کر۔ آج بھی افغانستان اور عراق میں مجاہدین' کفار کے خلاف برسرِ پیکار ہیں۔ وہ اپنی استطاعت وصلاحیت اور استعداد کے مطابق جنگ لڑ رہے ہیں۔ اکابر علمائے اسلام میں سے کسی ایک نے یہ نہیں کہا کہ ان حالات میں جہاد نہیں کرنا چاہیے اور ان کا یہ جہاد، جہاد نہیں ہے۔ معلوم نہیں کہ معترضین کے ساتھ وہ کون سے علما اور اہل فتویٰ کی جماعت ہے جو موجودہ حال میں لڑی جانے والی جنگ کو جہاد نہیں سمجھتی۔

جہاد میں اعلائے کلمۃ اللّٰہ کے ساتھ شہادت بھی مقصود بالذات ہے:

اعتراض: عزالدین بن عبدالسلام، وہ تو یہ کہتے ہیں کہ اعلائے کلمۃ اللہ کا تحقق نہ ہو رہا ہو تو قتال ویسے ہی ساقط ہے۔ صرف شہادت مطلوب نہیں ہے۔ مطلوب کسی غرض کے ساتھ ہے۔ ایوں جان گنوا دینے کا حکم نہیں۔

الجواب: قتال فی سبیل اللہ کے علاوہ دفاع بھی اسلام میں جہاد کہلاتا ہے اور کفار سے قتل کا بدلہ لینا بھی جہاد عظیم ہے۔ ایک قاصد کا بدلہ لینے کے لیے جنگ موتہ پیش آئی جس میں یکے بعد دیگرے تین کمانڈر شہید ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گورنر بُصریٰ

25 نومبر: صوبہ غزنی......ضلع مقر.........نیٹو سپلائی کا نوائے پر حملہ..........12 فیول بھرے ٹینکر ا.........سیکورٹی فورسز کی دو گاڑیاں تباہ

۲۶ ذوالحجہ کا سورج ڈھلے چند ساعتیں ہی گزریں تھیں...... یہ جمعۃ المبارک کا دن تھا جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے لیے 'یوم العید' قرار دیا ہے...... اس میں آنے والی ایک ساعت کے متعلّق فرمایا گیا کہ ''اس میں بندۂ مومن اپنے رب سے دنیا و آخرت کی جس بھلائی کا بھی سوال کرتا ہے، وہ اُسے عطا کی جاتی ہے اور یہ ساعت' غروب شمس سے (ذرا) پہلے ہے''...... اُدھر سورج غروب ہو چکا تھا اور اِدھر چند گھڑیوں پہلے کی گئی دعا رب کی بارگاہ میں قبولیت کی منازل طے کر چکی تھی...... اسی وقت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک مقبول بندے کو جنتوں کی منزلوں سے ہم کنار ہونے والے قافلے میں شامل فرما لیا...... اس 'یوم العید' کے غروب ہوتے سورج کی آخری شفق' مجاہدین و مہاجرین کے قائد کو حقیقی عید کی خوشیوں سے سرفراز ہوتا دیکھ رہی تھی۔ احدی الحسنیین میں سے ایک عظیم ترین حسنہ کا مستحق قرار پا کر خطہ محسود کا ایک اور جوانِ رعنا، اپنی نذر پوری کر کے دنیا و آخرت میں مسعود ہو گیا...... امیر حکیم اللہ محسود رحمہ اللہ امریکی جاسوس طیاروں کے میزائل حملے میں شہید ہو گئے۔ آپ رحمہ اللہ نے مختصر سی زندگی کو اپنے رب کے نام کیا تو اُس رب نے آپ کے نام اور کام سے اپنے دشمنوں کو بری طرح لرزا کر رکھ دیا...... آپ نے اپنے لمحاتِ زیست کا بیش تر حصہ اللہ کے راستے میں' اُس کے دشمنانِ دین سے جہاد و قتال کرتے صرف کیا......

بیس سال گزرے لیکن بوسنیا کے مسلمانوں پر ڈھائے گئے سربی صلیبیوں کے مظالم کی نشانیاں آج بھی باقی ہیں۔

گزشتہ ماہ چھ سو سے زائد مسلمانوں کی اجتماعی قبر دریافت ہوئی

ہم لڑ تو شام اور افغانستان میں رہے ہیں لیکن ہماری نظریں بیت المقدس پر ہیں

ہلمند میں مجاہدین کے ہاتھوں تباہ ہونے والی افغان فوجی گاڑی

صوبہ فاریاب کے علاقے میمانہ میں امریکی کانوائے پر مجاہدین کے حملے کے بعد لاشیں بکھری پڑی ہیں

بارودی سرنگ کا نشانہ بننے والی MRAP-RG گاڑی

بادغیس میں امریکی فوجی ایک بکتر بند گاڑی کے ملبے کا جائزہ لے رہا ہے

۲۸ اگست ۲۰۱۳ء کو لشکر گاہ میں تباہ ہونے والی امریکی MRAP گاڑی

قندھار میں تباہ ہونے والا امریکی CH-146 ہیلی کاپٹر

افغان پولیس کی گاڑی بارودی سرنگ کا نشانہ بننے کے بعد

یکم ستمبر۔ ننگرہار کے میئر کی گاڑی کو مجاہدین نے عین گورنر ہاؤس کے سامنے دھماکے سے اڑا دیا

۲ ستمبر کو مجاہدین نے طورخم میں نیٹو سپلائی بیس پر حملہ کر کے درجنوں کنٹینر تباہ کر دیے

۸ ستمبر ۲۰۱۳ء۔ میدان وردک میں NDS اور PRT کے مرکز پر حملے کے بعد کا منظر

۱۳ ستمبر ۲۰۱۳ء۔ ہرات شہر میں امریکی قونصلیٹ پر حملے میں ہلاک ہونے والا امریکی فوجی

۱۳ ستمبر ۲۰۱۳ء۔ ہرات شہر میں امریکی قونصلیٹ پر حملے میں تباہ شدہ گاڑی

۲۹ ستمبر ۲۰۱۳ء۔ امریکی فوج پکتیکا کا بیس کیمپ شرانہ چھوڑ کر فرار ہوگئی

16 اگست 2013ء تا 15 اکتوبر 2013ء کے دوران میں افغانستان میں صلیبی افواج کے نقصانات

فدائی حملے:	15 عملیات میں 39 فدائین نے شہادت پیش کی	گاڑیاں تباہ:	268
مراکز، چیک پوسٹوں پر حملے:	206	ریموٹ کنٹرول، بارودی سرنگ:	543
ٹینک، بکتر بند تباہ:	259	میزائل، راکٹ، مارٹر حملے:	88
کمین:	60	جاسوس طیارے تباہ:	0
آئل ٹینکر، ٹرک تباہ:	569	ہیلی کاپٹر و طیارے تباہ:	14
مرتد افغان فوجی ہلاک:	2791	صلیبی فوجی مردار:	726
سپلائی لائن پر حملے:	97		

کی طرف حضرت حارث بن عمیر ازدی رضی اللہ عنہ کو خط دے کر بھیجا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد موتہ کے مقام میں پہنچا تو شرحبیل بن عمرو غسانی نے اس کے قتل کا حکم دیا تو قاصد کی گردن اڑا دی گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا بہت سخت رنج ہوا اور اس پر بہت غم زدہ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قاصد حارث بن عمیر ازدی رضی اللہ عنہ کا بدلہ لینے کے لیے جمادی الاول ۸ ہجری میں ایک بہت بڑا لشکر تیار کیا جن پر یکے بعد دیگرے زید بن حارثہ، جعفر بن ابی طالب اور عبداللہ بن رواحہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو امیر مقرر کیا۔ جنگ کے مقام میں معلوم ہوا کہ ہمارا ایک عظیم لشکر سے مقابلہ ہے تو بحث چھڑ گئی کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد طلب کریں یا اس حال میں جنگ کریں۔ تو حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا:

''اے قوم! بخدا، وہ چیز جس کو تم ناپسند کرتے ہو، وہ ہے جس کے لیے تم گھر سے نکلے ہو شہادت کے طالب بن کر۔ ہم قوت اور کثرت کے بل بوتے پر قتل نہیں کرتے۔ ہم تو اس دین کی مدد سے قتال کرتے ہیں جس کی بدولت اللہ تعالیٰ نے ہمیں عزت دی۔ اور وہ دو خوبیوں میں سے ایک خوبی ہے، غلبہ یا شہادت۔ لوگوں نے اس کی تصدیق کی کہ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے سچ کہا۔ قتال کے ارادے سے چل پڑے اور بہت بڑے لشکر سے جنگ شروع کی''۔

اور ان کے کمانڈر حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے یکے بعد دیگرے جام شہادت نوش کیا۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ ''انسان اقدام کرتے ہوئے قتل کیا جاوے، یہ بہتر ہے''۔

تین ہزار مجاهدین نے ڈیڑھ لاکھ فوج کا مقابلہ کیا:

اس کے بعد حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو اُنہوں نے بالاتفاق کمانڈر مقرر کیا۔ آپ کی ہمت اور مہارت حربیہ کے باعث از سر نو جنگ شروع ہوئی اور یہ بچا کچھا لشکر ضائع ہونے سے بچ گیا۔ آخر تین ہزار کا لشکر دشمن کے ڈیڑھ لاکھ کے مقابلے میں کیا کچھ کر سکتا ہے؟ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جنگ کی کایا پلٹ دی اور رومیوں نے خیال کیا کہ مسلمانوں کی کوئی نئی کمک پہنچ گئی ہے۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ایک خاص انداز سے پیچھے ہٹے اور موتہ کے مقام میں پہنچ گئے۔ وہاں ٹھہرے، سات دن تک دشمن سے جنگ جاری رکھی۔ کفار اس خیال سے پیچھے ہٹنے پر مجبور ہوئے کہ مسلمانوں کی امداد تسلسل کے ساتھ جاری ہے، کہیں ہمیں صحرا و بیابان میں نہ دھکیل دیں جہاں ہم پھنس کر رہ جائیں اور خلاصی ممکن نہ ہو۔

حضرات معترضین! بتلائیے کہ استعداد کہاں گئی؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے نازک حالات میں اپنے ایک قاصد کا انتقام لینے کے لیے ایک بڑی جنگ لڑی، جس میں بڑے بڑے جرنیل صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین شہید ہوئے۔ دور افتادہ دشمن کی سرزمین میں ایک مختصر سی تین ہزار کی فوج بھیجی جس کا مقابلہ ڈیڑھ لاکھ فوج سے ہوا۔ وہاں پہنچ کر حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بے سروسامانی کی حالت میں اقدام جنگ کو اور شہادت کو پیش نظر رکھا۔ غزوات میں اعلائے کلمۃ اللہ کے ساتھ شہادت بھی مقصود بالذات ہے اور یہ بھی مقصود ہوتا ہے کہ مخلص مومنین اور منافقین کے درمیان تمیز ہو جائے۔ مال غنیمت اور فئے مقاصد میں داخل نہیں البتہ یہ بالتبع حاصل ہو جائیں تو انعام خداوندی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلِيَعْلَمَ اللّهُ الَّذِينَ آمَنُواْ وَيَتَّخِذَ مِنكُمْ شُهَدَاء وَاللّهُ لاَ يُحِبُّ الظَّالِمِينَ O وَلِيُمَحِّصَ اللّهُ الَّذِينَ آمَنُواْ وَيَمْحَقَ الْكَافِرِينَ (آل عمران: ۱۴۰، ۱۴۱)

''اور تاکہ اللہ تعالیٰ معلوم کرے ایمان والوں کو تاکہ تم میں کچھ شہید بنائے اور اللہ ظالموں سے محبت نہیں کرتے تاکہ اللہ تعالیٰ ممتاز کرے ان لوگوں کو جو تم میں سے ایمان لائے اور کافروں کا خاتمہ کر دے''۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

بقیہ: ہماری قربانی جمہوریت کے خلاف اور شریعت کے قیام کے لیے ہے

اگر ہماری کارروائیوں میں کچھ تاخیر ہوتی ہے تو وہ ناگزیر مصروفیات کی بنا پر ہے......وگرنہ بہت سے اہداف ہماری نظر میں ہیں اور ہم ان اہداف پر کارروائی کرنے بارے پرعزم ہیں......لہٰذا تم لوگ احتیاط کرو تاکہ ایسا نہ ہو کہ بعد میں کوئی تمہاری اشک شوئی کو بھی نہ آئے اور تم شکوے کرتے ہی رہ جاؤ......اللہ تعالیٰ کے سامنے تمہیں بھی پیش ہونا ہے اور ہمیں بھی اُسی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے......اسلام تمہارا بھی دین ہے اور ہمارا بھی دین ہے......لہٰذا کفر کے خلاف اس جنگ میں تم لوگ بھی اپنا کردار ادا کرو، اللہ تعالیٰ تم سے تمہاری صلاحیتوں کے بارے میں پوچھیں گے......ان صلاحیتوں کو کفر کے خلاف اور اسلام کی حمایت میں بروئے کار لاؤ......

اے میری قوم! یہ امریکی پالیسی ہے کہ فوج کو کفر کی فرنٹ لائن اتحادی بنا دیا گیا اور قوم کے خلاف استعمال کیا گیا......قوم کو آپس میں لڑوایا گیا......اپنے آپ کو اس جنگ سے نکالنے کے اسباب پیدا کیجیے وگرنہ دشمن آپ کی نسلوں تک کو معاف نہیں کرے گا......یقین کریں کہ اگر جرنیل آج لشکروں کو یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم اسلحہ دیں گے، پیسے اور ذرائع فراہم کریں گے تو وہ آپ کے دوست نہیں بلکہ آپ کو کھلا دھوکہ اور فریب دے رہے ہیں......آپ نے دیکھا نہیں کہ چار پانچ سالوں میں آپ کو کچھ بھی نہیں دیا گیا......اس لیے اللہ تعالیٰ کی دشمنی سے خود کو بچائیں اور یاد رکھیں کہ ہمارے فدائی مجاہدین ہر وقت اللہ اور اُس کے دین کے دشمنوں کے انتظار میں رہتے ہیں......

☆☆☆☆☆

28 اگست: صوبہ غزنی............امریکی فوجی مرکز پر 11 مجاہدین کا فدائی آپریشن............70 امریکی فوجی اور 39 افغان فوجی ہلاک......24 فوجی گاڑیاں، 2 ہیلی کاپٹر، 6 ٹینک تباہ

اہل یورپ سے جہاد.....فضیلت وتاریخ

مولانا ابوامامہ دامت برکاتہم العالیہ

اہل روم (یورپ) سے جہاد کے فضائل

نبی الملاحم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عہد رسالت میں روم کے خلاف جہاد کی ابتدا کی اور موتہ وتبوک کے مقام پر رومیوں کو شکست اٹھانا پڑی۔ روم کے خلاف جہاد کی فضیلت ایک ایسی مسلمہ حقیقت ہے جس سے کسی صاحب ایمان کو انکار نہیں۔ چنانچہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور حضرات تابعین رحمہم اللہ کے دور میں جتنا جوش وخروش روم کے خلاف جہاد کے محاذوں پر پایا گیا اور جس قدر عظیم المرتبت صحابہ روم کے خلاف جہاد میں شریک رہے۔ ویسا شرف جہاد کے کسی اور میدان کو حاصل نہیں رہا۔ خلیفۃ المسلمین سیدنا ابوبکرؓ کا قول مشہور ہے کہ ''روم کی ایک چوکی فتح کرنا مجھے فارس کا پورا ایک شہر فتح کرنے کی نسبت عزیز تر ہے۔''

خلیفہ دوم سیدنا عمر فاروقؓ نے اپنے دور خلافت میں مدینہ سے نکل کر اگر کسی طرف سفر اختیار کیا تو وہ سرزمین شام تھی جہاں اسلام کے شیر رومیوں کے خلاف برسرپیکار تھے۔ بہت سے فقہاومحدثین کرام نے صراحت کے ساتھ مسئلہ بیان کیا ہے کہ ہمارے دین میں روم (یورپ) کے خلاف جہاد کرنا، دنیا کی کسی بھی دوسری قوم کے خلاف جہاد کرنے کی نسبت افضل ہے، حدیث شریف کی کتب میں باقاعدہ اس پر باب باندھے گئے ہیں۔ چنانچہ صحاح ستہ کی معروف کتاب سنن ابی داؤد میں کتاب الجہاد کے تحت باقاعدہ ایک باب باندھا گیا ہے **''باب فضل قتال الروم علی غیرھم من الامم''**......

فقہ کی مشہور کتاب **المغنی لابن قدامہ** میں کتاب الجہاد کے تحت امام ابن قدامہ فصل باندھتے ہیں **''فصل : قتال اھل الکتاب افضل من قتال غیرھم''**...... یعنی اس بات کے بیان میں کہ اہل کتاب سے قتال کرنا دوسری اقوام سے قتال کی نسبت زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ (المغنی لابن قدامہ، ج۹ ص۱۶۵)

امام بخاری اپنی صحیح بخاری میں کتاب الجہاد کے تحت باب لائے ہیں **''باب ماقیل فی الروم''** یعنی روم سے قتال کی فضیلت میں کے بیان میں'

سنن ابی داؤد میں **''ناب فضل قتال الروم علی غیر ھم من الامم''** کے تحت امام ابوداؤد ایک حدیث لائے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام خلادؓ سے فرمایا تھا

ان ابنک کہ اجر شہید من، قالت : ولم ذاک یارسول اللہ!قال لانہ قتلتہ اھل الکتاب۔

''تیرے بیٹے کو دوہری شہادت کا ثواب ملا ہے۔ ام خلاد نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! وہ کیسے؟ فرمایا کیونکہ اس کو اہل کتاب نے قتل کیا ہے''۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیشن گوئیوں میں اسلام کی اس پہلی بحری فوجی مہم کی فضیلت فرمائی تھی جو قیصر روم کے پایہ تخت قسطنطنیہ کے خلاف کی جانا تھی، فرمایا کہ اس فوجی مہم میں شریک ہونے والا لشکر اسلام سارا کا سارا بخشا جائے گا۔ سلطنت روم کے پایہ تخت پر اسلامی مہم کی فضیلت حاصل کرنے کے لیے قسطنطنیہ پر حملہ کیا گیا ہے تو میزبان رسول حضرت ابوایوب، خالد بن زید انصاریؓ اپنے ایام ضعیفی کے باوجود اس جہادی مہم میں شریک ہوئے۔ یہاں تک کہ اسی مہم میں وفات پائی اور قسطنطنیہ کی فصیلوں باہر ہی مدفون ہوگئے ترکی کے دارالسلطنت استنبول میں سیاح آج بھی اس صحابی رسول کی قبر وہاں دیکھ سکتا ہے۔

امام ابن قدامہ نقل کرتے ہیں امیر المومنین فی الحدیث حضرت عبداللہ بن مبارک' مرو (خوارزم) کے علاقہ سے چل کر روم کے خلاف جہاد کے لیے جایا کرتے تھے، ان سے اس بارہ میں دریافت کیا گیا تو فرمایا (میں اس لیے شریک ہوتا ہوں کہ) یہ لوگ ہم سے دین کے معاملہ میں قتال کرتے ہیں:

''وکان ابن مبارک یاتی من مرو ولغز والروم فقیل لہ فی ذالک فقال ان ھؤیقاتلون علیٰ دین''

امام ابوداؤد کتاب الملاحم کے تحت ایک باب لائے ہیں **''باب ما یذکر من ملاحم الروم''** کہ یہ باب ان احادیث کے متعلق جن میں روم کے ساتھ عظیم جنگوں کی فضیلت آئی ہے۔

سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کے فضائل میں ایک فضیلت یہ بھی ہے کہ روم کے خلاف جہاد سپہ سالار تھے، انہوں نے روم پر بحری قوت کے ساتھ حملے کیے اور بحرابیض' (جسے بحرروم) بھی کہا جاتا ہے' میں اسلام کا علم لہرایا اور فاتح روم کہلائے۔ خلیفہ ہارون رشید کی بات معروف ہے کہ ایک سال وہ حج کے سفر پر نکلتا جہاں ہر مسلم خطہ کی نمائندہ حاضری سے اس کی ملاقات ہوتی اور ایک سال وہ رومیوں کے خلاف جہاد کے لیے نکلتا تھا۔ علاوہ ازیں اہل روم سے جہاد کے وہ فضائل جن کا تعلق آخری زمانہ میں کی جنگوں سے ہے ایمان افروز ہیں۔

آیئے! حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ان فضائل کو پڑھتے ہیں۔ نزول

28 اگست: صوبہ میدان وردک.........ضلع سید آباد.........مجاہدین کا ایک سپلائی قافلے پر حملہ.........11 فوجی ہلاک.........22 فوجی سپلائی گاڑیاں تباہ

عیسیٰؑ اورخروج دجال سے قبل حضرت محمد بن عبداللہ المہدی کا ظہور ہونا ہے حضرت مہدی کے دور میں اسلام اور کفر (اہل روم، یورپ) کی ایک عظیم الشان جنگ شام کے علاقہ اعماق (رابق) میں لڑی جائے گی جس کی خبر مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے دی۔ اس عظیم جنگ میں اہل اہل اسلام تین تہائیوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔

پہلی تہائی: وہ ہے جو جہاد پر قائم رہے گا اور اہل روم سے ٹکرائے گا۔ ان کے متعلّق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''من خیار اھل الارض یومئذ'' کہ وہ روئے زمین کے بہترین افراد ہوں گے''۔

دوسری تہائی: وہ ہے جو اس جنگ میں شہید ہو جائیں گے ان کے متعلّق رسالت مآب صلی اللہ علی وسلم کا ارشاد ہے افضل الشھداء عنداللہ کہ وہ اللہ کے نزدیک بہترین شہدا ہیں۔ اور فتح یاب ہونے والی تہائی کے بارہ میں فرمایا لایفتنون ابدا کہ وہ اس کے بعد کسی فتنہ میں نہ ہوں۔

تیسری دھائی: وہ بدبخت افراد ہیں جو جہاد سے رخ پھیر کر دنیاوی لذتوں میں مگن ہوں گے۔ ان کے متعلّق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''لایتوب علیھم ابدا'' کہ اللہ تعالیٰ کبھی ان کی طرف رجوع نہیں فرمائے گا اور ان کو توبہ کی توفیق نہ ہوگی۔ (صحیح مسلم ج ۲، کتاب الفتن والشراط الساعۃ)

قارئین کرام! ہر صاحب ایمان اس حدیث صحیح میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لسان نبوت سے صادر ہونے والے فضائل اور جہاد سے روگردانی والوں کے متعلّق وعید کو بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ مزید یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا'' کہ اس عظیم الشان جنگ کے اختتام پر یہ بات دنیا میں مشہور ہو جائے گی کہ دجال کا خروج ہو گیا ہے۔ اس بات کی تحقیق کے لیے مجاہدین اسلام کا ایک لشکر جو دس افراد پر مشتمل ہوگا، روانہ ہوگا۔ ان کے متعلّق ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ملاحظہ فرمائیں۔

انی لاعرف اسمائھم واسماء اٰبائھم والوان خیولھم خیوفورس علیظھر الارض یومئذ

''بے شک میں مجاہدین کے نام اور ان کے باپوں کے نام اور ان کے گھوڑوں کے رنگ جانتا ہوں ......وہ اس وقت روئے زمین کے بہترین شہسوار ہوں گے''۔ (صحیح مسلم ج ۲، کتاب الفتن والشراط الساعۃ)

اللہ اکبر کبیرا، یہ ایمان انگیز فضائل جہاد فی سبیل اللہ اور خداوند قدوس، ہر مسلمان کو جہاد فی سبیل اللہ کی توفیق مرحمت فرمائے۔ اور اس زمانہ میں ہونے والی عظیم رومی صلیبی جنگ میں کفار کے خلاف ترتیب پانے والی صفوں میں کسی طریقہ سے شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

☆☆☆☆☆

بقیہ: فریضۂ امر بالمعروف ونہی عن المنکر

لیکن اُن مسائل کے بارے میں امر بامعروف ونہی عن المنکر کرنا جو فروعی مسائل ہیں، جن مسائل کے لیے علمِ شرعی کی ضرورت ہو، فقہ کی ضرورت ہو، استنباط کی ضرورت ہو، جس کا تعیّن مقصود ہو کہ جائز ہے یا ناجائز...... یہ عامۃ المسلمین کا کام نہیں ہے...... یہ کام صرف اور صرف علما کریں گے...... بعض ایسے مسائل ہے جو جدید تمدن سے تعلّق رکھتے ہیں یا ایسے نازک مسائل جن کے لیے اجتہاد کی ضرورت ہے...... جنہیں عربی زبان میں 'نوازل' کہا جاتا ہے...... مثلاً کریڈٹ کارڈ کا مسئلہ ہے...... اب یہ ہر کسی کا کام نہیں کہ وہ اُس کے متعلّق فیصلہ ساز ادارہ بن بیٹھے کہ اسے کرو یا نہ کرو...... بنک کے ساتھ معاملات طے کرنے کے مسائل ہیں...... ان میں امر و نہی کرنا کسی جاہل کا کام نہیں ہے...... یہ اُن علما کا کام ہے جن کے پاس دونوں علم موجود ہوں...... اس بارے شرعی علم بھی پوری طرح رکھتے ہوں اور بینکنگ نظام کے بارے میں بھی مکمل آگاہی رکھتے ہوں......

اسی طرح تکفیر اور ارتداد کا مسئلہ ہے...... یعنی کن کن امور کے ارتکاب سے مسلمان کافر ہو جاتا ہے...... نواقض اسلام ہیں، کن کن صورتوں انسان دین اسلام سے خارج ہو جاتا ہے...... یہ ایسے مسائل ہیں جن کے لیے علم کا ہونا ازحد ضروری ہے...... جس کے لیے ایمانیات کے علم کی ضرورت ہے، عقیدے کے علم کی ضرورت ہے...... اس میں ہر فرد کو اجازت نہیں ہے کہ وہ احکامات صادر کرنے لگ جائے...... ایسا نہیں ہے جیسے آج کل بعض مجاہد ساتھی طرزِ عمل اختیار کرتے ہیں کہ کسی عالم دین کا کوئی خطبہ سنا، کوئی درس سنا یا کوئی پمفلٹ پڑھا اور مفتی بن گیا...... اور ہر ایک کے بارے میں فیصلے کرتا پھرے کہ فلاں! وہ تو کافر اور مرتد ہو گیا...... پھر لوگوں میں بھی ڈھنڈورا پیٹ رہا ہے کہ فلاں مرتد ہے، فلاں مرتد ہے...... بڑی بڑی ہستیوں اور بزرگوں کو دین سے خارج کیے جا رہا ہے...... یہ ہرگز ہرگز اس کا کام نہیں ہے...... تکفیر اور ارتداد کے معاملے میں تمام فیصلے اُس فرد کا کام ہے جس کے پاس علم العقیدہ ہو...... اتنی صلاحیت اُس کے پاس موجود ہو کہ وہ استنباط کر سکے اور پھر تطبیق بھی کر سکے......

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

''میں ساری دنیا کی سائنس و ٹیکنالوجی کو چیلنج کرتا ہوں، وہ ثابت کرے کہ دو آدمی ایک ہی جنگ میں ایک جیسے اسلحے سے مارے جاتیں ہیں، ایک کو مٹی میں رکھتے ہی اس سے بدبو آنا شروع ہو جاتا ہے اور اس کو کیڑے لگ جاتے ہیں۔ اور دوسرے سے خوشبوں آتی ہے اور تا قیامت اس کا جسد محفوظ رہتا ہے۔ کیا ہمارے حق پر ہونے کے لیے یہ دلیل کافی نہیں۔؟!''

استاد محمد یاسر شہید رحمۃ اللہ

30 اگست: صوبہ ہلمند .... ضلع نادعلی .... بارودی سرنگ دھماکہ .... دو امریکی ٹینک تباہ .... 5 امریکی فوجی ہلاک

افغانستان پر صلیبی حملے سے حاصل ہونے والے اسباق

القائد شیخ سیف العدل حفظہ اللہ

سابقہ گفتگو کا خلاصہ: ہم کہہ سکتے ہیں دشمن نے مندرجہ ذیل عمل کیا۔

۱۔**نفسیاتی جنگ**: اس میں حقائق بگاڑنا جھوٹ گھڑنا، دھمکی پمفلٹس تقسیم کرنا ذرائع ابلاغ کے ذریعے امریکی حملہ آوروں کو 'عظیم قوت' بنا کر پیش کرنا، اپنی عسکری صلاحیتوں اور ٹیکنالوجی کو کے رعب کو قائم کرنا، مجاہدین کی قیادت کے بارے میں معلومات فراہم کرنے پر لمبے چوڑے انعامات کے اعلان وغیرہ۔

۲۔**فضائی جنگ**: ہیلی کاپٹر، جیٹ طیاروں، C-130,B52 کروز میزائل، 7 ٹن وزنی بم کے ذریعے بنیادی ضروریات کے اداروں پر بم باری کرنا، زمینی جاسوسوں کے ذریعے رہنمائی حاصل کرنا، کمیونیکیشن آلات جام کرنے کی کوشش کرنا، شہروں اور عام بستیوں کو نشانہ بنانا، زمینی پیش قدمی کو سپورٹ کرنا۔

۳۔**زمینی پیش قدمی**: اس میں دشمن کا انحصار منافقین کی فوج پر ہوتا ہے جس کی مدد فضائی قوت سے کی جاتی ہے۔ یا دشمن کی اپنی فوج جس کے ہمراہ زمینی عسکری ساز و سامان اور فضائی مدد ہوتی ہے۔ یہ وہ فورسز ہیں جو اللہ کے فضل و احسان سے اب تک مجاہدین کے ساتھ ہونے والی کسی بھی ہونے والی دوبدو لڑائی میں کامیابی حاصل نہیں کر سکیں۔

امریکہ نے ہر طرح کے ہتھیار کو آزما کر اس جنگ میں اپنے اہداف حاصل کرنے کی کوشش کی۔ جس میں اسے بری طرح ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ جب کہ اس کے مقابلے میں ہم مجاہدین کے پاس موجود وسائل اور حربی آلات کا موازنہ امریکہ اور اُس کے حلیفوں سے کریں تو ہمارے سامنے ایک کے مقابل ہزار بلکہ شاید اس سے بھی زیادہ تناسب آئے گا۔ لیکن افغانستان پر ہولناک صلیبی کو دوسرا سال چل رہا ہے اور دشمن کی بے بسی واضح طور پر دکھائی دیتی ہے۔ مجاہدین کے خلاف کامیابیاں حاصل کرنا تو کجا ابھی تک وہ اپنی سکیورٹی اور حفاظت کو یقینی نہیں بنا سکا۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم دیکھتے ہیں کابل میں موجود لٹیروں کے گروپوں کے لیے کوئی واضح سیاسی پروگرام نہیں۔ افغانی صوبے جو طالبان کے دور میں متحد تھے، جن میں امن وامان قائم تھا آج ان کی صورت حال یکسر مختلف ہے۔ اسی طرح امریکیوں کی تمام سازشیں جو وہ ایجنٹ قیادت قائم پیدا کرنے اور افغانستان کو عدم استحکام کا شکار کرنے کے لیے کر رہے ہیں' اُن کے قبیح عزائم کو بے نقاب کر رہی ہیں۔ اس لیے امریکہ افغانی قوم میں اپنے بارے میں موجود نظریے کو بدل نہیں سکتا۔ اور یہ حقیقت ہے کہ کابل کی حکومت صرف اُس محل پر ہی کنٹرول قائم کر سکے گی جس میں وہ مقیم ہے۔ امریکہ کی اتحادی قوتیں آج افغانستان سے انخلا کے عذر تلاش کر رہی ہیں۔ جب کہ مجاہدین' اللہ کی مدد سے میدان میں ڈٹے رہیں گے اور قتال جاری رہے گا کبھی ختم نہیں ہو گا (انشاء اللہ)...... یہاں تک کہ افغانستان دوبارہ شریعت اور اسلام کی طرف لوٹ آئے۔

دوسرا حصّہ: وہ حکمت عملی جسے ہم نے صلیبی دشمن کے خلاف ترتیب دیا۔ ہم نے اپنی اس حکمت عملی میں کئی محوروں پر کام کیا۔

۱۔نفسیاتی جنگ کا محور:

ہم نفسیاتی رہنمائی میں اپنے دشمن سے بالکل مختلف تھے۔ ہمارا دشمن اپنی طاقت اور ٹیکنالوجی کے متعلّق جھوٹ گھڑنے، اپنی قوت کو بڑھا چڑھا کر بیان کرنے میں مگن تھا اور رعونت بھرے انداز میں دعوے کرتا پھرتا تھا کہ وہ کبھی مغلوب نہیں ہو سکتا، وہ اس لڑائی کو چند ہفتوں میں لپیٹ کر رکھ دے گا کیونکہ اس کے پاس وہ طاقت ہے جو ناممکن کو ممکن بنانے پر قادر ہے......وغیرہ۔ اس کی حکمت عملی کا مکمل انحصار مخالف کو دہشت زدہ کرنے پر تھا کیونکہ بزدل صلیبی اچھی طرح جانتے تھے اور اسی بنا پر سخت مایوسی کا شکار بھی تھے کہ جہاں کہیں ان کی فوج کو برسرِ میدان مجاہدین کا مقابلہ کرنا پڑا تو اُسے بُری طرح مات کھانا ہو گی۔

جب کہ مجاہدین نے خود کو اپنے رب سے جوڑنے اور اس کے ساتھ تعلّق استوار کرنے میں مصروف کر دیا۔ جب آپ کا بھروسہ ایسی ذات بابرکات پر ہو جو ہر قسم کی تنزلی سے پاک ہے، جو سب سے طاقت ور اور مضبوط ذات ہے' اور یقیناً وہ ذات ہمارے رب ہی ہے' تو ایسے میں آپ کے ہاں مایوسی اور ناامیدی کا گزر ہونا قطعی ناممکن ہے۔ ہماری حکمت عملی کی بنیاد مسلم مومن فرد کی تربیت پر تھی۔ غیب پر ایمان کے حوالے سے، اسے یہ باور کروانا تھا کہ اللہ کی کتاب میں جو افعال ہیں انہیں صرف اللہ رب العزت ہی کے حکم سے سرانجام دیا جاتا ہے، وہ اللہ رب العزت پاک ہے، وہی زندہ کرتا ہے وہی مارتا ہے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی عزت دیتا ہے اور وہی ذلیل کرتا ہے۔ سو یہ حقیقت ہر مجاہد کے دل میں گھر کر گئی کہ اگر امریکہ اور اس کے تمام حواریوں سمیت دنیا کی تمام طاقتیں بھی ملا کر ہمارے مقابل آ جائیں تو بھی وہی ہو گا جو اللہ رب العزت کا ارادہ اور منشا ہے۔

اس سلسلے میں ہم نے ایک پروگرام مرتب کیا جس کی ذمہ داری ''اللجنة الشرعية''میں موجود کچھ طلبا کو دی۔ ان کے ساتھ کچھ عرب بھائی تھے جنہوں نے ایک مسلسل مہم کے طور پر عملیات کے دوران اسے جاری رکھا۔ ان میں الشیخ ابو یوسف الموریتانی کو اللہ رب العزت نے شہدا میں چن لیا۔

(بقیہ صفحہ ۴۳ پر)

30 اگست: صوبہ میدان وردک..................ضلع نرخ..........مجاہدین کا نیٹو فوجی قافلے پر تعارض..........نیٹو سپیشل فورسز کے 8 ارکان ہلاک

دشمن اپنی ہمت اور حوصلہ ہار چکا ہے

صوبہ پکتیا کے جہادی مسئول مولوی عبدالکریم سے گفتگو

صوبہ پکتیا افغانستان کے مشرق میں واقع ہے۔جس کے مغرب میں صوبہ غزنی،جنوب میں پکتیکا اور خوست کے صوبے،مشرق میں پاکستان کے قبائلی علاقے کرم ایجنسی اور شمال میں لوگر کا صوبہ واقع ہے۔صوبہ پکتیا کا رقبہ ۶۴۳۲ مربع کلومیٹر اور آبادی پانچ لاکھ کے قریب ہے۔صوبہ پکتیا کا مرکز گردیز شہر ہے۔یہ صوبہ سید کرم،احمد آباد،جانی خیل،زرمت،ارمہ،احمد خیل،لجہ منگل،شواک،گردہ چیڑی،جاجی آریوب،چمکنی اور ڈنڈ و پٹان کے اضلاع پر مشتمل ہے۔

صوبہ پکتیا کا پرانا نام ''لویہ پکتیا'' ہے۔مگر بعد میں پکتیکا اور خوست کے نام سے دو صوبے اس سے الگ ہو گئے۔یہ صوبہ ایک پہاڑی علاقہ ہے۔اس صوبے کے زرمت اور سید کرم کے دو علاقے صرف میدانی علاقے ہیں اس کے علاوہ باقی تمام اضلاع پہاڑی علاقے ہیں۔اس صوبے کے اکثر پہاڑ سبز جنگلوں سے ڈھکے ہوئے ہیں۔صوبہ پکتیا روس کے خلاف جہاد کے دور میں مجاہدین کا ایک قوی مورچہ تھا۔اس صوبے کے پہاڑی علاقوں میں مجاہدین کے بڑے بڑے مراکز قائم تھے۔امریکہ کے خلاف جہاد میں بھی اس صوبے کے مجاہدین کا حصّہ بہت واضح اور قابل فخر ہے۔

میدان وردگ ضلع سید آباد کے رہائشی مجاہد مولوی عبدالکریم گذشتہ دو سالوں سے صوبہ پکتیا کے جہادی ذمہ دار کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے ہیں۔وہ حال ہی میں پکتیا کے گرم محاذوں سے لوٹے ہیں۔پکتیا کے جہادی حالات کے حوالے سے ان سے کی گئی گفتگو قارئین کے لیے پیش خدمت ہے:

سوال:محترم مولوی صاحب!سب سے پہلے آپ کو خوش آمدید کہیں گے۔آپ حال ہی میں جہاد کے گرم محاذوں سے لوٹے ہیں اور وہاں جہادی محاذوں میں جنگ کے بہت قریب رہ کر خدمات انجام دی ہیں،اس لیے سب سے پہلے پکتیا کے جہادی محاذوں کا آنکھوں دیکھا حال ہمیں سنائیں۔

جواب:**الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين وعلى آله واصحابه اجمعين۔**

سب سے پہلے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں،صوبہ پکتیا کے جہادی حالات کے متعلّق عرض کرتا ہوں،میں نے پکتیا کے مختلف اضلاع اور جہادی علاقوں کا دورہ کیا۔مجاہدین کے ساتھ محاذوں پر رہا،مجاہدین اور عوام سے ملا،دشمن کے حالات کا آمنے سامنے مشاہدہ کیا۔مجھے معلوم ہو گیا کہ الحمدللہ جہادی حالات ماضی کی بنسبت اس سال بہت اچھے اور مجاہدین کے حق میں ہیں۔

عسکری امور کی طرح مجاہدین کے عوامی امور بھی بہت منظّم تھے۔مجاہدین کثیر تعداد میں موجود ہیں۔حکومتی مراکز کے علاوہ پکتیا کے تمام اطرف میں موجود علاقے مکمل طور پر فتح ہو چکے تھے۔اس صوبے کا ایک ضلع ''ارمہ''،مکمل طور پر فتح ہو گیا ہے۔اس ضلع میں دشمن اور اس کے کٹھ پتلی انتظامیہ کا کوئی ایک فوجی بھی موجود نہیں۔صوبائی مرکز گردیز سمیت تمام اضلاع کے اکثر علاقے مجاہدین کے قبضے میں ہیں۔مثال کے طور پر پکتیا کے مغربی علاقوں کا ذکر کرتے چلیں۔مرکز گردیز سے لے کر صوبہ پکتیکا اور صوبہ غزنی کے سرحدوں تک کے پورے علاقے میں دشمن کا وجود صرف مرکز گردیز سے لے کر'شرنی' (ایک علاقے کا نام) تک کی شاہراہ پر ہے۔اس شاہراہ پر بھی دشمن نے قبضہ صرف اور صرف اپنے رسد کی ترسیل کے لیے جمایا ہوا ہے۔اور یہ آس پاس کا سارا علاقہ مجاہدین کے قبضے میں ہے۔

ایک اور اہم بات یہ ہے کہ دشمن کا جنگی مورال بالکل ختم ہو چکا ہے۔پہلے ہم دیکھتے تھے کہ دشمن مجاہدین کو ختم کرنے کے لیے بہت چھاپہ مار کارروائیاں کرتا اور تلاشیاں لیتا تھا مگر اب اس کی توجہ صرف اور صرف اس بات پر ہے کہ وہ اپنی حفاظت کیسے کرے۔مجاہدین سے وہ کوئی چھیڑ چھاڑ نہیں کرتا۔تو الحمدللہ عام حالات انتہائی خوشی کے قابل تھے۔مجاہدین کے سامنے کوئی مشکلات نہیں تھیں۔عوام کا تعاون بھی مجاہدین کے ساتھ تھا۔

سوال:مستقبل میں افغانستان کے مختلف علاقوں سے صلیبی افواج فرار ہونے کو ہیں۔صوبہ پکتیا کے بارے میں بتائیں کہ وہاں کتنے علاقوں سے اتحادی افواج فرار ہوئی ہیں؟

جواب:پکتیا میں بھی بہت سے علاقوں سے امریکی بھاگ گئے ہیں۔زرمت میں جہاں پہلے ان کے بہت سے کیمپ تھے اب صرف ایک کیمپ باقی ہے باقی سب کیمپ خالی کر دیے گئے ہیں۔پکتیا کے مشرقی اضلاع میں چمکنی،ڈنڈ و پٹان اور جاجی کے علاقوں میں دشمن اب صرف ایک شہرنو کے کیمپ میں دشمن موجود ہے۔گردیز اور خوست کے درمیان زدرانوں کے پہاڑی علاقوں میں ان کے بہت سے کیمپ تھے وہاں سے بھی فرار ہو گئے ہیں۔

امریکیوں کے فرار کے بعد مختلف علاقوں میں مجاہدین کا قبضہ مضبوط ہے۔پکتیا کے دو اہم شاہراہیں گردیز تا غزنی اور گردیز تا چمکنی کے راستے دشمن کے لیے مکمل طور پر بند کر دیے گئے ہیں۔اسی طرح دوسرے راستوں پر بھی مجاہدین کا قبضہ مستحکم ہے مجاہدین ان

31اگست:صوبہ ہلمند..................ضلع نہر سراج ....بارودی سرنگ دھماکہ..................ایک نیٹو ٹینک تباہ..................5 نیٹو اہلکار ہلاک

راستوں پر تلاشیاں لیتے ہیں، دشمن کے افراد کی نگرانی اور رسد کی منتقلی کی روک تھام کرتے ہیں۔

سوال: ہر موسم بہار میں دشمن اپنی فوجی طاقت دکھانے کے لیے آپریشن کا ایک سلسلہ شروع کرتا ہے۔ پکتیا میں دشمن کے آپریشن، چھاپوں اور فوجی حملوں کی صورتحال اس سال کیا رہی؟

جواب: جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ دشمن اپنی ہمت اور حوصلہ ہار چکا ہے۔ اس سے پہلے دشمن کے فضائی چھاپے اور رات کے اندھیرے میں کی گئی مجاہدین کی شہادت کے بڑے اسباب میں سے تھیں۔ اب یہ سب کچھ بالکل نہیں ہیں۔ دشمن صرف بغیر پائلٹ طیاروں کے ذریعے کوشش کرتا ہے کہ مجاہدین کو نشانہ بنائے مگر چونکہ مجاہدین انتہائی احتیاط سے کام لیتے ہیں اس لیے دشمن کے یہ آپریشن ناکام ہو جاتے ہیں۔

فوجی آپریشن کے متعلّق اتنا کہوں گا کہ اس سال دشمن کوئی قابل ذکر کامیابی حاصل نہیں کر سکا۔ ڈیڑھ ماہ قبل دشمن نے پکتیا ضلع زرمت میں صرف ایک سہ روزہ آپریشن کا اعلان کیا۔ اس آپریشن کے دوران میں اسی علاقے میں تھا۔ سہا کو کے علاقے میں جب دشمن کے ٹینک مجاہدین کے علاقے میں داخل ہوئے تو دو پہر سے شام تک ان پر 7 بڑے بم دھماکے ہوئے۔ جس میں ان کے ٹینک تباہ اور فوجی ہلاک ہو گئے اور انہیں سخت بھاری نقصان کا سامنا کرنا پڑا۔ انہی دھماکوں کے ساتھ ان کا آپریشن ایک دم رک گیا اور وہ کوئی پیش رفت نہ کر سکے۔ دشمن آئندہ کچھ دنوں میں محض اتنا کر سکا کہ اس علاقے سے انخلا کرے اور اپنے تباہ شدہ ٹینکوں کا ملبہ منتقل کرے۔

اسی طرح ضلع وزی زدران کے علاقے سرخجیلو میں داخلی فوجیوں کا ارادہ تھا کہ یہاں آپریشن کریں اور ایک کیمپ بنالیں۔ یہ داخلی فوجی اس علاقے میں انتہائی قوت سے آئے تھے مگر جہاں رہنے لگے وہیں محصور ہو کر رہ گئے، اب تک وہیں محصور ہیں اور کوئی کامیابی حاصل نہیں کر سکے ہیں۔

سوال: روزمرہ کی کارروائیوں اور دشمن کے نقصانات کے متعلّق آپ کی رائے کیا ہے، ماضی کی بنسبت ان میں اضافہ ہوا ہے؟ اسی طرح مجاہدین کے نقصانات کے متعلّق بھی تھوڑا سا آگاہ کریں۔

جواب: روزمرہ کی کارروائیوں میں تو ماضی کی بنسبت کافی اضافہ ہوا ہے اور دشمن کی حالت انتہائی کمزور ہے۔ یہاں تک کہ دشمن اب زمینی راستے سے کوئی آپریشن نہیں کر سکتا۔ روزمرہ کی کارروائیوں کی سطح تو ماضی کی بنسبت اس سال بڑھ گئی البتہ صلیبی دشمن کی ہلاکتوں اور زخمیوں میں کمی آئی ہوگی، اس لیے کہ اکثر صلیبی فوجی اکثر انخلا کر چکے ہیں۔ اور جو باقی رہ گئے ہیں وہ اپنے کیمپوں میں پڑے ہیں، کیمپ سے باہر آنے کا نام ہی نہیں لیتے۔ مجاہدین کے نقصانات کے متعلّق عرض کرتا چلوں کہ ماضی کی بہ نسبت مجاہدین کے نقصانات نہ ہونے کے برابر ہیں۔ اس لیے کہ پہلے دشمن کی جانب سے جو شدید تر حملے ہوتے تھے اور جن سے مجاہدین کو زیادہ نقصان ہوتا تھا وہ رات کے اندھیرے میں دشمن کے چھاپے تھے۔ امریکیوں کے انخلا کے ساتھ چھاپے بھی ختم ہو گئے ہیں۔

سوال: امریکی جارحیت پسند جو علاقہ خالی کر دیتے ہیں تو بڑی حد تک ان کا انحصار اربکیوں یا پولیس پر ہوتا ہے۔ بعض علاقوں سے امریکی اس وقت تک انخلا نہیں کرتے جب تک وہاں ان مسلح جنگجوؤں کو اپنی جگہ نہ بٹھا دیں۔ پکتیا میں بھی انہوں نے ایسا کوئی پروگرام بروئے کار لایا ہے؟ کیا وہاں بھی اربکیوں کے لشکر ترتیب دیے گئے ہیں؟

جواب: امریکا نے گذشتہ چند سالوں میں کوشش کی کہ پکتیا میں اربکیوں کے لشکر ترتیب دیں۔ مگر انہیں کوئی کامیابی نہیں ہوئی۔ البتہ حال میں جب امریکی فرار پر مجبُور تھے اور گذشتہ خزاں اور سرما کے موسم میں وہاں مجاہدین کی تعداد کم تھی تب امریکیوں نے بہت کوشش کی کہ اربکی پیدا کر دیں۔ ساری کوششوں کے باوجود پکتیا کے اکثر اضلاع میں انہیں کامیابی نہ ہوئی صرف اور صرف جانی خیل، جاجی اور چمکنی کے اضلاع میں انہوں نے محدود سطح پر اربکی پیدا کیے ہیں۔

مگر ان اربکیوں کی تعداد انتہائی کم تھی۔ جانی خیل میں انہوں نے صرف تین گاؤں، جو ضلعی مرکز کے اطراف میں واقع ہیں، وہاں اربکی پیدا کیے مگر الحمدللہ بہار کا موسم آتے ہی امارت اسلامیہ کے دعوت وارشاد پروگرام کے تحت ان اربکیوں پر محنت کی گئی جس کا نتیجہ بہت مثبت نکلا۔ اب جانی خیل اور جاجی میں وہ اربکی دوبارہ ہتھیار ڈال رہے ہیں۔ جانی خیل میں دو گاؤں کے اربکیوں نے اپنے ہتھیار مجاہدین کے حوالے کر دیے ہیں اور اپنے کیے پر پشیمان ہیں۔ ایک اور گاؤں کے اربکیوں نے بھی رابطہ کیا ہے ان شاءاللہ عنقریب وہ بھی مخالفت سے دست بردار ہو جائیں گے۔ جاجی میں بھی درجنوں اربکیوں نے ہتھیار ڈالے ہیں اور یہ سلسلہ ابھی جاری ہے۔ ہر روز کئی ایسے افراد جنہیں امریکیوں نے ہتھیار دے کر مسلح کیا تھا اب اپنا اسلحہ مجاہدین کے حوالے کر رہے ہیں۔ اب صرف پکتیا ضلع چمکنی کے شہرنو کے علاقے میں اربکی موجود ہیں۔ جانی خیل اور جاجی میں اربکیوں کے ہتھیار ڈالنے کے واقعات نے انہیں بھی متاثر کیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ اس علاقے میں بھی مشکل رفع ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کی مدد سے سے پکتیا میں دشمن پوری طرح ختم ہو گیا ہے اور مجاہدین اس پوزیشن میں ہیں کہ دشمن کا ایک طویل پروگرام صرف دعوت کے ذریعے ناکام کر دیں۔

سوال: عوام سے مجاہدین کے رابطے کے متعلّق اگر کوئی معلومات دیں کہ کیا عام لوگ مجاہدین سے محبت رکھتے تھے۔؟

جواب: امارت اسلامیہ کے صرف عسکری شعبے نہیں بلکہ عوامی خدمت اور رفاہ کے لیے عدالتی، تعلیمی اور اصلاحی خدمات بھی فعال طریقے سے جاری ہیں۔ عام لوگ جب حکومتی

31 اگست: صوبہ قندھار.........قندھار شہر ایک پولیس اسٹیشن پر فدائی مجاہد.....................20 پولیس اہل کار ہلاک

مظالم اور اس کے مقابلے میں مجاہدین کی صاف شفاف خدمات کو دیکھتے ہیں تو انتہائی خوشی محسوس کرتے ہیں۔

پکتیا میں تعلیمی کارکردگی کے حوالے سے کہوں گا کہ حکومت کے زیر قبضہ علاقوں میں بھی مکاتب قائم ہیں اور مجاہدین کی عمل داری والے علاقوں میں بھی۔مگر مجاہدین کے زیر تسلط علاقوں میں تعلیمی نظام حکومتی نظام تعلیم سے بدر جہا بہتر ہے۔کیوں کہ حکومتی علاقوں میں دوسرے اداروں کی طرح شعبہ تعلیم کے کارکن بھی خودسر اور اپنی مرضی کے مالک ہیں۔سکول میں استاد یا طالب علم کوئی حاضری دے یا نہ دے سب برابر ہے۔کوئی پوچھنے والا نہیں۔مگر مجاہدین اپنے مخصوص ذمہ داران کے ذریعے تعلیم کا شعبہ اپنی خصوصی نگرانی میں رکھتے ہیں۔اساتذہ اور طلبہ کی حاضری کی نگرانی کی جاتی ہے۔اور شعبہ تعلیم کے تمام قوانین پر عمل درآمد کرایا جاتا ہے۔اس لیے اب حکومتی اہل کار بھی اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ مجاہدین کے علاقے میں تعلیمی نظام بہتر ہے۔

اسی طرح قضاء کے حوالے سے مجاہدین نے ہر ضلع کی سطح پر تشکیلات اور عدالتیں قائم کی ہیں۔جن کے فیصلوں سے عام لوگ خوش ہیں۔کیوں کہ اس کے مقابلے میں کرزئی انتظامیہ نے کرپشن میں پوری دینا میں پہلا نمبر حاصل کیا ہے۔جس پر اب کسی افغان شہری کو اعتماد نہیں رہا۔

سوال: پکتیا کے عوام یا افغانستان کے عوام کے نام کوئی پیغام ہو تو فرمائیں؟

جواب: اپنے مسلمان عوام کے نام پیغام یہ ہے کہ جس طرح جارحیت کے گذشتہ بارہ سالوں میں آپ نے اپنا ہمت اور حوصلہ ہاتھ سے جانے نہیں دیا، آئندہ بھی اپنا جہادی ارادہ مضبوط رکھیں۔جس طرح اب تک مجاہد بن کر جیتے رہے اب بھی مجاہد بن کر رہو۔ہمارے عوام کو اس بات کی طرف متوجہ رہنا چاہیے کہ امریکی انتہائی بے رحم اور چالاک دشمن ہیں۔وہ شکست کھا چکے ہیں۔وہ ضرور کوشش کریں گے کہ اپنی سازشوں کے ذریعے افغانوں سے اپنا بدلہ لیں، ہمارے عوام ان سازشوں کی جانب متوجہ رہیں اور دشمن کو ہرگز موقع نہ دیں کہ وہ ہمارے ملک میں اپنے ارمانوں کی تکمیل کرسکیں۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: افغانستان پر صلیبی حملے سے حاصل ہونے والے اسباق

ان کا رمضان المبارک کے دوران میں ہر روز افطار سے قبل وائرلیس سیٹ پر پروگرام ہوتا جسے تمام بھائی سنتے ،ہمیں یہ جان کر بڑی حیرت ہوتی کہ ہمارے بہت سے افغانی بھائی (شہر میں بھی اور خط اول پر بھی) اسے سنتے اور بڑے شوق سے اس کے منتظر رہتے۔

حقیقت یہ ہے کہ ہم نے نفسیاتی پہلو پر اتنی توجہ مرکوز نہیں کی۔اس کی وجہ بہت سادہ سی تھی وہ یہ کہ ہم نے جوانوں کو جبری بھرتی نہیں کیا تھا۔ہم نے تو ان کے سامنے امت کا مسئلہ، جو کہ حقیقت میں ان کا ہی مسئلہ تھا، پیش کیا تھا۔چنانچہ اس بنیاد پر نوجوانان اسلام ہمارے پاس اسلام کی نصرت اور مسلمانوں کے دفاع کا داعیہ لے کر اور شہادت کی محبت سے سرشار ہو کر آئے تھے۔اسی طرح انہیں امریکیوں کے خلاف لڑائی کا جذبہ اپنے اجداد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے وراثت میں ملا تھا جو غزوہ بنی الاصفر (رومیوں کے خلاف ہونے والے معرکوں) میں شرکت کو دوسرے غزوات (جنگوں) پر ترجیح دیتے تھے۔

اس صورت حال کو مزید واضح کرنے کے لیے میں بتاتا چلوں کہ ہم نے قندھار ائیرپورٹ کے دفاع کا پروگرام گیارہ ستمبر کے مبارک حملوں سے دو ہفتے قبل شروع کیا۔ہمارے پاس ۲۵ بھائی تھے اور شہر میں ۵۰ بھائی ریزرو تھے۔اگلے دو ماہ میں یہ تعداد کئی گنا بڑھ گئی یہاں تک کہ رمضان المبارک میں ہمارے پاس ۸۰۰ مجاہدین تھے۔افغانستان میں پوری دنیا سے آنے والے مجاہدین کی تعداد بڑھتی جارہی تھی، رمضان کے پہلے ہفتے میں سرحد سے ہمارے بھائیوں میں سے ایک نے رابطہ کیا کہ اس کے پاس ۳۵۰ مجاہدین ہیں جو امت مسلمہ کے دفاع اور شہادت کے عظیم مرتبے کے حصول کے لیے اس معرکے میں شرکت کے حریص تھے۔چنانچہ یہی مجاہدین کے عظیم الشان موقف کی پشت پر جو طاقت و رقوت محرکہ کام کررہی تھی وہ یہی تھی۔یہی قوت ان مجاہدین کو وہ بوجھ برداشت کرنے کے قابل بناتی ہے جسے پہاڑ بھی نہیں اٹھا سکتے۔

اسی طرح شہید محمد عطاءؒ اور معرکہ گیارہ ستمبر کی مبارک عملیات میں شریک دیگر ابطال نے اس مبارک کارروائی کے ذریعے امت مسلمہ کے جوانوں میں جو شعلہ بھڑکایا ساری دنیا کی طاقت مل کر بھی اسے بجھا نہیں سکتی......اسی طرح ہر شہید جب اپنے رب سے ملتا ہے تو اس کا بابرکت خون اس کے پیچھے رہ جانے والے ساتھیوں کے لیے سب سے بڑا محرک ہوتا ہے۔شہدا کے جسموں سے مہکنے والی عمدہ خوشبو اور ساحرانہ مسکراہٹ نے شہادت کے حصول، اللہ سے اجر و ثواب کے حصول میں مقابلہ بازی کی آگ بھڑکادی۔کتنی ہی مرتبہ ایسا ہوا کہ میں نے مجاہدین کا جذبہ شہادت اور رب کی راہ میں جان لٹانے کا شوق دیکھ کر مختلف مجموعات کی قیادت کرنے والے ذمہ داران سے یہ استدعا کی کہ مجاہدین کی بہادری کو کنٹرول کریں، ایسا نہ ہو کہ وہ ہمارے بنائے ہوئے منصوبے کے برخلاف دشمن کا پیچھا شروع کردیں۔

☆☆☆☆☆

جس طرح پاکستان کا نظام کفری ہے اسی طرح ہندوستان کا نظام بھی کفری ہے، ہمارا اللہ تعالی سے عہد ہے کہ اگر ہمیں پاکستان میں اسلامی نظام کو نافذ کرنے کی توفیق ملی تو ان شاء اللہ ہماری اگلی منزل بھارت ہوگی، اور ان شاء اللہ وہاں بھی اسلامی نظام کو نافذ کریں گے۔
امیر محترم حکیم اللہ محسود شہید رحمہ اللہ

یکم ستمبر: صوبہ میدان وردک..........ضلع سید آباد..........مجاہدین کا نیٹو سپلائی قافلوں پر حملہ..........28 گاڑیاں تباہ..........19 سیکورٹی گارڈز ہلاک

دہشت گردی کا ڈھونگ، مذاکرات کا ڈھکوسلا...... پاکستان کا دینی طبقہ باخبر رہے!

مولانا انجینئر عبدالحق ہاشمی

آج پاکستان بنے چھیاسٹھ سال بیت چکے ہیں۔ الحمدللہ پاکستان کا دینی طبقہ آج بھی یہاں عددی اکثریت کی بنا پر اپنی خاص حیثیت اور پہچان رکھتا ہے۔ البتہ یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ کیا دینی طبقے کے مقام اور حیثیت میں پچھلے چھیاسٹھ سالوں میں اضافہ ہوا ہے یا کمی واقع ہوئی ہے؟ جب تک ہم اس سوال کا جواب معلوم نہیں کریں گے، اپنے حالات کا درست تجزیہ کرنے سے قاصر رہیں گے اور نتیجتاً آئندہ کے لیے درست لائحہ عمل طے نہیں کر پائیں گے۔

دینی طبقے کے پیشِ نظر مملکت کے حصول کا اساسی مقصد:

اس سے قبل جس چیز کی طرف توجہ رہنی چاہیے، وہ یہ اساسی نکتہ ہے کہ پاکستان کے قیام کے لیے دینی طبقے نے جو جدوجہد کی تھی، وہ ایک مقصد کے تحت کی تھی کہ ایک ایسی مملکت حاصل کی جائے جہاں اسلامی قانون کی بالادستی ہو اور جہاں شریعت کا نفاذ ہو۔ اسی مقصد کی خاطر دینی طبقے نے قربانیاں دیں اور آج تک دیتا چلا آرہا ہے۔ کیونکہ دینی طبقے کی حیثیت کا تعلّق اس کی کارکردگی کے ساتھ منسلک ہے اور کارکردگی کا اندازہ مقصد کے حصول یا عدمِ حصول سے لگایا جاتا ہے۔

چھیاسٹھ سال...... دینی طبقے کے زوال کی کہانی:

اگر ہم اپنی سابقہ چھیاسٹھ سالہ تاریخ پر نگاہ دوڑائیں تو ہر دیندار صاحبِ عقل وفہم یہ نتیجہ بآسانی اخذ کرلے گا کہ ہمارے دینی طبقے کی جو حیثیت قیامِ پاکستان کے وقت تھی جب کہ حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن رحمہ اللہ اور حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کے جانشین، شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ کی قیادت میں دینی طبقہ متحد تھا، وہ آج قطعاً نہیں جب کہ آج کا دینی طبقہ مختلف النوع تقسیمات کا شکار ہے اور کسی جگہ اس کی درست ترجمانی کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ پاکستان بنتے ہی یہاں اقتدار مسلم لیگ کے ان لوگوں کے ہاتھ آگیا جو نام کی حد تک دین کی بات کرتے تھے، تاہم تہذیب وثقافت میں خالص مغربی سیکولر تھے۔ اس وقت سے پاکستان میں سیکولر طبقے اور دینی طبقے کی جنگ جاری ہے۔ اگر ہم اس تعبیر سے اپنے سابقہ چھیاسٹھ سالوں کا تجزیہ کریں گے تو بڑی آسانی سے اپنے سوال کا جواب حاصل کرلیں گے۔ اور اگر آج کوئی پاکستان میں سیکولر طبقے اور دینی طبقے کی جنگ سے انکار کرتا ہے تو یقیناً وہ حقیقت سے انکار کرنے والا دل کی بصیرت سے محروم شخص ہے۔

تاریخ اور اسباب:

یہاں ہم مختصر انداز میں تاریخ کا تذکرہ کرتے ہوئے ان اسباب کی نشاندہی بھی کریں گے جن کے سبب آج پاکستان کا دینی طبقہ زوال کی طرف گامزن ہے، اور اگر اس بات کا شعور پیدا نہ کیا گیا تو کچھ معلوم نہیں کہ اگلے کچھ عرصے میں پاکستان 'کمال اتاترک کے ماڈرن ترکی اور جمال عبدالناصر کے مصر کا نقشہ پیش کررہا ہو اور یہاں کا دینی طبقہ اپنی سابقہ ڈیڑھ صدی کی قربانیوں سے ہاتھ دھوکر، اتنے ہی تجربے اور کوشش سے تہی داماں ہوکر، نئے سرے سے کوئی محنت شروع کررہا ہو۔ پاکستان کے دینی طبقے کو اس انجامِ بد سے ڈرنا چاہیے اور آج ہی اپنا درست تجزیہ کرکے آپس میں متحد ہوکر درست لائحہ عمل اختیار کرنا چاہیے۔

پاکستان بنتے وقت علمائے کرام نے مسلم لیگ کی حمایت محض ایک نکتے کی بنا پر کی تھی کہ وہ پاکستان کی صورت میں علیحدہ خطہ لے کر وہاں اسلامی قوانین کا اجرا کریں گے اور شریعت کا نفاذ کریں گے۔ اسی نکتے پر محمد علی جناح نے اتفاق کیا تھا۔ البتہ محمد علی جناح کے بعد مسلم لیگ کی قیادت نے یہاں دین کے نفاذ کے معاملے میں پس وپیش سے کام لینا شروع کردیا، جس پر علمائے کرام نے انکار کیا اور جب مسلم لیگ نے دیکھا کہ ایسے میں حالات ان کے کنٹرول سے نکل جائیں گے کیونکہ اس وقت کے پاکستان میں اصل قوت دینی طبقہ تھا، لہٰذا اس نے علمائے کرام کو بٹھایا کہ وہ مملکت کے لیے رہنما اصول متعین کریں۔ اسی بنا پر علمائے کرام نے قراردادِ مقاصد مرتب کی اور اس کے مرتب کرنے والوں میں علامہ شبیر احمد عثمانی، مولانا سید سلیمان ندوی، مفتی محمد شفیع رحمہم اللہ وغیرہ شامل تھے۔ یہاں سے پاکستان کے سیاسی حالات ایک نئے رخ لیتے ہیں۔ یوں بظاہر نظر آرہا ہوتا ہے کہ اب پاکستان میں اسلام کے نفاذ کی طرف قدم بڑھا ہے جس کی وجہ سے دینی طبقہ پاکستان میں چلنے والے سیاسی نظام پر اعتماد کرلیتا ہے۔ لیکن یہیں سے مسلم لیگ کا سیکولر طبقہ اپنی چال کا آغاز کرتا ہے کہ وہ دینی طبقے کا اعتماد بٹھا لینے کے بعد عملی دنیا سے قراردادِ مقاصد کو کوسوں دور رکھتا ہے اور یہ بات کوئی ایسی نہیں جس کے لیے شواہد اور ثبوت جمع کیے جائیں۔ پاکستان کی تاریخ خود کافی ہے ثبوت کے طور پر، کہ اس کے بعد سے یہاں ایک حکم بھی اسلامی ہونے کی وجہ سے نافذ نہیں ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں کے عائلی قوانین، فوجداری قوانین، معاشی قوانین اور معاشرتی اقدار کہیں بھی تو اسلام نہیں۔

پس معلوم ہوا کہ قراردادِ مقاصد کو پاکستان پر مسلط سیکولر طبقے نے محض ایک

یکم ستمبر: صوبہ زابل..................ضلع قلات شہر..................مجاہدین کے اعلیٰ فوجی وسول عہدے داروں پر حملے..................2 کمانڈروں سمیت 8 فوجی ہلاک

دھوکے کے طور پر استعمال کیا اور اس کے ذریعے درج ذیل فوائد حاصل کیے:

ا۔اپنے بے دین تشخص کو اسلامی رنگ دیا،

۲۔دینی طبقے کا ملک میں جاری سیاسی نظام پر اعتماد قائم کیا،

۳۔دینی طبقے کو سیاسی نظام میں شامل کرنے میں کامیابی حاصل کی۔

یوں مجموعی طور پر قراردادِ مقاصد کے بعد دینی طبقے کی نفاذِ اسلام اور نفاذِ شریعت کی تحریک سستی کا شکار ہو گئی، اور اس کے مقابلے میں سیکولر سیاست اور لادینیت کی تحریک پوری رفتار کے ساتھ گو خاموشی سے آگے بڑھنے لگی۔

اگر کوئی اس کی بھی دلیل چاہتا ہے تو آئندہ آنیوالے حکمرانوں غلام محمد سے لے کر مشرف تک ہی کو دیکھ لے، کہ وہ کس بود و باش کے لوگ تھے۔کیا ہمارا دینی طبقہ ان میں سے کسی ایک کے بارے میں بھی یہ کہہ سکتا ہے کہ وہ دین دار تھا۔یقیناً اس کا جواب نفی ہی میں دیا جائے گا۔

پھر ایک اور دلیل کے طور پر ملک کے عمومی حالات ہی کو دیکھ لیں۔تعلیم کی بات کرتے ہیں تو دو پہلوؤں پر غور کر لیں کہ اول، کس طرح عصری تعلیم کے ذریعے بے دینی کو فروغ دیا گیا اور اب کیا نمونے ہمارے معاشرے میں گردش کر رہے ہیں اور دوم، اس کے مقابلے میں مدارسِ دینیہ کو بے حیثیت کیا گیا اور معاشرے میں علما و طلبائے دین کو ذلیل کیا گیا۔اسلامی قوانین کی بات گزر چکی، اتنا اضافہ کر دوں کہ حدود آرڈیننس، زنا آرڈیننس، آزادی حقوقِ نسواں بل جیسے غیر شرعی کفری قوانین نافذ کیے گئے، اور حسبہ بل جو کہ شریعتِ اسلامیہ کے ایک چھوٹے سے جزو سے متعلّق تھا تک کو نافذ نہ ہونے دیا۔ختمِ نبوت کے عقیدے تک کے لیے اسی پاکستان میں دینی طبقے کو ایک سے زائد مرتبہ اٹھنا پڑا۔یہ تمام مظاہر اس بات کو ثابت کرنے کے لیے کافی نہیں، کہ پاکستان بننے کے بعد سے آج تک یہاں جاری سیکولر اور دینی طبقے کی جنگ میں دینی طبقہ مسلسل شکست سے دوچار ہو رہا ہے اور سیکولر تحریک آئے روز اپنی رفتار میں اضافہ کرتی چلی جا رہی ہے۔اسی بات کا اظہار کرتے ہوئے آج علمائے پاکستان کے سرتاج حضرت مولانا سلیم اللہ خان دامت برکاتھم فرماتے ہیں:

> ''کبھی بھی سنجیدگی کے ساتھ نہ یہاں قرآن وسنت کا نظام نافذ کرنے کی کوشش کی گئی، نہ عدل وانصاف کی حکمرانی قائم ہوئی، نہ اسلامی علوم کی سرپرستی کی گئی اور نہ اسلام کو بالادستی عطا کی گئی بلکہ اس عرصے میں غیر اسلامی نظامِ تعلیم اور فرنگی معاشرت وثقافت کے ذریعے تین نسلیں وہ تیار کی گئی ہیں جو اسلام کے متعلّق یا تو شک وشبہ کا شکار ہیں یا پھر کھلم کھلا بغاوت پر آمادہ ہیں''۔(صدائے حق،ص ۱۳۱)

لہٰذا اس نکتے کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ قراردادِ مقاصد نے دینی طبقے کی تحریک کو مہمیز دینے کی بجائے اسے سستی کا شکار کر دیا۔گو یہ روایات میں آتا ہے کہ اس کے بعد بھی جب پاکستان کے مقتدر طبقے نے نفاذِ اسلام سے ہاتھ کھینچا تو وہی علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ جو تحریکِ پاکستان میں پیش پیش تھے، جنہوں نے سب سے پہلے پاکستان کا پرچم لہرایا، وہی ان اسمبلیوں اور مقتدر طبقے سے مایوس ہو کر ان کے خلاف اور نفاذِ اسلام کے لیے تحریک چلانے کے لیے نکل کھڑے ہوئے تھے اور علمائے کرام کو جمع کر رہے تھے، کہ اسی دوران انہیں اجل کا پیغام آ گیا۔تاہم ان کی آواز دوبارہ دینی طبقے کی آواز نہ بنی اور معظم دینی طبقہ پاکستان میں جاری سیاسی نظام کا حصّہ بن گیا جب یہاں موجود عصری دینی جماعتوں نے جمہوری سیاست میں حصّہ لینے کا اعلان کیا۔

پس یہ جمہوری سیاست ہی کافی رہی پاکستان کے دینی طبقے کو منتشر کرنے اور ٹوٹ پھوٹ کا شکار کرنے کے لیے، کیونکہ ایک سے زائد جماعتوں کا بننا اور پھر بعد کی سیاست میں مختلف مفادات کے تحت مخالف اتحاد بنانے نے دینی طبقے کی رہی سہی وقت کو بھی توڑ ڈالا۔یوں دینی طبقہ خود تو اس جنگ میں کمزور پڑا ہی، لیکن اس سے بڑا ظلم یہ ہوا کہ وہ اسی نظام میں گھل کر اپنے اصلی مقصد کو ہی بھول گیا کہ پاکستان میں نفاذِ شریعت کرنا ہے۔

یوں اگر ہم پاکستان کے دینی طبقے کے زوال کے اسباب نکات میں لکھنا چاہیں تو درج ذیل بنیں گے:

ا۔پاکستان کے سیکولر مقتدر طبقے پر اعتماد

۲۔پاکستان میں انگریز سے مستعار لی گئی سیکولر سیاست میں شمولیت

۳۔پاکستان کی سیکولر سیاست میں شمولیت کے سبب تفرقہ بازی

۴۔سیاسی دھارے میں شمولیت کے سبب اصل مقصد سے پہلوتہی

۲۰۰۱ء کے بعد کے حالات اور نفاذِ شریعت کی تحریک:

پاکستان کے یہی حالات ۲۰۰۱ء تک چلتے رہے، جب مجاہدین کے حملے کے بعد امریکہ نے امارتِ اسلامیہ افغانستان پر حملہ کر دیا۔یہاں سے عالمی حالات میں تبدیلیاں رونما ہونا شروع ہوئی جس کے اثرات پاکستان کے داخلی حالات پر پڑنا یقینی تھے۔جب عالمی سطح پر امتِ مسلمہ میں امریکہ ومغرب کے خلاف نفرت بھڑ اٹھی اور جہاد کا غلغلہ اٹھا تو پاکستان کے دینی طبقے میں سے بہت سے لوگوں نے اسے اپنایا۔پھر چونکہ پڑوسی ملک میں جہاد شروع ہو گیا تھا تو سابقہ روس کے خلاف جہاد کی طرح اب کی مرتبہ بھی پاکستان کے دینی طبقے میں سے بہت سے لوگوں نے اس کا ساتھ دیا۔تاہم اس دفعہ چونکہ پورا عالمِ کفر ہی افغانستان پر پل پڑا تھا، پاکستان کا مقتدر طبقہ بھی اسی کا فرنٹ لائن اتحادی بن گیا، اور روس کی دفعہ میں جو ریاستی آزادی میسر تھی، وہ اب ریاستی جبر کی صورت اختیار کر چکی تھی۔نتیجتاً پاکستان کے دینی طبقے میں سے اب کی دفعہ جو افغانستان میں جہاد اور

2 ستمبر:صوبہ ننگر ہار......ضلع طورخم...........مجاہدین کا نیٹو سپلائی اڈے پر فدائی آپریشن...........260 سامان سے لدے ٹرالر، گاڑیاں، ٹینک اور مائن ڈیٹیکٹر تباہ 13 فوجی ہلاک، زخمی

عرب مجاہدین کے تعاون پر کمر بستہ ہوا، اسے پاکستان کے مقتدر سیکولر طبقے نے آڑے ہاتھوں لیا۔اس اقدام نے یہاں کے مقتدر طبقے کی اسلام دشمنی کو واضح کر دیا، یوں پاکستان میں مخاصمت کا عمل شروع ہوگیا اور دینی طبقے اور سیکولر طبقے کی جاری جنگ میں تیزی آ گئی اور وہ جو پہلے سرد جنگ کی صورت میں تھی، اب گرمی میں بدلنے لگی۔ پاکستان کے غیور قبائلی مسلمانوں جو قیامِ پاکستان سے ہی یہاں کے دینی طبقے میں خاص حیثیت رکھتے ہیں نے اپنی سابقہ روایات کے مطابق دین کے رشتے کو مقدم رکھتے ہوئے مجاہدین کا ساتھ دیا اور پاکستان میں نفاذِ شریعت کے اپنے اساسی مقصد کی تجدید کی۔ اسی کے خلاف پاکستان کا مقتدر طبقہ آپریشن پر آپریشن کرنے لگا اور انہیں ڈرون کے ذریعے نشانہ بنوانے لگا۔

یہ بہت واضح منظر نامہ تھا، تاہم افسوس اس وقت ہوا جب پاکستان کے دینی طبقے میں سے کچھ گروہوں نے اس کے بجائے کہ وہ دین کی بنیاد پر دینی طبقے کا ساتھ دیتے، پاکستان کے سیکولر مقتدر طبقے کا ساتھ دینا شروع کر دیا۔ یہاں سے معاملہ گھمبیر ہوگیا اور پاکستان کا دینی طبقہ داخلی انتشار کا شکار ہوگیا۔اس منظر نامے کو سمجھنا اس لیے ضروری ہے کہ دینی طبقے کو مکمل طور پر توڑ دینے (dismantle) کی کوشش کی جا رہی ہے۔اور دینی طبقے کو یہ بات بھی سمجھنی چاہیے کہ ان کی نجات ان کے اتحاد اور پاکستان میں نفاذِ شریعت اور نفاذِ اسلام کے مقصدِ اساسی سے وابستگی میں ہے جسے طے کر کے قیامِ پاکستان کی جدوجہد کی گئی تھی، نہ کہ ان کی نجات پاکستان میں جاری سیکولر سیاست اور سیاسی نظام سے وابستگی میں ہے۔

دینی طبقے کے عدمِ اتفاق کا فائدہ اٹھاتے ہوئے پاکستان کے مقتدر لادین طبقے نے لال مسجد اور جامعہ حفصہ کو گولہ و بارود سے بھون کر رکھ دیا، عبدالرشید غازی رحمہ اللہ اور ہزاروں طلبہ و طالبات کو شہید کر دیا، جب کہ پاکستان کے پورے دینی طبقے نے اس کا مشاہدہ کیا۔ یہ ایک واقعہ دینی طبقے کی عبرت کے لیے کافی تھا، کہ خدارا آپس میں جڑ جائیں اور پاکستان مین نفاذِ اسلام کے مقصد سے وابستہ ہو جائیں جسے قیامِ پاکستان کے وقت طے کیا گیا تھا۔ تاہم پھر بھی دینی طبقہ بیدار نہ ہوا، اور علما و طلبا کی بابرکت تحریک سے ہاتھ دھو بیٹھا۔

پھر اسی عدمِ اتفاق کا فائدہ اٹھاتے ہوئے پاکستان کے مقتدر طبقے نے تین مرتبہ وزیرستان کے غیور مسلمانوں کے خلاف آپریشن کیا۔ اسی طرح ۲۰۰۹ء میں اسی مقتدر لادین طبقہ نے دینی طبقے کو مولانا صوفی محمد صاحب کی تحریکِ نفاذِ شریعتِ محمدی اور سوات کے طالبان کے خلاف کر دیا تھا، حالانکہ ہر صاحبِ عقل و فہم جانتا ہے کہ حکومت اور فوج نے مذاکرات کا محض ڈھونگ رچایا تھا، جب کہ آپریشن کی تیاری پہلے سے مکمل تھی۔ تاہم افسوس کی بات ہے کہ دینی طبقے کے عدمِ اتفاق نے مقتدر لادین طبقے کو اتنا بڑا ظلم کرنے کا موقع دیا، سیکڑوں مسلمانوں کو شہید کیا گیا، علمائے کرام کو تڑپا تڑپا کر شہید کیا گیا اور کتنے ہی مرد اور عورتیں آج تک لاپتہ ہیں۔ سوات آج بھی اس کی آگ میں جل رہا ہے اور دینی طبقے کا ایک بازو اس سے کاٹ لیا گیا ہے۔ اس عدمِ اتفاق کی بنیادی وجوہات وہی بنیں جن کا ذکر ہم نے زوال کے اسباب میں کیا ہے؛ یعنی پاکستان کی سیکولر سیاست سے وابستگی اور مقتدر سیکولر طبقے پر اعتماد۔

ن لیگ کی حکومت، کیانی کی فوج، مذاکرات کا ڈھونگ:

آج ایک مرتبہ پھر پاکستان کا مقتدر طبقہ جس کی زمام ن لیگ اور اشفاق پرویز کیانی کے ہاتھ میں ہے، دینی طبقے کے بازو طالبان کو دہشت گردی کے نام پر ان سے کاٹنے چلا ہے۔ اب کی مرتبہ بھی پہلے ہی طرح منصوبہ بنایا گیا ہے۔ بظاہر اے پی سی بلا کر یہ اظہار کیا جا رہا ہے کہ سب کا اس پر اتفاق ہے کہ طالبان کے ساتھ مذاکرات کیے جائیں، لیکن پسِ پردہ آپریشن کی تیاریاں پوری کی جا چکی ہیں اور کوہاٹ میں باقی تمام جگہوں سے اسلحہ و افراد کو جمع (reinforce) کر دیا گیا ہے۔ جس طرح سوات میں کیا گیا کہ پہلے میڈیا کمپین چلائی گئی کہ حکومت تحریکِ نفاذِ شریعتِ محمدی اور طالبان سے مذاکرات کر رہی ہے، اور جب وہ مذاکرات کے لیے بیٹھے اور انھوں نے شرعی عدالتوں کو بااختیار بنانے کی بات کی تو میڈیا میں ان کے خلاف مذاکرات سے پہلوتہی کا الزام لگا کر آپریشن شروع کر دیا گیا۔

اب بھی مقتدر طبقے کی یہی چال نظر آ رہی ہے کہ مذاکرات کے نام پر مسلمانانِ پاکستان کو مطمئن کیا جائے۔ حالانکہ ہر صاحبِ عقل و فہم جانتا ہے کہ مذاکرات کے لیے حکومت یہ شرط عائد کر رہی ہے کہ آئین و قانون کی بالادستی تسلیم کی جائے، جب کہ دینی طبقہ جانتا ہے کہ آئین و قانون کا ہی تو مسئلہ ہے کہ اسے اسلامی بنایا جائے، ایسے میں مذاکرات کا کیا مطلب؟ پھر وہی ہوگا کہ مسلمانانِ پاکستان کے سامنے میڈیا کے ذریعے شور مچائیں گے کہ یہ طالبان مذاکرات نہیں کرنا چاہتے لہٰذا آپریشن کرنا ضروری ہے، اور آپریشن شروع۔

پس پاکستان کے دینی طبقے کو بالخصوص اور مسلمانانِ پاکستان کو بالعموم سمجھنا چاہیے کہ یہ پاکستان کے مقتدر سیکولر طبقے کی چال ہے اور کیوں نہ ہو، جب کہ وہ دیکھ رہے ہیں کہ امریکہ کے افغانستان سے نکل جانے کے بعد اور امیر المومنین ملا محمد عمر حفظہ اللہ کی قیادت میں امارتِ اسلامیہ افغانستان کے قیام کی صورت میں اس خطے میں اہلِ دین حضرات اور دینی طبقے کو کس قدر تقویت ملنے والی ہے، جس کے نتیجے میں بلاشک سیکولر بے دین لوگوں کا اقتدار خطرے میں پڑ جائے گا۔ لہٰذا وہ جولائی ۲۰۱۴ء سے قبل پاکستان کے دینی طبقے خاص طور پر مجاہدین کے خلاف فیصلہ کن معرکہ لڑنا چاہتے ہیں کہ امریکی انخلا سے قبل ان کی قوت کو مزید توڑ دیا جائے، تاکہ آئندہ کے لیے ان کا سیکولر نظام محفوظ ہو سکے اور نفاذِ اسلام کی خواہشات دم توڑ جائیں۔

(بقیہ صفحہ ۵۰ پر)

2 ستمبر: صوبہ ننگر ہار..........ضلع چپرہار..........بارودی سرنگ دھماکہ..........امریکی فوج کی ایک بکتر بند گاڑی تباہ..........5 امریکی فوجی ہلاک

دین دشمن ذرائع ابلاغ کا مجاہدین کے خلاف محاذ

خباب اسماعیل

ستمبر کے اوائل میں ہونے والی اے پی سی میں پاکستان کی سیاسی جماعتوں نے تحریک طالبان پاکستان سے مذاکرات کا فیصلہ کیا۔اس فیصلے کے بعد پاکستانی الیکٹرانک اور پرنٹ ذرائع ابلاغ میں مجاہدین کے خلاف ویسا ہی محاذ سجا دیا گیا جیسا کہ لال مسجد کے سانحے سے پہلے اور سوات میں فوجی آپریشن سے پہلے (کوڑوں والی جعلی ویڈیو کو بنیاد بنا کر) سجایا گیا تھا۔ٹی وی چینلز کی ایسی چاندی ہوئی کہ جدھر نظر اٹھاؤ، دانش و بینش سے عاری ''دانش فروش'' بے تکی گفتگو اور بے سروپا الزامات کی پٹاری کھولے بیٹھے ہیں......مجاہدین کے خلاف ہر طرح کے اول فول بک کر عامۃ المسلمین کے ذہنوں کو پوری منصوبہ بندی سے مجاہدین کے خلاف تیار کیا جارہا ہے......سیکولر اور لبرل فسادیوں نے طوفان اٹھا رکھا ہے اور اُن کی دیدنی حالت واضح منظر کشی کرتی ہے کہ اُن کا عقل و شعور سے کوئی واسطہ ہے نا ہی معقول، مدلل اور منطقی اندازِ گفتگو سے اُنہیں تعلق ہے......اُن کے ہاں وہی گھسی پٹی باتیں اور وہی بے ہودہ اور نامعقول الزامات ہیں جن کی بنیاد پر وہ پاکستانی قوم کو ایک دن کے لیے بھی کشت و خون سے باہر آنا گوارا نہیں کر سکتے......

میڈیا میں یک رخی ہوا چلانے کا ہی رواج ہے اور جب معاملہ اسلام، جہاد اور مجاہدین کا ہو تو یہ یک رخی ہوا ایسی تیزی اور ڈھٹائی سے چلتی ہے کہ کسی بھی صاحب عقل و فہم کو اس کے پیچھے کارفرما ابلیسی دماغوں تک پہنچنے میں دیر نہیں لگتی۔سیاست دانوں نے طالبان سے مذاکرات کی قرارداد کیا پاس کر دی، یوں لگا جیسے ان لبرل فسادیوں کی دُم پر پاؤں آ گیا جس نے اُن کے دماغوں کو ماؤف اور اُن کی دین و جہاد دشمنی کو دوآتشہ کر دیا۔ایک ہی جیسا طرز کلام، یکساں شیطانی اندازِ فکر، ایک ہی طرح کی لغو دلائل، لاحاصل کج بحثی اور بے ہودگی کی حد تک دروغ گوئی کے میلے کے مناظر ہر ٹی وی چینل اور ہر اخبار کے صفحات میں بکھرے نظر آتے ہیں۔

میڈیا کے ''دانش وروں'' کی گھنٹوں طویل یاوہ گوئیوں، اخبارات کے ادارتی صفحات کو سیاہ کرتی تحریریں اور تجزیاتی رپورٹوں کے نتیجے میں جن نکات کو بتکرار بیان کیا جاتا ہے وہ اس طرح ہیں:

> ''آئین کو نا ماننے والوں کے ساتھ مذاکرات کیسے ہو سکتے ہیں؟ طالبان کے درجنوں گروپوں میں سے کس کس گروپ سے مذاکرات کرو گے؟ پینتیس ہزار، چالیس ہزار، پچاس ہزار، ستر ہزار پاکستانیوں کے قاتلوں سے مذاکرات کس بنیاد پر؟ کیا حکومتی رٹ تسلیم کرنے سے انکاری عناصر کے آگے ہتھیار ڈال دیے جائیں؟''......

ٹی وی سکرینوں پر براجمان' منہ سے جھاگ اگلتے اور اخباری صفحات پر میں اپنے دل و دماغ کی سیاہی منتقل کرتے یہ سیکولر اور ملحد ''مفکرین'' اصل میں عوام کے ذہنوں کو اُس وقت کے لیے تیار کر رہے ہیں جب پاکستانی فوج اپنے امریکی آقاؤں کی خواہشات کی تکمیل کے لیے شمالی وزیرستان پر چڑھائی کرے گی اور وہاں کے مسلمانوں کو ڈالروں کے عوض خون میں نہلائے گی......لیکن یہ سیکولر مفسد بھول جاتے ہیں کہ یہ جنگ محض شمالی وزیرستان تک محدود نہیں رہے گی اور مجاہدین پاکستان بھر میں عسکری اور سرکاری اہداف کو نشانہ بنا کر فوج اور سیکورٹی اداروں پر کاری سے کاری ضربیں لگائیں گے۔

اگرچہ تحریر کی طوالت کا اندیشہ ہے لیکن اگر لبرل فسادیوں کے ان ''ارشادات'' پر ایک نظر ڈال لی جائے تو وہ بہت سے مخلص مسلمان جن کے ذہنوں کو اس پروپیگنڈے نے پراگندہ کر رکھا ہے' سوچنے کے انداز کو تبدیل بھی کریں گے اور مجاہدین کے موقف کو سننے کے بعد اصل مجرمین کو پہچاننے میں کوئی دشواری محسوس نہ کریں گے۔

کیانی کی ڈکٹیشن بعنوان ''آئین کے اندر رہ کر مذاکرات'' کے بعد تو میڈیا کے جغادریوں کا جوش و خروش دیکھنے کے قابل تھا۔ہر وہ فرد جو اپنے منہ کو مختلف زاویوں کی شکل دے کر انگریزی بول سکتا ہو، چہرے کو اچھی طرح چھیل کر اور نکٹائی لگا کر قوم کو ''حقائق'' سے آگاہ کرنے کے منصب پر فائز ہو گیا......آئین کے مطابق مذاکرات کے سارے تجزیوں اور تمام تر تبصروں کو مرکزی ترجمان تحریک طالبان پاکستان برادر شاہد اللہ شاہد نے چند الفاظ میں سمیٹ کر رکھ دیا کہ ''پاکستانی آئین سیکولر اقوام کا ایجنڈہ ہے،اس کے تحت کبھی مذاکرات نہیں کریں گے''۔

اب ''آئین کی پاس داری'' کی مالا جپنے والوں کی اپنی حالت بھی دیکھ لیجیے......پاکستان کے آئین کے حوالے سے مجاہدین کا ایک مستقل موقف ہے اور اس موقف کے پیچھے مجاہدین کے علما اور قیادت کی راست فکری اور مضبوط شرعی دلائل کی بنیاد موجود ہے۔لیکن اگر ہم چند لمحوں کے لیے سیکولر فسادیوں ہی کی طرح ''آئین کے بھرم'' کا دم بھریں تو پاکستان میں کوئی ایسا طبقہ ہے جس نے پاکستانی آئین کی ویسی مٹی پلید کی ہو جیسی اس سیکولر طبقے نے کی ہے؟ یہ سیکولر طبقہ دین دشمن اور اسلام بے زار تو ہے ہی، لیکن طُرفہ تماشا یہ ہے کہ جس مروجہ آئین کے یہ واری صدقے جا رہے ہیں اور جس کے

5 ستمبر: صوبہ لوگر..........ضلع برقی برک.............. پیدل امریکی دستوں پر مجاہدین کا حملہ..................3 امریکی ہلاک اور متعدد زخمی

’’تقدس‘‘ کی بات کی جارہی ہے اسی آئین میں موجود اسلامی شقیں بھی اُنہیں بُری طرح کھٹکتی ہیں......سود کی ممانعت، صادق وامین افراد کا ارباب حل وعقد بننا، قادیانیوں کا کفر، توہین رسالت کے قوانین سمیت ایک لمبی فہرست کے اُن شقوں کی جن کے متعلّق یہ سیکولر طبقہ کھلا باغیانہ رویہ رکھتا ہے......ایسے میں اِن کی زبانوں سے آئین پاکستان کے تحت مذاکرات کی بات کیا حیثیت رکھتی ہے؟

پھر یہ بھی مقامِ فکر ہے کہ پاکستان کی ٦٦ سالہ تاریخ میں جن ۴ آمروں نے اس شریڑولے کے’’مقدس صحیفے‘‘یعنی آئین پاکستان کو پاؤں تلے روندا اُن میں سے تین کوتو پورے فوجی اعزاز کے ساتھ دفنایا گیا اور اُن کی اولاد اب تک اپنے فوجی باپوں کی وجہ سے عیش وعشرت اور رنگ رلیوں کی زندگیاں گزار رہی ہیں...... جب کہ ایک ڈکٹیٹر مشرف کو اُسی کے فارم ہاؤس کو فائیو سٹار جیل بنا کر ہر طرح کے عیش وطرب کا سامان مہیا کر کے’’قید‘‘رکھا گیا ہے اور قوی توقع یہی ہے کہ کچھ ہی عرصے میں اُسے بحفاظت اڑان بھر کر راہ فرار اختیار کرنے کا موقع فراہم کردیا جائے گا۔ یہ سطور قلم بند کی جارہی ہیں کہ خبریں آنا شروع ہوگئیں کہ’’پولیس نے اپنی رپورٹ میں لال مسجد سانحہ میں مشرف کو بے گناہ قرار دے دیا ہے‘‘......یہ سب اس لیے ہے کیونکہ ان آئین شکنوں کی پشت پناہی پر خاکی وردی کا پورا نظام موجود ہے......جس کے بارے میں بات کرتے لبرل سورماؤں کی زبانیں بھی گنگ ہوجاتی ہیں اور’’آزاد صحافت‘‘بھی کپکپانے لگتی ہے......

اسی طرح ایسے مواقع پر میڈیا کے ذریعے مجاہدین کے درمیان پھوٹ ڈالنے اور اُن کے اتحاد ووحدت کو زک پہنچانے کی بھی ہر ممکن سعی کی جاتی ہے۔ موجودہ منظر نامہ میں اس کی بنیاد بھی خفیہ ہاتھوں نے ہی رکھی...... جب اے پی سی کے موقع پر ڈی جی آئی ایس آئی جنرل ظہیر نے کہا کہ’’طالبان کے ٦٩ گروپس ہیں‘‘۔ آئی ایس آئی سربراہ کے اس بیان کے ۲۴ گھنٹوں بعد میڈیا میں یہ تعداد ٦٩ سے بڑھ کر ٨٩ تک جا پہنچی......پھر یہ خبریں تواتر سے آنے لگی کہ’’فلاں گروپ مذاکرات چاہتا ہے اور فلاں گروپ نہیں چاہتا‘‘......تحریک طالبان سوات اور تحریک طالبان مہمند ایجنسی سے متعلّق زور وشور سے دعوے کیے جانے لگے کہ’’یہ کسی صورت مذاکرات کے حامی نہیں اور ان کی مرکزی قیادت سے شدید اختلافات کے باعث آپسی پھوٹ پڑ چکی ہے‘‘......کبھی تجزیہ پیش کیا گیا کہ ’’پنجابی طالبان امن کے خواہاں جب کہ پشتون طالبان کا ایجنڈا افساد ہے‘‘......کبھی درفتنی چھوڑی گئی کہ’’ملا عبدالغنی برادر مختلف طالبان گروپوں کو مذاکرات پر آمادہ کرنے کے لیے شمالی وزیرستان پہنچ گئے‘‘......

ان سب’’اندر کی خبروں‘‘ کی حقیقت بیان کرنے کے لیے صرف اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ اللہ کے دشمنوں اور دین کی عداوت اپنے سینوں میں پالنے والے اصل زمینی حقائق سے بالکلیہ نابلد ہیں......اللہ تعالیٰ نے واقعتاً ان کے دل اور آنکھیں اندھی کر رکھی ہیں کہ اُنہیں کچھ بھی سجھائی نہیں دیتا اور سوائے اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مارنے کے ان سے کچھ بھی بن نہیں پڑ رہا۔ مجاہدین کے مجموعاتی نظام کو یہ سمجھتے تو خیر کیا، اس نظام نے الٹا ان دشمنان دین کو چکرا کر رکھ دیا ہے...... یہ اپنے تئیں دانش بگھارتے ہوئے ہر مجموعہ کا ایک’’گروپ‘‘تصور کیے بیٹھے ہیں جس کی اپنی من مانی پالیسی ہے......حالانکہ یہ تمام مجموعات ایک ہی نظم سے وابستہ اور ایک ہی کڑی میں پروئے ہوئے ہیں......مجاہدین کے اس مجموعاتی نظام کی موثر حکمت عملی کو تو ان سیکولرز کے’’باپ دادا‘‘امریکی تحقیقاتی ادارے بھی نہیں سمجھ پائے تو یہ بے چارے بھلا کیا بیچتے ہیں......مجاہدین نے ہر موقع پر ثابت کیا ہے کہ وہ پوری طرح متحد اور یک جان ہیں۔ یہاں نہ کوئی پختون ہے نہ پنجابی......سب کا مقصد ایک اور منزل ایک ہے......مولانا فضل اللہ حفظہ اللہ اور مولوی عمر خالد حفظہ اللہ نے پوری شرح وبسط سے اعلان کیا ہے کہ’’وہ مرکزی قیادت کے تابع ہیں اور وقت آنے پر اُن کی اطاعت گزاری کا دنیا خود مشاہدہ کرے گی‘‘......ملا عبدالغنی برادر فک اللہ اسرہ کے متعلّق پھیلائے گئے کذب وافترا کا بھانڈا امارت اسلامیہ افغانستان نے پھوڑ دیا کہ ’’اُنہیں سرے سے رہا ہی نہیں کیا گیا اور وہ تا حال پاکستانی خفیہ اداروں کی حراست میں ہیں‘‘......

مجاہدین کو عامۃ المسلمین کی نظر میں ظالم اور سنگ دل پیش کرنے کے لیے مکر وفریب اور دروغ گوئی کے اگلے پچھلے تمام ریکارڈ توڑ دیے جاتے ہیں......جتنے ’مفکر‘ منہ اُتنی ہی ’ہلاکتوں‘ کی تعداد......کہا جاتا ہے’’پینتیس ہزار، چالیس ہزار، پچاس ہزار، ستر ہزار پاکستانیوں کے قاتلوں سے مذاکرات کس بنیاد پر؟‘‘......یہ مختلف اعداد و شمار ہیں جو’’اعلیٰ ذہنوں‘‘ کی اختراع ہیں اور جن پر اب تک ان میں سے کسی ایک کا بھی اتفاق نہیں ہو پایا......یہ ’ستر ہزار‘ والی تعداد تو پچھلے دو چار دنوں میں ہی سامنے آئی ہے۔ معلوم نہیں کہ چند دنوں میں ایسی کیا افتاد آن پڑی کہ جس کی زد میں آکر بیس سے تیس ہزار’’شہدا‘‘ کی تعداد میں ایک ساتھ اضافہ ہوگیا۔ جب کہ ۳۰ اکتوبر کو وزیر داخلہ چوہدری نثار نے سینٹ کے اجلاس میں آن ریکارڈ کہا کہ’’دہشت گردی کے خلاف جنگ میں ۲۰۰۲ء سے ۲۰۱۳ء تک ۲۰۰۰ ہلاکتیں ہوئیں‘‘......اس تضاد بیانی کو مزید کھول کر بیان کرنے کے لیے صرف ایک مثال یہاں پیش خدمت ہے......۱۳ اکتوبر کو جیو ٹی وی کے پروگرام’’جوابدہ‘‘ میں میزبان افتخار احمد نے منور حسن صاحب سے ایک ہی نشست میں مختلف سوال کرتے ہوئے’’دہشت گردی کے خلاف جنگ میں شہید ہونے والوں‘‘ کی تعداد چالیس ہزار اور پھر اگلے ہی سوال میں پچاس ہزار بتائی......

اس جھوٹے پروپیگنڈے کا جواب امیر تحریک طالبان پاکستان اور مرکزی ترجمان نے پوری وضاحت سے دے دیا ہے......اُنہوں نے واضح انداز میں کہا کہ’’بے گناہوں کو کبھی نشانہ نہیں بناتے، عوامی مقامات پر دھماکے ہم نہیں بلکہ خفیہ ادارے کرتے

8 ستمبر: صوبہ میدان وردک......ضلع میدان شہر......مجاہدین کا ایک انٹیلی جنس آفس پر شہیدی حملہ......20 انٹیلی جنس اہل کار ہلاک......27 گاڑیاں اور ٹینک تباہ......عمارت مکمل تباہ

ہیں، ہمارے اہداف واضح ہیں اور عامۃ المسلمین کا خون بہانے کے جرم عظیم میں ہم کسی طرح شریک نہیں''......مجاہدین کے ہاں عامۃ المسلمین کے خون کی حرمت کے حوالے سے کس قدر حساسیت پائی جاتی ہے اس کے حوالے سے سیکولر زسفاک فطرت عناصر سوچ بھی نہیں سکتے......

''دہشت گردی'' کے خلاف جنگ میں ہونے والی تمام تر شہادتوں کی اول و آخر ذمہ داری ''فرنٹ لائن اتحادی'' ہی کی بنتی ہے۔ چاہے وہ شہدا عام مسلمان شہری ہوں یا مجاہدین اور آزاد قبائل اور سوات و مالاکنڈ سے تعلّق رکھنے والے غیور فرزندانِ اسلام...... یہ الگ بات ہے کہ گزشتہ ایک دہائی سے قبائل میں روا رکھے جانے والی وحشت و سربریت کا نام لیتے بھی'' آزادمیڈیا'' کے پسینے چھوٹتے اور ہاتھ پاؤں رعشے کا شکار ہونے لگتے ہیں......اسی طرح سیکولر اور لبرل فسادیوں کے ہاں بھی آزاد قبائل اور مالاکنڈ وسوات میں شہید ہونے والے ہزاروں بے گناہ اور معصوم مسلمان کسی گنتی میں نہیں آتے کیونکہ ایک تو وہ اسلام پر فخر کرتے ہوئے زندگی گزارنے کی غیرت مند روش پر آخری وقت تک قائم رہے اور دوسرا یہ کہ'' آزادمیڈیا'' اور لبرل فسادیوں کے منہ میں الفاظ ٹھونسنے والے فوجی ادارے آئی ایس پی آر نے اُن کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنا بھی ممنوع قرار دیا ہوا ہے!!!

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اُس نے موجودہ دور میں بھی مہاجرین وانصار کی سنت پر عمل پیرا جذبہ جہاد وقتال سے سرشار ان مسلمانوں کو امت کی خاطر تاریخی اور لازوال قربانیاں پیش کرنے کی توفیق مرحمت فرمائی......یہ ملحد اور لادین طبقات جتنا بھی شور مچالیں اور جس قدر واویلا کرلیں لیکن اب ان مجاہدین کی قربانیاں رنگ لا رہی ہیں......موجودہ دور میں پاکستان میں سیکولرازم کے دو بڑے سرغنے نذیر ناجی اور حسن نثار بھی حقیقت کو پاتے جا رہے ہیں......اسی لیے اول الذکر نے'' آنے والے دور کی دھندلی سی تصویر'' لکھ کر مستقبل کا خاکہ سامنے رکھ دیا ہے اور موخر الذکر جیسے دہریہ کے الفاظ بہت کچھ سمجھا رہے ہیں:

''ملکی حالات اور عوام کی ابتری نے مجھ جیسے آدمی کو بھی یہ سوچنے پر مجبُور کر دیا ہے کہ طالبان کو ہی کیوں نہ آزما لیا جائے؟ ملک اور معاشرہ جس سوا ستیاناس سٹیج پر پہنچ چکا ہے تو آخری آپشن کے طور پر طالبان کیوں نہیں؟ اگر وہ آئین کو نہیں مانتے تو یہ آئین کے کون سے عاشق ہیں؟ صحیح غلط پر لعنت بھیجو، فوری انصاف تو ہوگا، کھربوں کی لوٹ مار تو رکے گی۔ ان ناپاک پروٹوکولز سے تو جان چھوٹے گی، لوٹی ہوئی بے تحاشا دولت کی واپسی کی کوئی صورت تو نکلے گی۔ طالبان تو درویش لوگ ہیں...... یہ سوٹوں اور پچاس پچاس کروڑ کی گھڑیوں والے، سرے محلوں اور پارک بستیوں والے، یہ صنعتوں اور جاگیروں والے نہیں چاہئیں......ہم پھٹی شلواروں اور قمیضوں میں ملبوس ننگے فرش پر سونے والوں کے ساتھ گزر بسر کرلیں گے''۔

یہ تو دشمن کے گھر سے گواہی آ رہی ہے......اس دشمن کے گھر سے گواہی جس کے گھر کا ہر فرد طالبان دشمنی، دین بے زاری، جہاد کی عداوت اور شریعت سے عناد میں اپنی مثال آپ ہے......ویسے تو مشرف کے عطا کردہ'' روشن خیال اور ماڈریٹ'' دور کی پیداوار'' دانش وروں کی ایک طویل فہرست ہے، جو اپنے اسلام میں بھی شرم محسوس کرتے ہیں اور جن کے ہاں دین سے وابستہ ہر عمل اور ہر بات باعثِ عار سمجھی جاتی ہے۔لیکن چلتے چلتے یہاں چند وہ نام تحریر کیے جا رہے ہیں جو حالیہ عرصہ میں ہر فورم پر اسلام اور مجاہدین کے خلاف اپنے خبث باطن کا برملا اظہار کرتے اور دین سے وابستہ ہر شعائر کی تنقیح وتضحیک کو اپنا فرض سمجھتے ہیں...... یہ نام ریکارڈ پر لانا اس لیے بھی ضروری ہیں کہ مجاہدین کی نظر میں بھی رہیں، ساتھ ہی ساتھ سند رہیں اور'' بوقت ضرورت کام آئیں''۔

نجم سیٹھی، رضا رومی، ظفر ہلالی، نصرت جاوید، حامد میر، شاہزیب خانزادہ، کامران شاہد، کاشف عباسی، عاصمہ چوہدری، عاصمہ شیرازی، یاسر پیرزادہ، بریگیڈیئر محمود شاہ، عامر میر، معید پیرزادہ، اعجاز حیدر، سلیم بخاری، عاصمہ جہانگیر، پرویز ہود بھائی، نذیر ناجی، طاہر اشرفی، جاوید غامدی، محمد حنیف، کامران شفیع، خورشید ندیم، امتیاز عالم، مظہر عباس، شوکت قادر، بابر ستار، محمد مالک، ماروی سرمد، راحت لطیف، تنویر قیصر، وجاہت مسعود، ندیم پراچہ، راجہ انور، شہزاد چوہدری، بریگیڈیئر سعد، اسامہ غازی، منیب فاروق، رؤف کلاسرا، اسد منیر، عامر لیاقت، زید حامد، شاہد لطیف، ارشاد محمود، امتیاز گل، ہارون الرشید، مجاہد بریلوی، وسعت اللہ، ندیم ملک، اطہر عباس، افتخار احمد، سمیع ابراہیم، وسیم بادامی، ایاز امیر، رانا مبشر، حسن عسکری، لال خان، غازی صلاح الدین، زاہد حسین، علی منیر، فرزانہ باری، پی جے میر، ابصار عالم، عقیل یوسف زئی، اکرام سہگل، مہر بخاری، طاہرہ عبداللہ، منیر احمد بلوچ، رشید احمد خان، بلال الرشید، جمیل چوہدری، مسعود شریف......

مفسدین کے اس گروہ کی طرف سے مجاہدین پر ہر طرح کے رکیک حملے کیے جاتے ہیں۔ان کی جانب سے بے شرمی، ہٹ دھرمی اور ڈھٹائی کی ہر حد عبور کرکے مجاہدین پر جو لغو الزام اور بے سروپا الزام تواتر سے لگایا جاتا ہے وہ عامۃ المسلمین کا ناحق خون بہانے کا الزام ہے......جس کا بالائی سطور میں کیا جاچکا ہے......مجاہدین کی طرف سے ایسی ہر کارروائی، جس کا ہدف عام مسلمان ہوں، سے ہر مرتبہ مکمل برات کا اظہار کیا جاتا ہے لیکن کیا کیا جائے اس میڈیا کی'' آزادروی'' کا کہ یہ مجاہدین کے موقف کو کسی فورم پر سامنے آنے دیتا ہے نہ ہی کسی طور شائع کرنے کی زحمت گوارا کرتا ہے۔اگر بہت بھی تیر مارلے تو اکثر اوقات کسی اخبار کے اندرونی صفحات میں ایک یا دو کالمی خبر لگا کر'' آزاد صحافت'' کا بول بالا کیا جاتا ہے۔جب کہ دوسری جانب مجاہدین کی یہ ایک یا دو کالمی تردیدی خبر بھی لبرل فاشسٹوں کو ہضم نہیں ہو پاتی اور وہ عامۃ المسلمین میں اپنی گرتی ساکھ کو بحال رکھنے

8 ستمبر: صوبہ ہرات......ضلع شینڈنڈ......ایک فوجی طیارہ گر کر تباہ......ایک امریکی اور ایک افغان فوجی ہلاک

کے لیے اس پر ایسے عنوانات سے تبصرے شائع کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ ''طالبان کی طرف سے بم دھماکے کی تردید معاملے کو کنفیوژ کرنے کی سازش ہے''......ہم یہاں جہاد اور مجاہدین سے محبت رکھنے اور اُن پر لگنے والے بے سروپا الزامات سے مغموم ہونے والے اہلِ ایمان کے لیے ایک مثال پیش خدمت ہے، جس کے ذریعے وہ بخوبی طور پر آگاہ ہو جائیں گے کہ مجاہدین کے ہاں مسلمانوں کے خون کی حرمت اور اُن کی جانوں کی حفاظت کس قدر اہم اور حساس معاملہ ہے...... یہ مثال خطہ خراسان میں جماعۃ القاعدۃ کے شہید رہنما شیخ عطیۃ اللہ رحمہ اللہ کے ان الفاظ کی شکل میں ہے:

''ایک مسلمان کی جان کی قدر و قیمت اور اُس کے خون کی حرمت پہچاننے کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث ہی کافی ہے کہ ''ساری دنیا کی تباہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس بات سے ہلکی ہے کہ کسی ایک مسلمان کو قتل کر دیا جائے''۔ چاہے ہمارا وجود فنا ہو جائے، ہماری تنظیمیں اور جماعتیں مٹ جائیں اور ہمارے منصوبے خاک میں مل جائیں مگر ہمارے ہاتھوں سے ناحق کسی مسلمان کا خون نہ بہنے پائے۔ بے شک یہ نہایت واضح اور قطعی مسئلہ ہے''۔

ان الفاظ میں مجاہدین کی پوری جہادی حکمت عملی اور خونِ مسلم کی بابت بے انتہا حساسیت کو ہر دردِ دل رکھنے والا مسلمان محسوس کر سکتا ہے......رہے وہ لوگ جن کی فطرت مسخ ہو چکی ہے اور جس کا اوڑھنا بچھونا ہی جہاد اور مجاہدین کے خلاف مغلظات بکنا ہے تو اُن کے لیے صرف اتنا کہنا کافی ہے کہ تم جتنا بھی شور مچا لو اور جس قدر چاہے بہتان طرازی اور افترا پردازی کی داستانیں گھڑ لو، یہ مبارک جہادی قافلہ لازماً آگے بڑھتا رہے گا اور اپنے خالق و مالک کی رحمت و فضل سے اُس کے اُن منعم اور چنیدہ گروہوں میں شمار ہوتا رہے گا جس کے متعلق اُس نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ مَن يَرْتَدَّ مِنكُمْ عَن دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللّهِ وَلاَ يَخَافُونَ لَوْمَةَ لآئِمٍ ذَلِكَ فَضْلُ اللّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاء وَاللّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ (المائدة: ۵۴)

''اے ایمان والو! تم میں سے جو شخص اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ تعالیٰ بہت جلد ایسی قوم کو لائے گا جو اللہ کی محبوب ہو گی اور وہ بھی اللہ سے محبت رکھتی ہو گی، وہ نرم دل ہوں گے مسلمانوں پر، سخت اور تیز ہوں گے کفار پر، اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ بھی نہ کریں گے، یہ ہے اللہ تعالیٰ کا فضل جسے چاہے دے، اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والا اور زبردست علم والا ہے''۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: دہشت گردی کا ڈھونگ، مذاکرات کا ڈھکوسلا......

پاکستان کا دینی طبقہ باخبر رہے!

اس کے مقابلے میں پاکستان کے دینی طبقے کو چند باتیں پورے شرح وبسط کے ساتھ سوچ کر طے کر لینی چاہئیں کہ:

۱۔ پاکستان میں نفاذِ اسلام اور نفاذِ شریعت ہی اصل مقصد ہے، اس کے لیے پاکستان میں جو بھی دینی قوت اٹھے، اس کا ساتھ دیا جائے۔

۲۔ طالبان جنہیں آج دہشت گرد کہا جا رہا ہے، وہ پاکستان کے دینی طبقے کا جزو ہیں، اور ابھی سے نہیں بلکہ قیامِ پاکستان سے ہیں جب ایپی فقیر رحمہ اللہ ان کے بڑے تھے۔

۳۔ دینی طبقے کو دینی وحدت کا مظاہرہ کرتے ہوئے پاکستان کے سیکولر مقتدر طبقے کے برخلاف طالبان کا ساتھ دینا چاہیے، خصوصاً جب کہ وہ نفاذِ شریعت ہی کی بات کر رہے ہیں۔

۴۔ پاکستان کی سیکولر سیاست سے وابستگی کسی کو اہلِ دین کا ساتھ دینے سے روکنے نہ پائے، اور وہ اس کے خلاف لادین لوگوں کی صف میں کھڑا ہو جائے۔

۵۔ ایسے میں علمائے کرام کو بڑھ کر دینی طبقے کی رہنمائی کرنی چاہیے اور انہیں نفاذِ شریعت کی جانب ایک صف میں کھڑا کرنا چاہیے۔ ایسے میں اگر دینی طبقے میں سے کوئی فرد ان میں پھوٹ ڈالنا چاہے تو اس کے شر کو بھی رفع کرنا چاہیے۔

پس پاکستان کے دینی طبقے سے دل کے اخلاص کے ساتھ گزارش ہے کہ یہی وقت ہے، خود کو مضبوط کیجیے اور لادینوں کی سازشوں سے خود کو اور پورے طبقے کو بچایئے۔ اگر آج سازشوں کا مقابلہ نہ کیا گیا تو کچھ پتہ نہیں کہ کل کیا حالات بن جائیں۔ کل کے حالات کی دو ہی صورتیں نظر آ رہی ہیں؛ یا یہ ملک کمال اتاترک کا ترکی بن جائے گا جہاں خدانخواستہ اہلِ دین رسوا ہوں گے، یا پھر یہ ملک آج کا شام بن جائے گا جہاں ہر گھر لڑائی کی لپیٹ میں آ جائے گا اور ہر کھڑکی میں آگ داخل ہو گی۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کے حامی و ناصر ہوں، مجاہدین کی خصوصی حفاظت فرمائیں اور ہمیں اپنے خطوں میں نفاذِ اسلام کی بہاریں دکھائیں، آمین۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين!

وصلى الله على نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين!

☆☆☆☆☆

9 ستمبر: صوبہ قندہار......ضلع پنجوائی......مجاہدین کا پولیس ہیڈ کوارٹر اور ڈسٹرکٹ کونسل پر فدائی حملہ......درجنوں سرکاری اہل کار افراد ہلاک

مذاکرات کی میز اور پاکستانی فوج کی مکارانہ پالیسی

کاشف علی الخیری

پاکستان میں مئی ۲۰۱۳ء میں ہونے والے انتخابی تماشے کے نتیجے میں برسراقتدار آنے والی جماعتوں نے اپنی انتخابی مہم کے دوران میں طالبان سے مذاکرات کی ڈگڈگی بجائی تھی، اب وہ ڈگڈگی ان جماعتوں کے لیے ''گلے پڑا ڈھول'' بن چکی ہے۔ گذشتہ پانچ سالوں کے دوران میں فوج کے تلوے چاٹنے اور اپنی امریکی آقاؤں کی رضاجوئی میں طالبان کی ''کمر توڑ دینے'' کی دعوے دار دو جماعتوں' پیپلز پارٹی اور اے این پی کی 'دوہری ہوتی کمر' نے ن لیگ اور تحریک انصاف کے کان پوری طرح ''کھڑے'' کر دیے ہیں......اسی لیے یہ دونوں جماعتیں اُس مذاکراتی بوجھ کو اٹھانے کے جتن میں ہلکان ہوئے جا رہی ہیں، جس کی اُن کے اندر نہ استعداد ہے، نہ ہی استطاعت۔ جن بھاری بوٹوں اور خاکی وردیوں میں ملبوس نظام نے ان کٹھ پتلیوں کو آگے لگا رکھا ہے وہ کسی بھی صورت اپنی ''روزی روٹی'' پر لات مارنے کو تیار ہے اور نہ ہی صلیبیوں کی 'صف اول' کی حیثیت سے اپنی بقیۂ سپاہ' سے لاتعلقی اور بے وفائی کا متحمل ہوسکتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ فوجی جنتا ایک طرف تو مذاکراتی عمل کو سند دینے کے لیے اے پی سی جیسی ''قومی یکجہتی'' کا انعقاد اپنی ناک تلے کرواتی ہے اور دوسری طرف مجاہدین کے خلاف جاری اپنے تمام شیطانی کارروائیوں میں سے کسی ایک کو بھی روکنے کا نام نہیں لیتی۔ مجاہدین کو بدنام کرنے کے لیے شرم ناک میڈیا مہم (جس کا مکمل احاطہ ایک الگ تحریر کا متقاضی ہے)، جہاد اور مجاہدین کو یکا وتنہا کردینے کے لیے خفیہ اداروں کا اپنی ازلی سفاکیت کو دہراتے ہوئے عامۃ المسلمین کے قتل عام اور اُس کا الزام مجاہدین کے سر تھوپنا، قیدی مجاہدین کی شہادتیں، آزاد قبائل میں جاری فوجی آپریشنز کا بلاتعطل جری رہنا، شمالی وزیرستان میں آئے روز کرفیو کا نفاذ (جس کی خلاف ورزی پر گولی مار دینے کا حکم بھی ساتھ ہی جاری ہوتا ہے)، ملک بھر میں جگہ جگہ خفیہ اداروں کے چھاپوں اور اُن کے نتیجے میں لاپتہ افراد کی بڑھتی ہوئی تعداد، ''بلڈی سویلینز'' کے ذریعے ''تحفظ پاکستان آرڈیننس'' کا اجرا (جس کے بعد خفیہ ایجنسیوں کو کھلی چھوٹ دے دی گئی کہ جب اور جسے چاہیں غائب کردیں، تشدد وتعذیب کا نشانہ بنائیں، کئی کئی ماہ اپنی حراست میں رکھ کر ظلم کے پہاڑ توڑیں......اور یہ سب قانون اور ضابطے سے ماورا کہلا سکے گا نہ ہی اسے ''بنیادی انسانی حقوق'' کی خلاف ورزی تصور کیا جائے گا)......

یہ سب کھلواڑ تادم تحریر جاری ہے اور مذاکرات کا شور وغوغا بھی کسی دم تھمنے کا نام نہیں لے رہا۔ سیاست دان جیسے ہی اپنی چادر سے پاؤں باہر نکالتے محسوس ہوتے ہیں' فوری طور پر ''پنڈی مافیا'' کا ڈان اُن کا قبلہ درست کردیتا ہے۔ اے پی سی کی ''عزت افزائی'' کے بعد جب سیاست دانوں نے زیادہ ہی کل پرزے نکالنے شروع کیے تو کیانی نے فوری طور پر اُنہیں ہشکار کر ''راہ راست'' کی جانب لے آیا کہ ''پاکستانی آئین کو ماننے والوں سے ہی بات کی جائے گی''......اس کے بعد مخمصوں، تضاد بیانیوں اور کہہ مکرنیوں کا طویل سلسلہ شروع ہوا جو تادم تحریر جاری ہے......ن لیگ کے سربراہ سے لے کر سرکردہ رہ نماؤں تک کے بیانات چند گھنٹوں کے وقفوں سے بدلتے نظر آتے ہیں۔ نواز شریف، چوہدری نثار، پرویز رشید سے لے کر چھوٹے بڑے وزیروں مشیروں کی زبانیں' گرگٹ کی نسل کو شرماتی جارہی ہیں......کبھی غیر مشروط مذاکرات کی بات کی جاتی ہے، چند ہی گھنٹوں بعد امریکہ کے لیے اڑان بھرتے جہاز میں ''ہتھیار پھینک کر مذاکرات کرو'' کی بات سامنے آتی ہے، پھر امریکی سرزمین مزید نزدیک آئی تو نواز شریف کو یاد آیا کہ ''مذاکرات کا عمل آگے بڑھنے سے قاصر ہے''......ایک وزیر مذاکراتی رابطوں کے تصدیقی بیانات جاری کرتا جب کہ دوسرا مذاکراتی عمل کے شروع نہ ہونے کی وضاحتیں پیش کرتا نظر آتا ہے۔

کم وبیش یہی حال عمران خان اور اُس کی پارٹی کا ہے......پہلے پہل خوب زور وشور سے مذاکرات کے حق میں مہم چلاتے ہیں، ''مذاکرات کے علاوہ کسی اور حل کی طرف جانے کے متحمل نہیں ہوسکتے'' جیسے پالیسی بیانات سامنے آتے ہیں، حتیٰ کہ 'طالبان کے دفتر' کے تجویز تک دے ڈالتے ہیں لیکن پھر رفتہ رفتہ ''چند ہزار طالبان پاکستان فتح نہیں کرسکتے''......''طالبان نے آئین اور پارلیمنٹ کو نہ مانا تو آپریشن ہوگا''...... ''طالبان سے مذاکرات ۲ ماہ میں کامیاب نہ ہوئے تو آپریشن کی حمایت کریں گے''...... جیسے ارادوں اور خیالات کا اظہار کیا جاتا ہے۔

سیاست دانوں کی یہ دورنگی پالیسی اور سب کچھ سمجھنے کے باوجود ''گھنے'' بنے رہنے کی پالیسی اس حقیقت کا مظہر ہے کہ ایسے معاملات میں اُن کے اختیار میں سرے سے کچھ ہے ہی نہیں۔ اصل اختیار فوج کے پاس ہے اور تاریخ کی گواہی اس پر ثبت ہے کہ صلیبی چاکری میں مصروف فوج جس طرح چاہتی ہے سیاست دانوں کو استعمال بھی کرتی ہے اور ''ماموں'' بھی بناتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اب کی بار بھی اس کا قوی امکان موجود ہے کہ صلیبی اتحادی پاکستانی فوج سیاست دانوں کو 'مذاکراتی بھاگ دوڑ' میں ہلکان کروانے کے بعد مجاہدین کے خلاف فوجی کارروائی کرے گی، جس کے لیے اُس کے آقا امریکہ نے

9 ستمبر: صوبہ غزنی......ضلع قرہ باغ ......بارودی سرنگ دھماکے......ایک امریکی ٹینک اور متعدد گاڑیاں تباہ......6 نیٹو اور 7 افغان فوجی ہلاک

۶۔ ۱۱ارب ڈالر کے رکے ہوئے فنڈز بھی جاری کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔

تحریک طالبان پاکستان کی طرف سے روزِ اول سے ہی مذاکرات کے حوالے سے ایک ہی پالیسی، یکساں اندازِ فکر اور ایک ہی حکمت عملی رہی ہے۔اس حکمت عملی کا اظہار اور اعلان امیر حکیم اللہ محسود رحمہ اللہ نے بھی واضح الفاظ میں کیا ہے اور تحریک طالبان پاکستان کے ترجمان نے بھی دوٹوک انداز میں اس کو بیان کیا ہے۔ امیر تحریک رحمہ اللہ نے بی بی سی کو دیے گئے انٹرویو اور اپنے عیدالاضحیٰ کے پیغام میں صاف طور پر جس نکات کا ذکر کیا تھا وہ اس طرح ہیں:

''۱۔ہم سنجیدہ اور بامقصد مذاکرات پر ہمیشہ یقین رکھتے ہیں ۲۔اس حوالے سے حکومت کو امریکہ اور پاکستانی اسٹیبلشمنٹ کے دباؤ سے مکمل آزاد ہو کر مذاکرات کی میز پر بیٹھنا ہو گا ۳۔حکومت مذاکرات میں سنجیدہ ہرگز نظر نہیں آتی،حکومت کی طرف سے باقاعدہ رابطہ اب تک نہیں کیا گیا۔میڈیا کے ذریعے کبھی مذاکرات نہیں کریں گے ۴۔ مذاکرات کا ڈھونگ رچا کر میڈیا میں طالبان کے خلاف مختلف حیلوں اور بہانوں کے ذریعے جھوٹا پروپیگنڈا ہرگز منظور نہیں کریں گے ۴۔ مذاکرات کے لیے ملک اور قوم کے سنجیدہ اور قابل اعتماد اشخاص میں سے جس کو بھی آگے بڑھایا جائے گا، ان کی قدر و احترام کریں گے ۵۔ ماضی میں گئے معاہدوں میں حکومت اور فوج نے سنگین خلاف ورزیاں اور خیانتیں کیں جس کا خمیازہ آج پوری قوم بھگت رہی ہے۔اب کی بار ایسا کرنے کی کوشش کی گئی تو یقیناً اس کا نقصان ناقابل تلافی ہو گا ۶۔جنگ بندی کے لیے ہر وقت تیار ہیں بشرطیکہ ڈرون حملے بھی رک جائیں،اس لیے کہ یہ حملے آئی ایس آئی اور فوج کی مکمل مرضی اور ان کی بھرپور نشاندہی سے ہو رہے ہیں۔ممکن ہے کہ فوج اور آئی ایس آئی سیاستدانوں کو گمراہ کر رہے ہوں کہ یہ ہمارے اختیار میں نہیں''۔

اسی طرح تحریک طالبان پاکستان کے مرکزی ترجمان کے بیانات میں بھی اپنی قیادت اور مجاہدین سے ہم آہنگی جھلکتی ہے......اُنہوں نے تکرار سے کے جن باتوں کا اپنی گفتگوؤں میں ذکر کیا، وہ اس طرح ہیں:

''جنگ حکومت نے شروع کی،اُسے ہی جنگ بندی میں پہل کرنا ہو گی۔ ڈرون حملوں کے جاری رہتے ہوئے کسی قسم کی جنگ بندی نہیں ہو سکتی۔ اب تک مذاکرات کے لیے حکومت نے کسی بھی سطح پر کوئی رابطہ نہیں کیا، جو کچھ ہو رہا ہے میڈیا کی حد تک ہی ہو رہا ہے۔ پاکستانی آئین کے تحت مذاکرات نہیں کریں گے۔حکومت کے پاس مذاکرات کا سرے سے اختیار ہی نہیں ہے۔ یہ اختیار اصل میں فوج اور امریکہ کے پاس ہے''۔

اس ساری صورت حال میں جہاد اور مجاہدین سے محبت رکھنے والوں کے ذہن میں بھی اس حقیقت کو رہنا چاہیے کہ ہمارا مقصد اللہ تعالیٰ کی زمین پر اُس کے عطا کردہ نظام یعنی شریعتِ مطہرہ کا عملی نفاذ ہے۔اس کے لیے مجاہدین ہر طرح کی آزمائشوں کو انگیز کر رہے ہیں،اپنے اور پرائے ہر ایک کے کاری سے کاری وار اپنے جسموں پر سہہ رہے ہیں،امریکہ اور اس کے ''صف اول کے اتحادیوں'' کے ڈرون میزائلوں اور ظالمانہ بمباری سے اپنے اہل خاندان اور اپنے بال بچوں سمیت قربان ہو رہے ہیں۔لہٰذا وہ کسی بھی صورت اپنی ان قربانیوں کو یوں ہی کسی لایعنی اور فضول مذاکراتی کھیل کی نذر نہیں کریں گے۔اُنہوں نے یہ تمام مشکلات اور آزمائشیں اپنے رب کی رضا، جنت کے حصول اور اللہ کی زمین پر اُس کے دین کی تنفیذ کے خوابوں کو حقیقت کا روپ دینے کے لیے سہی ہیں......اللہ اور اُس کے دین کے دشمن اگر اس حوالے سے کسی خوش فہمی میں مبتلا ہیں تو اُنہیں سمجھ لینا چاہیے کہ مجاہدین اپنے رب کے فضل و احسان سے پوری طرح بیدار مغز بھی ہیں اور حالات کی اونچ نیچ پر پوری طرح نظر رکھے ہوئے ہیں۔وہ کسی کے پھیلائے گئے سازشی جال میں آئیں گے نا ہی اپنے شرعی اور اصولی موقف سے دست بردار ہوں گے۔

مذاکرات کی اس ''بھیڑ چال'' میں بھی اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کے لیے سکون و اطمینان کے بہت سے مظاہر رکھے ہیں۔پاکستانی نظام حکومت اور پاکستان کی خائن فوج گزشتہ کئی سالوں سے ذرائع ابلاغ کے ذریعے پوری قوم کو مسلسل یہ باور کروا رہی ہے کہ ''یہ چند مٹھی بھر دہشت گرد ہیں، یہ را اور سی آئی اے کے ایجنٹ ہیں،جنہیں بہادر افواج نے پسپا کر دیا ہے،اُن کی کمر توڑ دی ہے،اُن کو شکست فاش دے دی ہے،حکومتی رٹ بحال کر دی ہے۔کامیاب آپریشنوں نے اُن کو تتر بتر کر کے رکھ دیا ہے''......لیکن اللہ تعالیٰ کی قدرت ملاحظہ ہو کہ متکبرین کا یہی ٹولہ اب مذاکرات کی میز سجانے کی باتیں کر رہا ہے۔کوئی ان سے پوچھے کہ اگر ''دہشت گردوں'' کی کمر واقعی ٹوٹ چکی ہے، وہ حقیقتاً بے بس اور لاچار ہو چکے ہیں اور اُن کی تحریک کو کچل دیا گیا ہے تو پھر یہ مذاکرات کے لیے اس قدر اچھل کود کی کیا ضرورت پیش آ رہی ہے۔اگر طاغوتی حکومت کی رٹ ہی بحال کرنا مقصود تھا تو وہ تو تم اپنے تئیں کر چکے......اب ساری سیاسی جماعتوں کو ایک ہی میز پر بٹھا کر ''کچلے دیے جانے والوں'' کو 'سٹیک ہولڈرز' کیوں تسلیم کیا جا رہا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ اس میں نشانیاں ہیں عقل مندوں کے لیے......

مجاہدین جو ہر طرح کی آزمائش اور مشکل سے مشکل حالات کے باوجود اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے صبر و استقامت سے جہاد و قتال کی راہ پر ڈٹے آ رہے ہیں' اُنہیں اللہ تعالیٰ کی اس نصرت پر اُس کا شکر بجا لانا چاہیے کہ اُس ذات نے اپنے کمزور اور بے بس بندوں کی کیسی زبردست پشتی بانی کی ہے کہ ''صلیبی صف اول'' بھی اب اُس سے تصفیوں کی بات کرتی نظر آتی ہے......اگرچہ ان صلیبی چاکروں کی نیت میں فتور ہے اور وہ

13 ستمبر: صوبہ زابل......ضلع نوبہار......مجاہدین کے امریکی اور افغان فورسز کے مشترکہ قافلوں پر حملے......9 ٹینک تباہ......7 افغان فوجیوں اور 7 امریکی فوجی ہلاک

اپنے امریکی آقاؤں کی حکم بجا آوری کرتے ہوئے جلد یا بدیر مجاہدین کے خلاف نئے سرے سے آہن و بارود برسانے کی تیاری کررہے ہیں لیکن وہ چاہے نا چاہے مجاہدین کو 'سٹیک ہولڈر' تو تسلیم کر ہی چکے ہیں......اب مزید فوجی آپریشنز کر کے اگر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ جہاد اور مجاہدین کو کسی صورت ختم کر دیں گے تو اپنے دس سالہ مظالم اور آپریشنوں کے نتائج دیکھ لیں......

۲۹ اکتوبر کو جنوبی وزیرستان کے پولیٹیکل ایجنٹ اسلام زیب کا دیا گیا بیان نظر سے گزرا جس میں اُس نے صریح الفاظ میں اعتراف کیا کہ ''محسود کا ۳۰ سے ۳۵ فی صد علاقہ کلیئر کروایا جا سکا ہے''۔ یہ اس فوجی کارروائی کا نتیجہ ہے جس میں پاکستانی فوج نے ہر طرح کی بم باری اور مہلک ترین ہتھیاروں کا بے دریغ استعمال کیا۔ اس کے باوجود بھی پولیٹیکل ایجنٹ کے بقول وہ ۳۰ سے ۳۵ فی صد علاقہ ''کلیئر'' کروا سکی۔ سرکاری کارندوں کی ''رپورٹس برائے حسن کارکردگی'' کے بیان میں جس قدر مبالغے سے کام لیا جاتا ہے اُس سے ہر کس و ناکس پوری طرح واقف ہے۔ جنوبی وزیرستان کا پولیٹیکل ایجنٹ اس تمام تر مبالغے کے باوجود بھی جس قدر ''کامیاب آپریشن'' کی طرف اشارہ کر رہا ہے وہ بہت سے دل کے اندھوں کی آنکھیں کھولنے کو کافی ہے۔ اس فوج نے جنوبی وزیرستان، مالاکنڈ ڈویژن، مہمند، اورکزئی، خیبر، کرم، باجوڑ میں جہاں کہیں آپریشن کیا......آئی ایس پی آر کی بریفنگوں اور پریس ریلیزوں کو ایک طرف رکھ کر اگر غیر جانب دار اور واقعی آزاد ذرائع ابلاغ کے ذریعے وہاں کی صورت حال کا جائزہ کیا جائے تو دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا کہ پاکستانی فوج کے سورماؤں نے وہاں کس قدر ''حکومتی رٹ'' قائم کی ہے......

پاکستانی فضائیہ ہی کے سابق سربراہ راؤ قمر کے مطابق قبائلی علاقوں میں ساڑھے دس ہزار سے زائد بم باریاں کی گئیں...... یہ صرف جنگی جہازوں کی بم باریوں کا موہوم سا تذکرہ ہے......وگرنہ گن شپ ہیلی کاپٹروں، بھاری توپ خانوں اور ڈرون میزائلوں کے ذریعے ان علاقوں میں جو سفاکیت برپا کی گئی اُس پر لاکھ پردے ڈال لیے جائیں تب بھی تاریخ کے کسی نہ کسی موڑ پر یہ درندگی سامنے آکر رہے گی۔ لیکن یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہی ہے کہ اس کے باوجود آج نظام پاکستان' مجاہدین کے سامنے حقیقتاً بے بس ہے......اب اگر یہ فوج جتنا مزید فوجی آپریشن کرنا چاہتی ہے تو پھر اسے جان لینا چاہیے کہ اس کے اسلحہ خانوں کا کوئی ہتھیار ایسا نہیں جو مجاہدین کے خلاف استعمال نہ ہو چکا ہو...... بجز ایٹم بم کے......تو اگر یہ اسلام دشمنی اور صلیبی چاکری میں اس قدر آگے جانا چاہتے ہیں کہ اپنے اس آخری ہتھیار کو بھی استعمال کر لیں تو یہ بھی کر دیکھیں......اللہ تعالیٰ کی تمام نصرت و معیت مجاہدین کے ہمراہ ہے اور وہ اپنے دشمنوں کے ہر وار اور ہر مکروہ سازش کے مقابلے میں دین کی خاطر متاعِ جاں سمیت سب کچھ نچھاور کر دینے والوں کے لیے کافی ہے......

امیر صاحب رحمہ اللہ کی شہادت:

یہ تحریر پوری طرح قلم بند ہو چکی تھی کہ تحریک طالبان پاکستان کے امیر حکیم اللہ محسود رحمہ اللہ کی شہادت کی اطلاع آن پہنچی......ان حالات میں اس تحریر کے تمام مندرجات کی اہمیّت تو ختم ہو چکی ہے لیکن ہم اس لیے اسے ان صفحات پر منتقل کر رہے ہیں تا کہ عامۃ المسلمین تمام صورت حال سے پوری طرح آگاہ رہیں، 'مذاکرات کی کہانی' کے ضمن میں طالبان کی جانب سے سامنے آنے والے موقف کو بھی ذہن میں رکھیں اور پاکستانی حکام کی دھوکہ دہی، غداری اور دورخی پالیسی پر بھی غور و فکر کریں...... پاکستانی فوج اپنے روایتی اور ازلی مکار و مکروہ چہرے پر لاکھ پردے ڈال کر پارسا بننے کے جس قدر بھی جتن کر لے لیکن اُس کی دین دشمنی اور عداوتِ جہاد بہر صورت عیاں ہو کر رہتی ہے۔ گورے کافروں کی لگائی گئی اس نرسری میں پیدا ہونے والے جھاڑ جھنکار اور زہریلے کانٹوں کی آبیاری ہی اس لیے کی جاتی ہے کہ یہ اہل ایمان کے دلوں کو زخمی کریں، اسلام سے غداری میں ایک سے بڑھ کر ایک مثال پیش کریں اور کفار کی وفاداریوں کی نت نئی داستانیں رقم کریں......

امیر صاحب رحمہ اللہ کی شہادت کے بعد مجاہدین کی شوریٰ نے مولانا فضل اللہ حفظہ اللہ کا بطور مرکزی امیر تقرر کر دیا ہے۔ مولانا فضل اللہ حفظہ اللہ نے نظام پاکستان سے مذاکرات کے کسی بھی قسم کے امکان کو رد کر دیا ہے اور پاکستانی فوج، سیکورٹی اداروں اور حکومت کو حکیم اللہ محسود رحمہ اللہ کی شہادت کا مجرم قرار دیا ہے۔ لہٰذا ان حالات میں لادین تجزیہ نگار جو مرضی ہانکتے رہیں اور طالبان کے خلاف اُن کی زبانیں جس قدر چاہیں زہر اگلتی رہیں ......طالبان نے اپنے محترم امیر کے ہدایت پر مذاکرات کے ہر عمل کو کارِ لاحاصل، لایعنی اور عبث قرار دیتے ہوئے شہید حکیم اللہ رحمہ اللہ کے خون کا بدلہ نا صرف صلیبیوں بلکہ اُن کے فرنٹ لائن اتحادیوں سے بھی لینے کا فیصلہ کیا ہے......یہی وجہ ہے کہ پاکستانی ذرائع ابلاغ نے اپنی فطرت کے عین مطابق مجاہدین کے خلاف بھونکنے کے لیے بدکردار اور بداطوار بہائم کو چھوڑ دیا ہے......کفار کا حق نمک ادا کرنے والے یہ سگانِ صلیب جس قدر بھی غل مچاتے اور آپے سے باہر ہو کر چیختے چلاتے رہیں، مجاہدین ان کے آقاؤں کی رعونت بھی توڑ کر رہیں گے اور غلامانِ صلیب کو بھی خیانت و غدر کی بھرپور سزا دینے کا عہد کر چکے ہیں...... یہ مجاہدین' ان ضمیر فروشوں، دین دشمنوں اور کفار کے آلۂ کاروں کے مقابلے میں صرف اور صرف اپنے رحمٰن و رحیم رب کی مدد کے طلب گار ہیں اور اپنے تمام معاملات اُسی خبیر و علیم ذات کے سپرد کرتے ہیں......

رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ وَ رَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ

(الانبیاء: ۱۱۲)

☆☆☆☆☆

13 ستمبر: صوبہ ہرات......ضلع ہرات......11 فدائی مجاہدین کا امریکی قونصل خانے پر حملہ......27 امریکی، 17 افغان ہلاک............12 گاڑیاں تباہ......عمارت کا بڑا حصّہ تباہ

جنرل پاشا صاحب! اب کیا خیال ہے؟

رؤف کلاسرا

رؤف کلاسرا لادین اور سیکولر ذہنیت کا حامل ایک صحافی ہے......آئی ایس آئی کے سابق چیف شجاع پاشا نے کچھ عرصہ پہلے 'ایبٹ آباد کمیشن' کے سامنے بیان دیتے ہوئے کہا تھا کہ'' پاکستانی صحافی، امریکیوں کے ہاتھوں محض شراب، پیسے اور عورت کے عوض بِک جاتے ہیں''......یاد رہے کہ یہ پاکستانی میڈیا ہی تھا جس نے شجاع پاشا کی'' غیرت ایمانی'' کے قصیدے لکھے اور گائے تھے، بے سروپا روایات گھڑنے اور جھوٹی حمیت کا ڈھنڈورا پیٹنے کی تسلسل برقرار رکھا اور سادہ لوح مسلمانوں کو باور کروایا تھا کہ'' شجاع پاشا نے امریکیوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پاکستان کا دفاع کیا اور امریکی وزیر دفاع لیون پنیٹا سے کہا ''میرا خدا امریکہ نہیں اللہ ہے''......کلاسرا نے اپنے'' پیٹی بند بھائیوں'' کے دفاع میں یہ کالم لکھا، جس میں پاکستانی خفیہ اداروں کی اصلیت اور صلیبی آقاؤں سے اُن کی غیر مشروط وفاداری کا احوال بھی خوب کُھل کر سامنے لایا گیا ہے......ادارہ رؤف کلاسرا کے عقائد اور اُس کی دیگر آرا سے قطعی متفق نہیں ہے......یہ تحریر اگرچہ مجاہدین کے خلاف دن رات برسرِ پیکار دو عناصر (میڈیا اور پاکستانی خفیہ اداروں) کی باہمی مخاصمت کا پتہ بھی دیتی ہے اور ساتھ ہی ان کے مکروہ کردار کو بھی عیاں کرتی ہے......لیکن بعض صحافیوں کی جانب سے خفیہ ایجنسیوں کے خلاف سامنے آنے والے تجزیات کسی ''کھلی بغاوت'' کی جانب اشارہ نہیں کرتے بلکہ یہ بھی اپنا 'وزن' اور 'قیمت' بڑھانے کے گُر ہیں، جو صرف اُسی وقت آزمائے جاتے ہیں جب کوئی فرد، فوج اور اُس کے اداروں سے ریٹائر ہو جائے...... وگرنہ حاضر سروس مفسدین پر قلم ونظر اٹھانا تو کجا، آئی ایس پی آر کی جانب مہیا کی جانے والی رپورٹوں سے سرِ موہٹ کر ایک لفظ تک بولنے سے'' آزاد صحافت'' کی زبانوں پر چھالے پڑتے ہیں......

حسین حقانی کو اسلام آباد سے اجازت مل گئی تھی کہ جو بھی امریکی پاکستان کا ویزا لینا چاہتا ہے، اسے فوراً دے دیا جائے اور یوں امریکیوں نے پاکستان میں بڑی تعداد میں اپنے جاسوس بھیجنے کا فیصلہ کیا اور اس کا علم آئی ایس آئی یا دیگر ایجنسیوں کو نہیں تھا۔

سی آئی اے کے ان جاسوسوں میں ریمنڈ ڈیوس بھی تھا جنہوں نے لاہور میں کام کرنا تھا۔ جب ریمنڈ ڈیوس نے لاہور کی شاہراہ پر دو بندے مار دیے تو معاملہ بگڑ گیا اور پہلی دفعہ پاکستان کو پتہ چلا کہ کچھ گڑبڑ تھی۔ امریکی ہر قیمت پر ریمنڈ ڈیوس کو واپس لانا چاہتے تھے۔ امریکی سفیر منٹر کا خیال تھا کہ بہتر ہوگا کہ آئی ایس آئی سے ہی ڈیل کر لی جائے تو زیادہ شور شرابا نہیں ہوگا اور ریمنڈ فوراً باہر نکل آئے گا۔ تاہم سی آئی اے کے اسلام آباد میں نئے چیف کا خیال تھا کہ چونکہ آئی ایس آئی ان کی دوست نہیں لہٰذا ان سے ڈیل نہیں ہوسکتی۔ سی آئی اے اسلام آباد چیف نے پاکستان میں امریکی سفیر منٹر کو واضح انداز میں کہہ دیا تھا کہ انہیں یہ بندہ ہر قیمت پر چاہیے اور پلان بننا شروع ہو گیا کہ اسے کیسے رہا کرانا ہے۔ اس سلسلے میں وائٹ ہاؤس، اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ اور سی آئی اے کے درمیان ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ منٹر نے جنرل پاشا سے رابطہ کیا اور اسے بڑے واضح انداز میں بتا دیا کہ وہ کیا چاہتے ہیں۔ امریکی سفیر نے جنرل پاشا کو بتایا کہ وہ ہر صورت میں اپنے بندے کو پاکستان سے باہر بھجوانا چاہتے ہیں۔ تاہم جنرل پاشا کے ذہن میں ایک اور پلان تھا کہ اب امریکیوں پر کیسے اس نے ذاتی احسان کرنا ہے۔

جب اوباما نے اس معاملے پر پریس کانفرنس کرنے کا فیصلہ کیا اور ریمنڈ کو سفارت کار کہہ کر اس کی رہائی کا مطالبہ کیا تو جنرل پاشا کو فوری طور پر امریکہ بلایا گیا۔ جنرل پاشا نے فلائٹ پکڑی اور سیدھے امریکہ گئے جہاں ان کی ملاقات سی آئی اے کے لیون پینٹا سے ہوئی تاکہ وہ جان سکیں کہ امریکن کیا چاہتے تھے۔ گفتگو سے پاشا کو اندازہ ہو گیا تھا کہ ریمنڈ سی آئی اے کے لیے کام کرتا تھا۔ جنرل پاشا نے لیون پنیٹا کو یہ تجویز دی کہ بہتر ہوگا کہ آئی ایس آئی اور سی آئی اے مل کر ریمنڈ ڈیوس کو خاموشی سے باہر نکالیں۔ جنرل پاشا نے ایک سوال پوچھ لیا کہ آیا ریمنڈ ڈیوس سی آئی اے کے لیے کام کر رہا تھا؟ اس پر لیون پنیٹا نے نفی میں جواب دیا۔

پنیٹا نے یہاں تک جنرل پاشا کو بتایا کہ معاملہ اس کے ہاتھ سے نکل گیا تھا اور اب اسے اوباما انتظامیہ براہ راست ڈیل کر رہی ہے۔ تاہم جنرل پاشا یہ سن کر پریشان ہوئے کہ لیون پنیٹا نے ان سے جھوٹ بولا تھا۔ اس پر جنرل پاشا نے فیصلہ کیا کہ وہ اب یہ کام ہر صورت کرائیں گے تاکہ امریکیوں کو کچھ اندازہ ہو کہ کام کتنا مشکل تھا۔ جنرل پاشا کا خیال تھا کہ اگر مان لیا جاتا کہ ریمنڈ سی آئی اے کا جاسوس تھا تو وہ فوراً اس معاملے کو حل کرا لیتے۔

جنرل پاشا کی پاکستان واپسی پر جب امریکی سفیر نے اُسے کہا کہ وہ ہر قیمت پر ریمنڈ کو واپس چاہتے ہیں تو جنرل پاشا کے ذہن میں یہ بات موجود تھی کہ پہلے وہ لیون پنیٹا کے جھوٹ پر اس پورے معاملے کو لٹکائیں گے اور پھر دیکھیں گے کہ امریکیوں کی کیسے مدد کرنی ہے۔ ایک ہفتے بعد لیون پنیٹا نے امریکی سفیر سے رابطہ کیا اور اسے ایک حل تجویز کیا جو اس کے خیال میں اسلامی بھی تھا اور پاکستان کی روایت کے مطابق بھی۔ اس کا کہنا تھا کہ امریکہ دو مقتولین کے لواحقین کو خون بہا ادا کر دے تو معاملہ ختم ہو جائے گا اور عدالت میں کیس نہیں چلے گا۔ جنرل پاشا نے یہ پلان حسین حقانی کے ساتھ مل کر بنایا تھا۔ سی آئی اے کو کہا گیا کہ وہ پیسوں کا بندوبست کرے۔ یہ بھی طے ہوا کہ معاملہ بہت سیکرٹ انداز میں کیا جائے گا تاکہ کسی کو بھنک نہ پڑے اور ریمنڈ جیل سے باہر نکل سکے۔ یوں جنرل پاشا نے آئی ایس آئی کو حکم دیا کہ وہ سب معاملہ اپنے ہاتھ میں لے لے۔ آئی ایس آئی کے افسران مقتولین کے گھر گئے اور انہوں نے انہیں بیس کروڑ روپے لینے پر راضی کر لیا اور اس کے بدلے وہ ریمنڈ کو معاف کرنے پر تیار ہو گئے۔

(بقیہ صفحہ ۶۱ پر)

خوف میں گھرے امریکہ کی ڈوبتی معاشی ناؤ

عثمان یوسف

امریکی، گھمنڈ اور تکبر سے اکڑی گردنیں لیے کرامت مسلمہ پر حملہ آور ہوئے تھے۔ ان حملہ آور صلیبیوں کے سینے اسلام کی کدورت اور عداوت سے بھڑک رہے تھے، ان کی گردنوں میں غرور ونخوت کا سریا تھا، ان کے ہاتھوں میں جدید اور مہلک ترین آلات حرب وضرب تھے، ان کی پشت پر مضبوط معیشتیں تھیں، کھربوں ڈالرز کے سرمائے کے بل بوتے پر یہ اہل ایمان کو زیر کرنے نکلے تھے...... دوسری جانب مومنین کے پاس کیا تھا؟ بھوک سے بے حال اجسام، سردترین موسموں میں جسموں کو ڈھانپنے واجبی سا لباس، تورا بورا کی بم باریوں کے مقابل زنگ آلود اسلحہ، عسرت وافلاس میں گھری ہوئی معیشت...... لیکن اس سب کے باوجود اُن کے سینوں میں مضبوط ایمان، دلوں میں اپنے مالک کی محبت اور اُس پر سب کچھ وار دینے کا جذبہ، رب العزت پر کامل توکل، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے منہجِ جہاد وقتال پر مکمل یقین، استطاعت بھر اعداد اور اپنے خالق کے حضور مناجات وادعیا پیش کرتے شب بسریاں تھیں......

اس جنگ کے نتیجہ کا اعلان آج دشمن بزبانِ حال بھی اور بزبانِ قال بھی خود ہی کر رہا ہے...... پہلے بزبانِ قال سن لیجیے......امریکہ کی حالت زار بیان کرتے ہوئے ان تجزیات میں، محسنِ امت، مجدد جہاد شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کی حکمت عملی کی کامیابی کا دشمن اعتراف کرتا پایا جا رہا ہے۔ امریکی صحافی پال کریگ رابرٹس جو امریکی وزیر خزانہ اور امریکی جریدے وال اسٹریٹ جرنل کا ایڈیٹر بھی رہ چکا ہے۔ وہ اپنے ایک مضمون میں شیخ اسامہ رحمہ اللہ کے بارے کچھ یوں رقم طراز ہے:

> ''اسامہ نے بار بار کہا تھا کہ ''امریکہ کو مسلمان ملکوں سے نکالنے کا واحد رستہ یہ ہے کہ امریکہ کو چھوٹی چھوٹی مگر زیادہ اخراجات والی جنگوں میں الجھایا جائے، جس سے امریکی معیشت تباہ ہو جائے گی''۔ امریکہ اسامہ کے جال میں پھنس گیا اور آج دیوالیہ پن کے قریب ہونے کے باوجود امریکہ، افغانستان، عراق، صومالیہ، یمن اور صحرائے اعظم کے ملکوں میں سالانہ کھربوں ڈالر خرچ کر رہا ہے، فوج پر اٹھنے والے بے انتہا اخراجات اور قرضوں کی بھرمار نے امریکہ کو اپاہج بنا دیا ہے...... یہی وجہ ہے کہ آج امریکہ کی دگرگوں معاشی حالت پر اسامہ کی روح مسکرا رہی ہوگی''۔

جرمن میڈیا میں صلیبی جنگ کے نتیجے میں پیدا ہونے والی امریکہ کی مجموعی صورت حال کا تجزیہ ان الفاظ میں کیا گیا:

> ''جس کامیابی سے دنیا کے غیر منظم گوریلا گروپوں نے امریکہ کو چوٹ لگائی ہے اس سے بتدریج امریکہ کی طاقت کمزور ہوتی جا رہی ہے۔ نائن الیون کے بعد القاعدہ اپنی حکمت عملی میں کافی کامیاب رہی جس کا مقصد عالمی سطح پر امریکہ کے زوال کے عمل کو تیز کرنا تھا۔ عراق پر حملہ کرنے سے امریکہ اسامہ کے پھینکے ہوئے اس جال میں پھنس گیا جس کا مقصد اس جنگوں میں الجھا کر اس کی طاقت کمزور کرنا تھا۔ اسامہ کو یقین تھا کہ جس طرح افغانستان میں جنگ کے بعد سابق سوویت یونین کمزور ہوگیا تھا اسی طرح امریکہ کو بھی الجھا کر کمزور کیا جا سکتا ہے۔ اپنے ۲۰۰۴ء کے آڈیو پیغام میں اسامہ نے کہا تھا کہ ہم امریکہ کو اتنا لہولہان کر دیں گے کہ وہ دیوالیہ ہو کر رہ جائے گا''۔

اب زبانِ حال کو دیکھئے تو یہودی ساہوکاروں کے قرض در قرض میں جکڑی امریکی معیشت کی زبوں حالی نے امریکی صلیبیوں کے سارے کس بل نکال کر رکھ دیے ہیں۔ عالمی کفر کے سردار امریکہ کا سارا نظام مملکت ''قرض کی مئے'' کے جام پر جام لنڈھا کر بے جان ہو چکا ہے۔ ۱۶.۷ کھرب ڈالر کا قرض، امریکہ کے آئندہ مالی سال کے بجٹ کی منظوری میں ۱۷ دن تک رکاوٹ بنا رہا اور ان سترہ دنوں میں دنیا کے سامنے امریکہ معیشت کا کھوکھلا پن پوری طرح واضح ہوگیا۔ ۱۰ لاکھ سے زائد امریکی سرکاری ملازمین اپنی تنخواہوں سے محروم ہونے کے باعث اپنے اور اپنے اہل خانہ کے لیے کھانے کے لیے خیراتی مراکز کے سر پر 'بھیک منگوں' کی طرح پڑے رہے۔

۱۷ اکتوبر کو امریکہ کے معاشی دیوالیہ پن کے گڑھے میں گرنے سے محض چند گھنٹے قبل حکومت اور اپوزیشن کے مابین طویل مذاکرات کے بعد 'شٹ ڈاؤن' کا خاتمہ ہوا اور قرضوں کے حصول کی تاریخ فروری تک بڑھانے کے حوالے سے معاہدہ ہوگیا۔ لیکن یہ انتہائی قلیل المدتی relaxtion ہے......اور امریکہ معیشت ہر سال اس خفت اور شرمندگی کو اٹھاتے اٹھاتے بالآخر زمین بوس ہو کر نشانِ عبرت بن کر رہ جائے گی......

کریڈٹ ریٹنگ کے ادارے ''اسٹینڈرڈ اینڈ پورز'' کے مطابق یہ 'شٹ ڈاؤن' زخم زخم امریکی معیشت کو کم از کم ۲۴ ارب ڈالر کے مزید کچوکے لگا گیا۔ اس بحرانی کیفیت نے امریکی ڈالر کی دنیا میں اجارہ داری پر بھی سوالیہ نشان لگائے اور امریکہ کی قرضوں میں جکڑی معیشت کی کمزور بنیادوں اور لرزتی عمارت کا پول بھی کھول دیا......

ہارورڈ یونی ورسٹی کے کینیڈی سکول آف گورنمنٹ کی اس بابت رپورٹ نے

14 ستمبر: صوبہ قندہار............ایک فدائی مجاہد کا امریکی قافلے پر حملہ..................2 ٹینک تباہ..................15 امریکی فوجی ہلاک

چشم کشا حقائق بھی سامنے لائے گئے ہیں اور اس حقیقت کو بھی واشگاف انداز میں بیان کیا گیا ہے کہ اہلِ ایمان کے خلاف لڑی جانے والی صلیبی جنگوں نے امریکی معیشت کے ساتھ کیسا ''ظالمانہ'' سلوک کیا ہے اور کس بری طرح سے اُس کا بھرکس نکال کر رکھ دیا ہے۔اس رپورٹ کے چند مندرجات پر نظر ڈال لینے سے دوٹوک انداز میں حقیقت حال معلوم ہو جاتی ہے کہ عالمی کفر کے امام کی رعونت اور کبر سے اکڑی گردن کو مجاہدین نے اللہ کی مدد اور خاص رحمت کے ذریعے بے پناہ اور لازوال قربانیاں پیش کر کے مروڑ کر رکھ دیا ہے۔اس رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ

> ''امریکہ اب تک جنگوں کی مد میں لیے گئے قرض پر ۲۶۰ ارب ڈالر صرف سود کی مد میں ادا کر چکا ہے اور مستقبل میں سود کی رقم کھربوں ڈالر میں ہوگی۔ افغانستان اور عراق کی جنگوں سے نا صرف یہ کہ امریکہ بری طرح قرضوں تلے دب چکا ہے بلکہ ان کے وفاقی حکومت کے مالی اور بجٹ کے حوالے سے مسائل پر طویل المدتی سنگین اثرات مرتب ہوں گے۔عراق اور افغانستان جنگ ملا کر امریکی تاریخ کی سب سے مہنگی جنگیں بن چکی ہیں جو مجموعی طور پر ۴ سے ۶ کھرب ڈالر کے درمیان پڑیں گی۔ان دونوں جنگوں کے دوران میں ذہنی اور جسمانی طور پر متاثر ہونے والے لاکھوں فوجیوں کی دیکھ بھال اور امداد پر آنے والے سالوں میں بھی اربوں ڈالر خرچ کرنا ہوں گے''۔

مجاہدین کی قیادت اس امر کا بخوبی ادراک رکھتی ہے کہ اللہ کے دشمنوں کے سردار امریکہ کی کمر توڑنے کے لیے اُس کی معیشت پر ضربیں لگانا اور اُسے معاشی میدان میں بےبس و لاچار کر دینا ہی اُس کے زور کو توڑنے اور اُسے بربادی و زبوں حالی کا شکار کرنے کا راستہ ہے۔اسی لیے محسنِ امت شیخ اسامہ رحمہ اللہ امریکہ کو لامتناہی جنگوں میں گھسیٹنے میں کامیاب ہوئے اور اُن کے جانشین، امیر جماعت القاعدۃ الجہاد شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ نے بھی امریکی تباہی کے منصوبوں کا اعلان کرتے ہوئے اسی حکمت عملی پر کاربند رہنے کا اعلان کیا ہے۔آپ نے معرکہ گیارہ ستمبر کے ۱۲ سال مکمل ہونے پر اپنے بصری پیغام میں اس بات کا اعادہ ان الفاظ کے ساتھ کیا:

> ''ہم امریکہ پر بڑے حملے کے لیے موقع کی تلاش میں ہیں۔امریکہ سے سب سے بڑی کمزوری اس کے سیکورٹی اخراجات ہیں، اسے دفاعی اخراجات میں الجھا کر معاشی طور پر تباہ کرنا ہمارا نصب العین ہے۔ہم امریکہ کو افغانستان، یمن اور عراق میں شکست دے چکے ہیں، اب امریکہ کو اس کی اپنی سرزمین پر شکست دینے کے لیے انفرادی طور پر حملے کیے جائیں گے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ:

اتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ ، فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللَّهِ (ترمذی)

''مومن کی فراست سے ڈرو، کیوں کے وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے''۔

یہ اللہ تعالیٰ کی نصرت، رحمت، تائید اور مدد کی واضح نشانی ہے کہ اُس نے مجاہدین کی قیادت کو ایسی فراست، تدبیر اور حکمت عملی سے نوازا ہے کہ اُنہوں نے اپنے خالق و مالک پر کامل توکل کرتے ہوئے اُس کی راہ میں اپنا سب کچھ نچھاور بھی کیا ہے اور اس صلیبی جنگ میں ائمۃ الکفر کو شکست اور نامرادی کے کنارے پر لا کھڑا کیا ہے۔اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعے اپنے دشمنوں کے رعب کو توڑا ہے، اُن کے معاشی قلعوں کو مسمار کروایا ہے، اُن کے اقتصاد کو انتشار کی نذر کیا ہے اور سورۃ القصص میں کفار کے لیے اپنی بیان کردہ سنت کو آج کے کفر پر بھی چسپاں کر دیا ہے......

وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِن قَرْيَةٍ بَطِرَتْ مَعِيشَتَهَا فَتِلْكَ مَسَاكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَن مِّن بَعْدِهِمْ إِلَّا قَلِيلًا وَكُنَّا نَحْنُ الْوَارِثِينَ (القصص: ۵۸)

''اور ہم نے بہت سی بستیوں کو ہلاک کر ڈالا جو اپنی (فراخی) معیشت میں اِترا رہے تھے سو یہ ان کے مکانات ہیں جو ان کے بعد آباد ہی نہیں ہوئے مگر بہت کم اور ان کے پیچھے ہم ہی ان کے وارث ہوئے''۔

☆☆☆☆☆

''اے مسلمانو! اگر تم عزت و کرامت اور آزادی کے ساتھ جینا چاہتے ہو تو پھر تم پر اس امت کی عزت کا دفاع کرنا واجب ہے۔امریکہ کوئی سپر پاور اور ناقابل تسخیر طاقت نہیں ہے بلکہ امریکی بھی بہر حال انسان ہی ہیں۔ان کو شکست دینا، ناکامی سے دوچار کرنا اور سزا دینا ممکن ہے۔آج خود دیکھ لو! امریکہ جو اپنے آپ کو انسانی تاریخ کی سب سے بڑی قوت مانتا تھا، اسے پہلی مرتبہ چھریاں اور کلاشنکوف اٹھانے والے معمولی مجاہدین نے اس کے گھر کے بیچ (نائن الیون حملوں) میں کاری ضرب لگائی اور عراق میں شکست دینے کے بعد افغانستان میں شکست سے دوچار کیا۔

یہ ایمان کے آگے ٹیکنالوجی کی شکست ہے۔یہ اعتماد کے آگے شہنشائیت کی شکست ہے۔بلاشبہ یہ مادیت پرست صلیبی مغرب کے اقدار کی اسلام، توحید، تقویٰ اور پاک دامنی کی اقدار کے سامنے شکست ہے۔امیر المومنین ملا عمر مجاہد نصرہ اللہ کی قیادت میں موجود امارت اسلامیہ کی طاقت کتنی تھی؟ امریکہ کی کتنی فورسز تھیں جو اپنے تمام لاؤ لشکر اور فوجی ساز و سامان کے ساتھ یہاں (حملہ کرتے ہوئے) آئی تھی؟ لیکن امیر المومنین ملا عمر نصرہ اللہ بصیرت کے ساتھ سچّے تھے، جب انہوں نے کہا ''اللہ تعالیٰ نے ہم سے کامیابی کا وعدہ کیا ہے، جب کہ بش نے ہم سے شکست دینے کا وعدہ کیا ہے، اب ہم دیکھیں گے کہ ان دونوں میں سے کون اپنے وعدے کو پورا کرنے میں سچّا ہے؟''

شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ

16 ستمبر: صوبہ لوگر............ضلع برکی برک...............مجاہدین کا ایک پیدل امریکی فوجی قافلے پر حملہ..........6 امریکی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی

افغانستان سے انخلا......امریکہ کی پریشانیوں میں مزید اضافہ

سید عمیر سلیمان

افغان فوجیوں میں طالبان سے لڑنے کی سکت نہیں:

افغان سیکورٹی فورسز وقومی افواج کے امریکی کمانڈر، جنرل جوزف ڈنفورڈ نے اعتراف کیا ہے کہ افغان فورسز طالبان کا مقابلہ نہیں کرسکتیں، اس قابل ہونے کے لیے انہیں مزید پانچ سال امریکہ کی طرف سے امداد اور تربیت کی ضرورت ہے۔ امریکی جنرل نے کہا کہ افغان افواج کا مورال بہت گرا ہوا ہے اور وہ اس قابل نہیں کہ طالبان کے سامنے ڈٹ کر کھڑی ہوسکیں۔ روسی جریدے ''وائس آف رشیا'' کو انٹرویو دیتے ہوئے ڈنفورڈ نے کہا کہ وہ نہیں سمجھتا کہ اتحادی افواج کو سیکورٹی اور آپریشن کی تمام ذمہ داریاں افغان فوج کے حوالے کرنی چاہئیں اور اپنے دس سالہ آپریشن کا خاتمہ کردینا چاہیے۔

افغانستان میں نیٹو کے سابق سربراہ ایڈمرل جیمز سٹاورائیڈ نے بھی بالکل یہی الفاظ کہے کہ ''افغانستان میں درپیش چیلنجز کے تناظر میں مقامی سیکورٹی فورسز کو تیار کرنے کے لیے تقریباً ۱۵ ہزار غیر ملکی افواج کی موجودگی ہونی چاہیے تاہم اس میں اضافہ بھی کیا جاسکتا ہے''۔ اسی حوالے سے ایک امریکی تھنک ٹینک ''بروکنگ انسٹی ٹیوشن'' نے ایک تجزیاتی رپورٹ میں کہا کہ افغانستان سے انخلا کی تاریخ کے بعد بھی اس ملک میں طالبان کا مقابلہ کرنے کے لیے افغان افواج کے ساتھ کم از کم ۲ ہزار ماسٹر ٹریزر اور ۵۰ ہزار اتحادی افواج کو یہاں رکھنا پڑے گا ورنہ طالبان افغان افواج کا تیاپانچا کردیں گے۔

یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ دس سال کی مسلسل ٹریننگ اور اربوں ڈالر لگانے کے بعد بھی امریکہ طالبان کے مقابلے میں ایک فوج نہیں تیار کرسکا تو اگلے پانچ سال میں وہ ایسا کیا کام کرلے گا کہ یہ ممکن ہوسکے۔ اور اس سے بھی اہم بات یہ کہ جن طالبان کا مقابلہ ۴۲ صلیبی ممالک کی افواج یک جان ہوکر اور اپنی تمام تر ٹیکنالوجی اور اسلحہ جھونک کر بھی نہیں کرسکیں، ان کا مقابلہ کرنے کی افغان فوج سے توقع ہی کیوں رکھی جارہی ہے؟

ہر ہفتے ۱۰۰ افغان فوجی ہلاک ہو رہے ہیں:

امریکی جریدے ''گلوبل پوسٹ'' نے امریکی جنرل ڈنفورڈ کا یہ دعویٰ نقل کیا ہے کہ افغانستان میں ہر ہفتے کم از کم ۱۰۰ افغان فوجی اور افسران طالبان کے حملوں میں ہلاک ہورہے ہیں اور یہ تعداد ماہانہ ۴۰۰ سے ۵۰۰ تک پہنچ چکی ہے۔ افغان فوجیوں کی ہلاکتوں میں اضافے کی وجہ سے امریکی اور افغان حکام میں سخت بے چینی پائی جاتی ہے۔ افغان فوجیوں پر طالبان کے حملے دن بدن تیز ہوتے جارہے ہیں جس کی وجہ سے افغان فوجیوں میں خوف پایا جاتا ہے۔ افغان فوج میں بے یقینی کا یہ عالم ہے کہ فوجی ملازمت چھوڑ کر فرار کا راستہ اختیار کررہے ہیں۔ روسی جریدے ''وائس آف رشیا'' کے مطابق ہر سال افغان فوج میں ۳۰ فی صد کمی ہورہی ہے اور ہر سال کڑی محنت کے بعد تیار کی جانے والی افواج کا ایک تہائی حصہ ملازمت ترک کر کے بھاگ جاتا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق ہر ماہ ۵ ہزار افغان فوجی ملازمت چھوڑ کر بھاگ جاتے ہیں۔ طالبان کے حملوں میں ہلاک، زخمی یا معذور ہونے والے افغان فوجیوں کی تعداد اب اتنی زیادہ ہوچکی ہے کہ ان کو دیکھ کر اب کوئی بھی افغان شہری فوج میں بھرتی ہونے پر آمادہ نہیں۔

گرین آن بلیو حملوں میں دوبارہ تیزی:

افغان فوجی اور پولیس اہل کاروں کی طرف سے اتحادی فوجیوں پر حملے جنہیں گرین آن بلیو اٹیکس کا نام دیا گیا تھا، اتحادی افواج کے لیے مسلسل دردسر بنے ہوئے ہیں۔ ۲۱ ستمبر کو صوبہ پکتیا میں ٹریننگ سیشن کے دوران ایک افغان فوجی نے فائرنگ کر کے ۳ امریکی فوجیوں کو ہلاک کردیا۔ رپورٹ کے مطابق امریکی فوجی افغان فوجیوں کے تربیتی کلاس لے رہے تھے کہ اچانک ایک افغان فوجی نے ان پر فائرنگ کردی۔ دو امریکی فوجی موقع پر ہی ہلاک ہوگئے جب کہ تیسرا زخموں کی وجہ سے ہسپتال میں دم توڑ گیا۔ اسی طرح کے ایک واقع میں ۱۲ اکتوبر کو کنڑ میں ایک افغان فوجی نے فائرنگ کر کے ایک نیٹو فوجی کو ہلاک کیا۔

دو امریکی جرنیل برطرف:

امریکی عسکری قیادت نے افغانستان کے فارورڈ آپریٹنگ بیس کیمپ ''بیس شن'' پر تعینات دو امریکی میجر جنرلز کو بطور سزا جبری ریٹائر کردیا ہے۔ میجر جنرل گریگ اور میجر جنرل چارلس کو بیس کیمپ کی سیکورٹی برقرار رکھنے میں ناکامی پر سزا سنائی گئی ہے۔ ان دونوں جرنیلوں کو برطرف کرنے کی بنیادی وجہ ستمبر ۲۰۱۲ء میں کیمپ بیس شن پر مجاہدین کا حملہ ہے۔ مجاہدین نے اس حملے کو ''آپریشن شوراب'' کا نام دیا تھا اور اس کامیاب آپریشن میں نیٹو افواج کے درجنوں لڑاکا طیارے تباہ ہوئے تھے۔ ایک امریکی C-130 طیارہ بھی اس حملے کا نشانہ بنا۔ اس کے علاوہ بیسیوں صلیبی فوجی بھی اس حملے میں مردار ہوئے تھے۔

مجاہدین نے یہ آپریشن دورے پر آئے ہوئے شہزادہ ہیری کو اغوا یا ہلاک کرنے کے لیے کیا تھا اور مجاہدین کا فدائی دستہ ہیری سے چند سومیٹر کے فاصلے تک پہنچ گیا تھا جب ہیری نے بزدلوں کی طرح بنکر میں چھپ کر پناہ لی۔ امریکی عسکری قیادت کے مطابق یہ ان دو جرنیلوں کی نااہلی تھی کہ سیکورٹی اس قدر ناقص تھی کہ طالبان نہ صرف کیمپ میں داخل ہوئے بلکہ شہزادہ ہیری کے انتہائی قریب پہنچ گئے اور ہیری کو بھاگ کر بنکر میں چھپنا پڑا۔

16 ستمبر: صوبہ کابل..............ضلع میر بچہ..............مجاہدین کا گھات لگا کر حملہ..............8 نیٹو اہل کار ہلاک

امریکی فوج میں دو جرنیلوں کی بیک وقت برطرفی ویت نام کی جنگ کے بعد پہلی مرتبہ دیکھنے میں آئی ہے۔اور افغانستان میں یہ پہلی بار ہوا ہے کہ امریکی حکام نے اپنی سیکورٹی کی کمزوری کا باقاعدہ اعتراف کیا ہے۔

افغان گورنر طالبان سے جا ملے:

صوبہ سرے پل کے گورنر قاضی عبدالحئی نے حکومت کا ساتھ چھوڑ کر طالبان کا ساتھ دینے کا فیصلہ کرلیا۔قاضی عبدالحئی صاحب ۲۰۰۴ء سے ۲۰۰۸ء تک سینیٹر رہے اور اس کے بعد وہ کرزئی انتظامیہ کی طرف سے صوبہ سرے پل کی گورنر بنائے گئے۔۱۸ ستمبر کو انھوں نے جرات مندانہ فیصلہ کرتے ہوئے حق کا راستہ اپنا لیا اور طالبان مجاہدین میں شمولیت اختیار کر لی۔افغان حکومت کے اہل کاروں کے تائب ہوکر طالبان میں شمولیت کا یہ پہلا واقعہ نہیں۔اس سے پیشتر سیکڑوں اہل کار و افسران مجاہدین میں شامل ہو چکے ہیں تاہم کسی گورنر کا تائب ہونے کا یہ پہلا واقع ہے اور کرزئی حکومت کو یہ ایک ایسے وقت میں برداشت کرنا پڑا ہے جب ایک طرف امریکہ واپسی کی تیاری میں ہے اودوسری طرف اگلے سال ہونے والے انتخابات میں کرزئی حکومت کو اپنی شکست پہلے ہی واضح دکھائی دے رہی ہے۔

طالبان نے مذاکرات مسترد کر دیے:

امریکہ کی طرف سے طالبان کو مذاکرات کی میز پر لانے کی تمام کوششیں بے سود ثابت ہوئیں اور طالبان مجاہدین نے مذاکرات کو کلی طور پر مسترد کر دیا ہے۔اسی لیے امریکی نمائندہ خصوصی جیمز ڈوبنز نے کہا کہ ''یہ ایک حقیقت ہے کہ طالبان'امریکہ افغان حکومت یا کسی اور کے ساتھ مذاکرات میں نہیں پڑنا چاہ رہے لیکن ہم پھر بھی ناامید نہیں ہوئے اور طالبان سے براہ راست مذاکرات کے لیے پرامید ہیں''۔افغان صدر حامد کرزئی بھی آج کل مذاکرات کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا ہے کیونکہ مذاکرات نہ ہونے کی صورت میں اسے اپنی صدارت جاتی نظر آ رہی ہے۔ادھر امریکہ کے لیے مشکلات بڑھ رہی ہیں کیونکہ مذاکرات ہی امریکی کو وہ واحد راستہ نظر آ رہا ہے جس سے اس کی واپسی کی ذلت اور نقصان کسی حد تک کم ہوسکتا ہے۔لیکن امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد نصرہ اللہ کے عید کے بیان کے بعد امریکہ اور کرزئی آپس میں ہی گتھم گتھا نظر آتے ہیں۔

امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد نصرہ اللہ نے اپنے عید کے پیغام میں کہا تھا کہ طالبان کرزئی حکومت سے کسی قسم کے مذاکرات نہیں کر رہے اور نہ ہی وہ مستقبل میں ایسا کرنے کو تیار ہیں۔ ۲۰۱۴ء کے بعد افغانستان میں امریکہ کی موجودگی کے حوالے سے ہونے والے امریکہ افغان معاہدے کو بھی انہوں نے تسلیم کرنے سے اکار کر دیا۔انہوں نے کہا کہ ہم امریکہ سے آخر دم تک لڑیں گے اور اگر امریکہ ۲۰۱۴ء کے بعد بھی اپنی فوج کا کچھ حصّہ افغانستان میں رکھتا ہے تو ہم اپنی کارروائیاں مزید تیز کر دیں گے۔

امریکی فوج کو چھاپہ مار کارروائیوں کا اختیار دینے اور انہیں قانون سے مستثنٰی قرار دینے کے حوالے سے ہونے والے جرگہ کو بھی امیر المومنین نصرہ اللہ نے کٹھ پتلی جرگہ قرار دیا اور کہا کہ ہم ایسے جرگے کو نہیں مانتے۔انہوں نے کہا کہ ہمیں ایسے معاہدوں کی پہلے سے امید تھی اور طالبان نے سردیوں میں بھی کارروائیوں کی تیاری کر رکھی ہے۔

واضح رہے کہ کرزئی نے جرگہ بلانے کے بعد امریکہ سے معاہدہ کر لیا ہے جس میں امریکہ کو ۲۰۱۴ء کے بعد ۸ اڈوں میں امریکی فوجیوں کی موجودگی کی اجازت دی گئی ہے۔اس کے علاوہ ان فوجیوں کو چھاپہ مار کارروائیوں، گھر گھر تلاشی اور ٹارگٹ کلنگ کا اختیار بھی دیا گیا ہے۔ان فوجیوں کی رہائش اور تمام کارروائیاں قانون سے مستثنٰی ہوں گی اور ان کے ہاتھوں ہونے والی ہلاکتوں کے خلاف کسی عدالت میں اپیل نہیں کی جا سکے گی۔

☆☆☆☆☆

تحریک طالبان پاکستان کے امیر حکیم اللہ محسود شہید رحمہ اللہ کی امریکی جاسوس طیاروں کے حملے میں شہادت کے بعد پاکستان کے سیکورٹی اداروں، ''دانش وروں'' اور ذرائع ابلاغ نے ہمیشہ کی طرح ''جس کا کھانا، اُسی کے گُن گانا'' کے محاورے کو ایک بار پھر اپنے عمل سے اپنایا اور امیر تحریک رحمہ اللہ کی شہادت پر ان کی خوشی، مسرت، فرحت اور انبساط دیدنی تھا..... ''ہلاک ہوگیا، مارا گیا، انجام کو پہنچ گیا'' جیسی خرافات بکنے میں کسی کو کوئی شرم اور جھجک محسوس نہیں ہوئی..... کہ شرم و حیا تو ایمان ہی کے ساتھ لازم و ملزوم ہیں..... جہاں ایمان رخصت ہو چکا ہو وہاں شرم و حیا کا گزر کیونکر ممکن ہے.....اللہ تعالیٰ کے بدترین دشمنوں کی آنکھوں میں کھٹکنے والا کانٹے کی مانند تھے' جو اپنی شہادت کے ساتھ ہی ''ڈالر رسیدہ'' لادین طبقات اور علمائے سوء کی امریکہ پروری کو بھی عیاں کر گئے.....

اسلام دشمنی، دین بے زاری اور کفر کی چاپلوسی کے اس دل شکن ماحول میں امیر جماعت اسلامی پاکستان سید منور حسن کی آواز اور اُن کے بے باک کردار نے مجاہدین اسلام کے زخمی دلوں کو سکون اور طمانیت دی.....اللہ تعالیٰ سید منور حسن صاحب کو دنیا اور آخرت میں جزائے خیر سے نوازیں کہ جنھوں نے مفسد و شریر لبرلز و سیکولرز کی دریدہ دہنیوں کے باوجود حق کا ساتھ دیا اور امیر حکیم اللہ محسود شہید رحمہ اللہ کو بانگ دہل شہید کہا.....ساتھ ہی صلیبی جنگ کے فرنٹ لائن اتحادیوں کی ''شہادتوں'' کا پول بھی یہ کہہ کر کھول دیا کہ ''اگر امریکی فوجی اس علاقے میں طالبان سے لڑتے ہوئے مارے جانے پر شہید کہلائے جانے کے مستحق نہیں تو امریکیوں کی ہر طرح کی امداد کرنے والوں کو کیسے شہید کہا جاسکتا ہے''.....

اللہ کے راستے میں نکلے اور کفر کے سامنے ڈٹے ہوئے مجاہدین' محترم سید منور حسن صاحب کے انتہائی شکر گزار ہیں کہ اُنہوں نے اِن بندگان خدا کی سچّائی اور شہادت کی گواہی دی۔یقیناً گواہی اُن کے حق میں دنیا اور آخرت میں حجت کا کام کرے گی.....مجاہدین اُن کے لیے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُنہیں دنیا اور آخرت کی حسنات سے خوب خوب نوازے اور حق کے ساتھ یوں ہی کھڑے رہنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔آمین

17 ستمبر: صوبہ ہلمند.....................ضلع نوزاد.....................امریکی فوجی قافلے پر فدائی حملہ.....................ایک بکتر بند ٹینک.....................10 امریکی فوجی ہلاک

افغانستان بھر میں مجاہدین کی فدائی عملیات

مولانا ولی اللہ کابل گرامی

افغانستان کی سرزمین کے مسلمانوں پر یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت،فضل اور احسان ہی ہے کہ جب ساری دنیا میں اللہ کے دشمن دندناتے پھرتے ہیں تو یہی مسلمان اللہ سے کی گئی تجارت کی بنیاد پر اپنے جسم و جان کو اُس کی راہ میں وارتے ہیں اور اعدائے اسلام کے تمام تر شیطانی منصوبوں کو بکھیر کر رکھ دیتے ہیں۔ان فرزندانِ توحید کی اِنھی لازوال قربانیوں کی بدولت گذشتہ دو صدیوں میں ''خدائی دعوے دار'' اپنے انجام بد کو پہنچے ہیں۔ ان اہل ایمان کی طرف سے انجام دی جانے والی چند فدائی کارروائیوں کا احوال قارئین کے لیے پیش کیا جا رہا ہے جنہوں نے زمانۂ موجود کے فراعین کی رعونت کو خاک میں ملایا ہے اور اُنہیں مجاہدین اسلام کے ایمانی قوت کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبُور کیا ہے۔

۲۶ اگست کو کاپیسا کے ضلع تگاب میں صلیبی اور افغان افواج کے مشترکہ فوجی مرکز پر فدائی مجاہد نے بارود بھری گاڑی سے حملہ کیا۔یہ حملہ جالوخیل کے علاقے میں واقع فوجی مرکز پر کیا گیا،جس کے نتیجے میں مرکز کی عمارت مکمل طور پر منہدم ہوگئی اور رات گئے تک عمارت کا ملبہ ہٹا کر ۸۰ لاشوں کو نکالا گیا۔اس کارروائی میں ۳ بکتر بند ٹینک اور فوجی گاڑیاں بھی تباہ ہوئیں۔

۲۸ اگست کو غزنی کے صدر مقام غزنی شہر میں مجاہدین نے اہل ایمان کے دلوں کو راحت بخشنے والی شان دار استشہادی کارروائی سرانجام دی۔صلیبی افواج کے پی آر ٹی مرکز پر گیارہ مجاہدین نے ۸ گھنٹے تک امریکی فوجیوں پر کاری ضربیں لگائیں۔سب سے پہلے ایک فدائی مجاہد نے بارود بھری ٹرک گاڑی کے ذریعے پی آر ٹی کے مرکزی دروازے،دفاعی چوکی اور کمروں کو تباہ کردیے،اس کے فوری بعد ایک اور استشہادی مجاہد شہید نے دوسرے بارودی ٹرک کے ذریعے پی آر ٹی کے قریب افغان فوج کی مرکز کو نشانہ بنایا۔بعد ازاں تمام رکاوٹوں کو عبور کرنے کے بعد ۹ سرفروش مجاہدین پی آر ٹی میں داخل ہونے میں کامیاب ہوئے،جنہوں نے انٹیلی جنس سروس آفس،توپوں کے مرکز،ہیلی کاپٹروں کی پیڈ،اسلحہ کے ذخائر اور دیگر عسکری تنصیبات پر تابڑتوڑ حملے شروع کردیے۔حملے کے کچھ دیر بعد امریکی فوج کی مدد کے لیے آنے والے ۲ ہیلی کاپٹروں نے مرکز میں لینڈنگ کی،جنہیں مجاہدین نے فوراً نشانہ بنا کر مار گرایا اور ان میں سوار تمام افراد کو جہنّم واصل کردیا۔مجاہدین کے اس عظیم فدائی آپریشن میں ۸۷ امریکی فوجی وفسران،۱۲۱ افغان فوجی اور جاسوس ہلاک ہوئے۔اسی طرح ۲۰ فوجی گاڑیاں، ۶ بکتر بند ٹینک اور فوجی مراکز میں اسلحہ کے ذخائر بھی تباہ ہوئے۔

۳۱ اگست کو قندہار شہر کے وسط میں شہیدان چوک کے قریب کابل بنک سے پولیس اہل کار تنخواہیں وصول کررہے تھے۔جب ایک فدائی مجاہد نے بارودی جیکٹ کے ذریعے اُن پر حملہ کیا۔اس کارروائی میں ۲۰ پولیس اہل کار ہلاک ہوئے۔

۲ ستمبر کو میدان وردک کے ضلع سید آباد میں فدائی مجاہد حسن رحمہ اللہ نے امریکی فوجی قافلے پر بارود بھرے مزدا ٹرک کے ذریعے فدائی حملہ کیا۔اس حملے کے نتیجے میں ۱۵ امریکی فوجی ہلاک اور ۱۳ امریکی ٹینک تباہ ہوئے۔

۲ ستمبر کو مجاہدین اسلام کا نشانہ بنا ننگرہار کا سرحدی شہر طورخم،جہاں واقع امریکی افواج کے مرکز اور کنٹینرز کی پارکنگ مجاہدین کے فدائی حملوں کا ہدف بنیں۔یاد رہے کہ یہ اُن کنٹینرز کی خاص پارکنگ ہے جہاں سے راہ فرار اختیار کرتی امریکی فوج کا فوجی سامان واپس بھیجا جاتا تھا۔اس فدائی آپریشن میں ۳ مجاہدین نے حصّہ لیا۔یہ فدائی کارروائی ۵ گھنٹوں تک جاری رہی۔یہ تینوں مجاہدین امریکی افواج کے مرکز اور پارکنگ میں داخل ہوئے اور اللہ کی مدد و نصرت سے ایسی تباہ کن کارروائیاں سرانجام دیں کہ امریکی واقعتاً بلبلا اٹھے۔اس فدائی آپریشن میں ۱۵۴ امریکی ٹینک،بارودی سرنگوں کی نشان دہی کرنے والی ۱۲ گاڑیاں،فوجی ساز و سامان سے بھرے ۸۵ ٹرالر اور ۹ کنٹینر مکمل طور پر تباہ ہوئے۔جب کہ اس کارروائی میں متعدد امریکی اور ۱۳ افغان اہل کار مردار ہوئے۔

۸ ستمبر کو امارت اسلامیہ کے جری مجاہدین نے میدان وردک کے صدر مقام میدان شہر میں امریکی افواج کے مرکز اور کابل انتظامیہ کے اداروں کو نشانہ بنایا۔اس وسیع اور منظّم فدائی عملیہ میں ۵ فدائی مجاہدین نے حصّہ لیا۔جنھوں نے انٹیلی جنس سروس ڈائریکٹوریٹ کے مرکز،امریکی پی آر ٹی کے دفتر،فوجی بھرتی مرکز اور دیگر سرکاری اداروں کو نشانہ بنایا۔اس بھرپور اور کامیاب فدائی آپریشن کے نتیجے میں انٹیلی جنس سروس ڈائریکٹوریٹ کے مرکز،امریکی پی آر ٹی کے دفتر،فوجی بھرتی مرکز کی عمارتیں بالکل تباہ اور درجنوں امریکی فوجی،افغان اہل کار اور انٹیلی جنس کارندے ہلاک ہوئے۔جب کہ ۳۰ سے زائد ٹینک اور متعدد فوجی گاڑیاں بھی تباہ ہوئیں۔یاد رہے اس حملہ کے وقت امریکی پی آر ٹی میں تمام اضلاع سے امریکی و افغان انتظامیہ کے خفیہ اداروں کے ایجنٹ اہم اجلاس میں مصروف تھے۔

۱۴ ستمبر کو قندہار ایئرپورٹ کے قریب مند حصار کے علاقے میں فدائی مجاہد عبدالحنان رحمہ اللہ نے امریکی فوجی قافلے سے بارود بھری گاڑی ٹکرا دی۔جس کے نتیجے

17 ستمبر:صوبہ پروان.............ضلع بگرام...............بارودی سرنگ دھماکہ...............ایک امریکی فوجی ٹینک تباہ...............5 امریکی ہلاک

میں دو امریکی ٹینک تباہ اور ۱۵ امریکی فوجی ہلاک ہوئے۔

۱۳ ستمبر کو ہرات کے صدر مقام ہرات شہر میں امارت اسلامیہ کے فدائین نے امریکی قونصلیٹ پر استشہادی حملہ کیا۔ تفصیل کے مطابق امریکن قونصلیٹ' جو باغ ملت اور تخت سفر کے درمیانی علاقے میں محفوظ ترین مقام پر واقع ہے' پر امارت اسلامیہ کے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ جہادی آپریشن کے سلسلے میں متعدد فدائین نے ہلکے اور بھاری ہتھیاروں، دستی بموں سے حملہ کیا۔ سب سے پہلے فدائی سرفروش شہید سید امین ہلال رحمہ اللہ نے قونصل خانے کے مرکزی دروازے سے آٹھ ٹن بارود بھرا مزدا ٹرک ٹکرا دیا، جس کے نتیجے میں قونصل خانے کو شدید نقصان پہنچا اور وہاں موجود تمام رکاوٹوں ختم ہوگئیں۔ اس کے بعد آٹھ فدائین جو قونصل خانے میں داخل ہوگئے اور وہاں موجود صلیبی اور کٹھ پتلی فوجوں اور پولیس پر اندھا دھند فائرنگ شروع کردی۔ اس فدائی کارروائی میں ۲۷ امریکی ہلاک اور زخمی ہوئیں، اسی طرح قونصل خانے کے باہر ۱۷ پولیس اہل کار اور کٹھ پتلی فوجی ہلاک جب کہ ۳۵ شدید زخمی ہوئے۔ اس حملے میں ۱۲ چھوٹی بڑی گاڑیاں بھی تباہ ہوئیں۔

۱۳ ستمبر کو پکتیکا کے ضلع سر حوضہ کے ضلعی مرکز اور پولیس ہیڈ کوارٹر کو امارت اسلامیہ کے فدائی مجاہدین نے اپنے فدائی عملیات کا نشانہ بنایا۔ جس کے نتیجے میں ضلعی مرکز اور پولیس ہیڈ کوارٹر کی عمارتیں مکمل طور پر تباہ ہوگئیں اور متعدد افغان فوجی، پولیس اور انٹیلی جنس اہل کار مارے گئے۔ جب کہ کئی ایک فوجی گاڑیاں اور ٹینک تباہ ہوئے۔

۱۷ ستمبر کو فدائی مجاہد عبدالرحمٰن رحمہ اللہ نے ہلمند کے ضلع نوزاد میں صلیبی فوجی قافلے پر بارود بھری کرولا گاڑی کے ذریعے استشہادی عملیہ سرانجام دیا۔ جس کے نتیجے میں ۱۰ صلیبی فوجی ہلاک اور ایک ٹینک مکمل طور پر تباہ ہوا۔

۱۹ ستمبر کو ہلمند کے ضلع لشکر گاہ میں صلیبی فوجیوں پر فدائی مجاہد نے بارود بھری ٹوڈی گاڑی کے ذریعے حملہ کیا۔ جس کے نتیجے میں ۱۸ صلیبی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

۲۷ ستمبر کو صوبہ ہلمند کے صدر مقام لشکر گاہ شہر میں فدائی مجاہدین نے پولیس اہل کاروں کو فدائی کارروائی کا نشانہ بنایا۔ اس کارروائی میں ۱۱ پولیس اہل کار ہلاک جب کہ ۵ شدید زخمی ہوئے۔ اس کے علاوہ ایک رینجر گاڑی اور ایک ٹینک بھی مکمل طور پر تباہ ہوگیا۔

۲۸ ستمبر کو پکتیکا کے ضلع یحییٰ خیل کے ضلع مرکز پر بارود بھری گاڑی کے ذریعے فدائی کارروائی کی۔ اس کارروائی میں ضلعی مرکز کی عمارت مکمل طور پر منہدم ہوگئی اور وہاں کھڑی درجنوں گاڑیاں تباہ ہوگئیں جب کہ ضلعی پولیس چیف سمیت متعدد پولیس، انٹیلی جنس اہل کار اور مقامی جنگ جو ہلاک ہوئے۔

۲۹ ستمبر کو ہلمند کے ضلع مارجہ میں فدائی مجاہد نے پولیس ہیڈ کوارٹر کے سامنے معروف جنگ جو کمانڈر 'کاکی' کی گاڑی پر فدائی حملہ کیا۔ جس کے نتیجے میں مذکورہ کمانڈر اپنے چار ساتھیوں سمیت ہلاک ہوگیا۔ یاد رہے کہ یہ جنگ جو کمانڈر صلیبی فوجیوں کا انتہائی قابل اعتماد اور وفادار تھا جب کہ علاقے میں اپنی سفاکیت اور ظلم کی وجہ سے 'ظالم' کے نام سے جانا جاتا تھا۔

۱۵ اکتوبر کو ہلمند کے ضلع نوزاد میں فدائی مجاہد نثار احمد رحمہ اللہ نے کاریز سفید کے علاقے میں صلیبی فوجی قافلے سے بارود بھری گاڑی ٹکرا دی۔ جس سے ۲ صلیبی ٹینک تباہ ہوگئے اور ۹ صلیبی فوجی ہلاک جب کہ متعدد زخمی ہوئے۔

۱۶ اکتوبر کو قندھار کے ضلع ژڑی میں امریکی اور افغان فوجیوں پر فدائی حملہ کیا۔ تفصیل کے مطابق ۱۵ اور ۱۶ اکتوبر کی درمیانی شب انارک درہ کے مقام پر صلیبی فوجیوں کو مجاہدین کے خلاف آپریشن کے لیے ہیلی کاپٹروں سے اتارا گیا۔ یہ فوجی جس جگہ آپریشن کے لیے آئے وہاں مجاہدین نے پہلے سے دو فدائین کو ایک مکان میں مورچہ زن کر رکھا تھا اور ساتھ ہی مکان کے آس پاس بارودی سرنگیں بھی نصب کر رکھیں تھیں۔ جیسے ہی امریکی فوجی اس مکان میں داخل ہوئے مسلسل دس دھماکے ہوئے، جب صلیبی فوجی لاشوں کو اٹھانے کے لیے آئے، تو ان پر ایک فدائی مجاہد ثناء اللہ رحمہ اللہ نے بارودی جیکٹ سے استشہادی حملہ انجام دیا۔ ٹھیک دس منٹ بعد دوسرے سرفروش مجاہد فرید اللہ رحمہ اللہ نے اسی نوعیت کا دوسرا شہیدی حملہ انجام دیا۔ ان فدائی حملوں اور دھماکوں سے ۳۰ امریکی فوجی ہلاک ہوئے۔

۹ اکتوبر کو ہلمند کے ضلع نادعلی میں واقع شوراب ایئر بیس کے سامنے سپلائی کانوائے کی پارکنگ سے فدائی مجاہد نے بارود بھری گاڑی ٹکرا دی۔ اس فدائی عملیہ میں پارکنگ انچارج سمیت ۱۲ سیکورٹی اہل کار ہلاک اور ۶ زخمی ہوئے۔ جب کہ دو فوجی گاڑیاں بھی مکمل طور پر تباہ ہوئیں۔

۱۰ اکتوبر کو خوست کے ضلع مندوزئی میں امریکی فوجی قافلے پر بارود سے بھری سرف گاڑی کے ذریعے فدائی مجاہد نے استشہادی کارروائی کی۔ جس کے نتیجے میں ۹ امریکی فوجی ہلاک اور ۴ شدید زخمی ہوئے جب کہ امریکی فوج کے ۲ ٹینک بھی تباہ ہوئے۔

۱۴ اکتوبر کو ہلمند کے ضلع گریشک میں صلیبی اور افغان افواج کی چیک پوسٹ پر قاری نوراللہ رحمہ اللہ نے بارود بھری گاڑی سے فدائی کارروائی کی۔ اس حملے میں ۹ صلیبی فوجی اور ۱۸ افغان اہل کار ہلاک جب کہ چیک پوسٹ اور ایک صلیبی ٹینک بھی تباہ ہوا۔

۱۸ اکتوبر کو کابل شہر میں امارت اسلامیہ کے فدائی مجاہد نے صلیبی فوجوں کے قافلے پر بارود بھری گاڑی کے ذریعے استشہادی حملہ انجام دیا۔ اس فدائی حملے کے نتیجے میں صلیبیوں کی دو بلٹ پروف گاڑیاں مکمل طور پر تباہ ہوئیں اور ان میں سوار 8 کافر

18 ستمبر: صوبہ میدان وردک.............ضلع سید آباد.............مجاہدین کا نیٹو سپلائی قافلے پر حملہ.........4 آئل ٹینکر تباہ.........13 سیکورٹی اہل کار ہلاک

مارے گئے۔

۲۰ اکتوبر کو ہلمند کے ضلع نادعلی میں صلیبی فوج کے اہم مرکز شوراب بیس پر فدائی حملہ کیا گیا۔اس فدائی کارروائی کے نتیجے میں ۱۰ صلیبی ہلاک جب کہ ۵ شدید زخمی ہوئے۔

۲۶ اکتوبر کو زابل کے صدر مقام قلات شہر میں واقع پولیس آفس کے سامنے چیکنگ کرنے والے اہل کاروں پر امارت اسلامیہ کے فدائی مجاہد شہیدی حملہ انجام کیا۔ جس کے نتیجے میں ۸ پولیس اہل کار ہلاک اور ۴ شدید زخمی ہوئے۔

۲۸ اکتوبر کو پکتیکا کے ضلع خیر کوٹ میں بدنام زمانہ انٹیلی جنس سروس آفس کو استشہادی حملے کا نشانہ بنایا گیا۔امارت اسلامیہ کے فدائی مجاہد شہید شاہ حسین تقبلہ اللہ نے ڈسٹرکٹ انٹیلی جنس سروس آفس کی دومنزلہ عمارت سے بارود بھری سرف گاڑی ٹکرادی،جس سے مرکز منہدم ہو کر رہ گیا۔اس حملے کے نتیجے میں ۱۰ اہل کار موقع پر ہلاک جب کہ ۶ شدید زخمی ہوئے۔

یہ صرف گذشتہ چند ہفتوں میں کی جانے والی فدائی کارروائیوں کا تذکرہ ہے۔جسے پڑھ کر آسانی سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ایمان کی قوت کے سامنے دنیا کی بڑی سے بڑی باطل اور طاغوتی طاقت ڈھیر ہو جاتی ہے......مجاہدین اسلام نے اللہ تعالیٰ کی نصرت اور تائید سے اسے ثابت بھی کیا ہے جس ایمان دلوں میں موجزن ہو اور اللہ کے دین کی سربلندی ہی مقصدِ زندگی قرار پائے تو جسم و جان کو اُس کی راہ میں قربان کر کے نعمتوں بھری جنتوں کا سودا بھی کھرا کیا جاسکتا ہے اور اولیائے شیطان کو بھی فنا کے گھاٹ اتارا جاسکتا ہے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: جنرل پاشا صاحب! اب کیا خیال ہے؟

اوباما انتظامیہ کے صرف چند افسران کو علم تھا کہ آئی ایس آئی اور مقتولین کے ورثا کے درمیان کیا مذاکرات ہو رہے ہیں۔ان کے پاس وقت کم تھا کیونکہ لاہور ہوئی کورٹ نے فیصلہ دینا تھا کہ ریمنڈ سفارت کار تھا یا جاسوس اور اس سے پہلے چھوٹی عدالت سے یہ کام کرانا تھا۔اس دوران میں ریمنڈ ڈیوس کو کچھ پتہ نہیں تھا کہ اس کی رہائی کے لیے کیا اقدامات کیے جا رہے تھے اور کس لیول پر اسے بچانے کا کام ہو رہا تھا۔جب ۱۶ مارچ کو اسے عدالت کے روبرو ہتھکڑیاں لگا کر پیش کیا گیا تو اسے توقع تھی کہ اس پر فردِ جرم عائد ہوگی اور مقدمہ چلے گا۔اسے جج کے سامنے ایک آہنی پنجرے میں کھڑا کر دیا گیا،حیرانی کی بات یہ ہے کہ عدالت کی پچھلی کرسی پر آئی ایس آئی سربراہ جنرل پاشا خود موجود تھے اور تمام کارروائی کو دیکھ رہے تھے۔جنرل پاشا امریکیوں پر جتانا چاہتے تھے کہ انہوں نے یہ سب کام کیا تھا۔جنرل پاشا عدالت میں بیٹھ کر اپنے موبائل فون پر سے امریکی سفیر منٹر کو ٹیکسٹ میسج کر رہے تھے کہ عدالت میں کیا کارروائی ہو رہی ہے اور کس وقت ریمنڈ کی رہائی متوقع ہے۔

ہر لمحہ کی کارروائی امریکی سفیر کو موبائل ٹیکسٹ میسج پر بتائی جا رہی تھی۔سماعت شروع ہوئی تو جج نے بتایا کہ کیسے مقدمہ آگے چلے گا اور کارروائی ہوگی۔اچانک جج نے حکم دیا کہ سب صحافی عدالت سے باہر نکل جائیں۔جنرل پاشا کے پلان پر عمل درآمد شروع ہو چکا تھا۔ایک اور خفیہ دروازے سے مقتولین کے اٹھارہ رشتے دار عدالت میں داخل ہوئے اور انہوں نے ریمنڈ ڈیوس کے پنجرے کے آگے باری باری کھڑے ہو کر اسے معاف کیا اور آگے بڑھتے گئے۔جنرل پاشا نے ایک اور ٹیکسٹ میسج امریکی سفیر منٹر کو بھیجا کہ مشن پورا ہو گیا تھا۔ریمنڈ ڈیوس آزاد تھا۔کیونکہ یہ سب کارروائی اردو میں ہو رہی تھی لہٰذا ریمنڈ ڈیوس کو کچھ علم نہیں تھا کہ یہ سب کچھ کیا ہو رہا تھا۔

اس سے پہلے آئی ایس آئی ریہرسل کر چکی تھی کہ کیسے اُسے عدالت سے نکال کر ایئرپورٹ لے جانا ہے۔جونہی عدالت نے ریمنڈ کو رہا کیا،آئی ایس آئی کے اہل کاروں نے اسے فوراً کار میں ڈالا اور ایئرپورٹ کی طرف نکل گئے۔جب جنرل پاشا نے امریکی سفیر کو ٹیکسٹ میسج کیا کہ اس کا بندہ اب ایئرپورٹ جا رہا ہے تو اسے پریشانی ہوئی کہ ریمنڈ کو تو کچھ علم نہیں تھا کہ سب کیا چل رہا تھا لہٰذا کہیں وہ کار میں موجود آئی ایس آئی کے اہل کاروں کو بھی قتل نہ کر دے۔جب ایئرپورٹ پر کار پہنچی تو ریمنڈ کو ایک جہاز میں ڈال دیا گیا اور تھوڑی دیر بعد وہ افغانستان پہنچ چکا تھا اور اسے سی آئی اے کے حوالے کر دیا گیا۔جنرل پاشا کے بارے میں یہ سب سنسنی خیز انکشافات پڑھ کر یاد آیا کہ انہوں نے پاکستانی صحافیوں کے بارے میں ایبٹ آباد کمیشن کے سامنے بیان دیا تھا کہ پاکستانی صحافی امریکہ کے ہاتھوں شراب،عورت اور پیسے پر بِک جاتے ہیں۔اب کیا خیال ہے؟ تھوڑی سی اخلاقی جرأت کا مظاہرہ کر کے جنرل پاشا کچھ اپنے بارے میں بھی بتائیں گے؟

(یہ کالم نیویارک ٹائمز کے ایوارڈ یافتہ رپورٹر Mark Mazzetti کی نئی کتاب The Way of the Knife پڑھ کر لکھا گیا ہے۔)

☆☆☆☆☆

''اِس بات میں ہمیں کوئی شک نہیں کہ امت ایک وجود کی مانند ہے ہم بحیثیت مسلمان مسلمانوں کے مابین کسی ڈیورنڈ لائن اور بارڈر کو تسلیم نہیں کرتے ہم امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ کے وفادار سپاہی ہیں۔وہ ہمارے رہبر و رہنما اور امیر ہیں۔ہماری تحریک طالبان پاکستان کی اِمارت اِسلامیہ افغانستان کے لیے قربانیاں حالات سے ثابت ہیں،اور یہ تعلّق وقت کے ساتھ ساتھ پختہ ہوتا رہے گا''۔

امیر حکیم اللہ محسود شہید رحمہ اللہ

19 ستمبر: صوبہ لوگر............ضلع برکی برک ....بارودی سرنگ دھماکہ............ایک امریکی ٹینک تباہ............4 امریکی ہلاک اور متعدد زخمی

خراسان کے گرم محاذوں سے

ترتیب وتدوین: عمر فاروق

افغانستان میں محض اللہ کی نصرت کے سہارے مجاہدین صلیبی کفار کو عبرت ناک شکست سے دوچار کر رہے ہیں۔اس ماہ ہونے والی اہم اور بڑی کارروائیوں کی تفصیل پیش خدمت ہے اور رنگین صفحات میں صلیبیوں اور اُن کے حواریوں کے جانی ومالی نقصانات کے میزان کا خاکہ دیا گیا ہے، یہ تمام اعداد وشمار امارت اسلامیہ ہی کے پیش کردہ ہیں جب کہ تمام کارروائیوں کی مفصل روداد امارت اسلامیہ افغانستان کی ویب سائٹ www.shahamat-urdu.com اور theunjustmedia.com پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

16اگست

☆صوبہ پکتیکا کے صدر مقام گردیز میں مجاہدین نے ایک امریکی ٹینک کو بم دھماکے سے تباہ کردیا جس سے اس میں سوار 3امریکی ہلاک اور 3زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ ننگرہار ضلع مہمند درہ میں ایک امریکی ٹینک بارودی سرنگ سے ٹکرا گیا جس سے 5 فوجی ہلاک ہوگئے۔

☆مجاہدین نے صوبہ ہلمند کے ضلع نوزاد میں بارودی سرنگ سے نشانہ بناکر دو نیٹو ٹینکوں کو تباہ کردیا جس سے 6نیٹو اہل کار ہلاک اور کئی زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ قندہار میں ایک فدائی مجاہد نے ملا عبداللہ کاریز کے ایک تفریحی مقام پر اکھٹے کھڑے افغان اور نیٹو اہل کاروں پر حملہ کیا جس سے 15نیٹو اور 8افغان اہل کار ہلاک ہوگئے۔

17اگست

☆صوبہ ہلمند ضلع سنگین میں مجاہدین نے ایک افغان فوجی ٹینک کو بارودی مواد سے تباہ کیا جس سے 4فوجی ہلاک ہوئے۔جب لاشیں لے جانے کے لیے فوج آئی تو مجاہدین نے حملہ کرکے ان میں سے دو فوجیوں کو ہلاک کردیا۔

18اگست

☆صوبہ لوگر کے ضلع برکی برق میں مجاہدین کی نصب کردہ ایک بارودی سرنگ سے ٹکرا کر امریکیوں کا ٹینک تباہ ہوا جس سے 3امریکی فوجی ہلاک اور 2زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ ننگرہار کے ضلع غنی خیل میں مجاہدین نے ایک امریکی سپلائی اور فوجی قافلے پر حملہ کیا، جس سے دو ٹرالر اور دو امریکی ٹینک مکمل تباہ ہوگئے۔

☆صوبہ ہلمند ضلع نوزاد میں مجاہدین نے دو امریکی ٹینکوں کو یکے بعد دیگرے بم حملوں کا نشانہ بنایا جس سے 4فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ لوگر کے علاقے برک براق میں مجاہدین نے پیدل امریکی دستوں پر حملہ کرکے کم از کم 3فوجیوں کو ہلاک اور 2 کو زخمی کردیا۔

19اگست

☆صوبہ ہلمند ضلع گریشک میں مجاہدین نے ایک امریکی ٹینک کو بارودی سرنگ سے نشانہ بناکر 4امریکیوں کو ہلاک کردیا۔

☆صوبہ فراہ ضلع گلستان میں مجاہدین نے ایک فوجی قافلے پر ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا۔جس سے 15افغان فوجی اہل کار ہلاک اور کئی زخمی ہوگئے۔

20اگست

☆صوبہ ہلمند میں ضلع سنگین کے علاقے میں ایک بکتر بند گاڑی بارودی سرنگ سے ٹکرا گئی جس سے 4نیٹو اہل کار ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ دائی کنڈی کے ضلع گیزآب میں مجاہدین کی دعوت پر کمانڈر اسداللہ کی قیادت میں 50فوجیوں نے مجاہدین میں شمولیت اختیار کی۔

21اگست

☆صوبہ لوگر کے صدر مقام پل عالم میں مجاہدین نے ایک جاسوس طیارہ مار گرایا۔

☆صوبہ ہلمند ضلع واشیر میں امریکی اور نیٹو فوج کے چار ٹینک مجاہدین کی بچھائی بارودی سرنگوں کی زد میں آگئے جس سے 8نیٹو اور امریکی فوجی ہلاک اور 6زخمی ہوگئے۔

22اگست

☆صوبہ ہلمند کے صدر مقام لشکر گاہ میں مجاہدین کے رابطے میں موجود 3فوجیوں نے ایک چیک پوسٹ میں حملہ کرکے 12فوجیوں کو ہلاک اور 2 کو زخمی کردیا۔

☆صوبہ لوگر کے دارالحکومت پُل عالم میں مجاہدین اور امریکی فوجوں کے درمیان شدید لڑائی ہوئی جس میں 10امریکی فوجی ہلاک اور 5زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ فراہ کے صدر مقام فراہ میں مجاہدین نے ایک فدائی حملے میں صوبائی انٹیلی جنس افسر کو شدید زخمی کردیا۔

23اگست

☆صوبہ ہلمند ضلع نوزاد میں مجاہدین نے ایک جھڑپ میں تین نیٹو اہل کاروں کو ہلاک کیا۔

24اگست

☆صوبہ ہلمند میں ضلع سنگین کے علاقے میں مجاہدین نے ایک چوکی پر دھاوا بول دیا۔اس حملے میں 11افغان فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ ننگرہار اور لغمان سے تعلّق رکھنے والے 14 افغان فوجیوں نے مجاہدین کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے مجاہدین نے شمولیت اختیار کرلی۔

☆صوبہ غزنی میں مجاہدین نے گھیرو کے علاقے میں ایک خالی مکان کو اس وقت بموں سے اڑادیا جب اس میں امریکی فوجی تلاشی کے لیے داخل ہوئے، 15 امریکی ہلاک ہو گئے۔

25 اگست

☆صوبہ قندہار ضلع میوند میں مجاہدین نے ایک بکتر بند ٹینک کو بارودی سرنگ سے نشانہ بنایا۔ جس سے 4 امریکی فوجی ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ میدان وردک ضلع سید آباد میں مجاہدین نے ایک امریکی ٹینک کو بارودی دھماکے سے تباہ کردیا۔ جس سے کم ازکم 3 امریکی فوجی ہلاک اور 3 زخمی ہوگئے۔

26 اگست

☆صوبہ کاپیسا ضلع تگاب میں فدائی مجاہد نے نیٹو وافغان فوجیوں کے ایک مشترکہ مرکز پر شہیدی حملہ کرکے کم ازکم 80 نیٹو اور افغان فوجیوں کو ہلاک کردیا۔ جب کہ حملوں میں 3 ٹینک اور 2 گاڑیاں بھی تباہ ہوگئیں۔

☆صوبہ لوگر کے صدر مقام پل عالم میں مجاہدین نے ایک امریکی بکتر بند گاڑی کو بارودی سرنگ سے تباہ کردیا جس سے 6 امریکی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ ہلمند ضلع نوزاد میں مجاہدین نے ایک نیٹو فوج کی بکتر بند گاڑی کو نشانہ بنایا جس سے 4 فوجی ہلاک اور 3 زخمی ہوگئے۔

27 اگست

☆صوبہ قندہار میں مجاہدین نے ائیر پورٹ پر ایک اور میزائل حملہ کیا۔

☆صوبہ کنڑ ضلع مانوگئی میں مجاہدین نے ایک بیس پر حملہ کرکے 5 فوجی قتل کردیے۔

☆صوبہ غزنی ضلع گیلان میں مجاہدین نے نیٹو فوج کے دو ٹینکوں کو بارودی دھماکوں سے تباہ کردیا۔ جس سے 8 اہل کار ہلاک ہوگئے۔

28 اگست

☆صوبہ غزنی ضلع گیلان میں مجاہدین نے ایک امریکی ٹینک کو نشانہ بنایا جس سے 5 امریکی فوجی ہلاک ہوگئے۔

☆ صوبہ فراہ میں مجاہدین نے مارٹر گولوں سے ایک مرکز پر حملہ کرکے 40 نیٹو سپلائی گاڑیوں کو تباہ کردیا۔

☆صوبہ ہلمند ضلع گریشک میں مجاہدین نے ایک امریکی ٹینک کو بم دھماکے میں تباہ کردیا جس سے اس میں سوار 6 اہل کار ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ غزنی میں امریکی مرکز پر گیارہ فدائیوں نے حملہ کیا جن کی معاونت پندرہ مزید ساتھی بھی کررہے تھے، جس سے مرکز تباہ ہوگیا، 70 امریکی فوجی (افسران سمیت) اور 39 افغان فوجی مردار۔ جب کہ 24 گاڑیاں، 2 ہیلی کاپٹر، 6 ٹینک تباہ کردیے۔

☆صوبہ میدان وردک میں ضلع سید آباد میں مجاہدین نے ایک سپلائی قافلے پر حملہ کرکے 11 فوجیوں کو ہلاک جب کہ 22 فوجی سپلائی گاڑیوں کو جلادیا۔

30 اگست

☆صوبہ ہلمند ضلع نادعلی میں مجاہدین نے دو امریکی ٹینکوں کو بم دھماکوں سے تباہ کردیا۔ جس سے اس میں سوار 5 امریکی جل کر راکھ ہوگئے۔

☆صوبہ میدان وردک ضلع نرخ میں مجاہدین نے ایک حملے میں 8 نیٹو سپیشل فورسز کے ارکان کو قتل کردیا، جو کہ ایک فوجی مرکز میں جمع تھے۔

31 اگست

☆صوبہ ہلمند کے ضلع نہر سراج میں مجاہدین نے بم دھماکے سے ایک ٹینک تباہ کردیا جس سے اس میں سوار 5 نیٹو اہل کار ہلاک ہوگئے۔

☆ قندہار شہر کے وسط میں واقع ایک پولیس اسٹیشن پر ایک فدائی مجاہد نے حملہ کرکے 20 پولیس اہل کاروں کو ہلاک کردیا۔

یکم ستمبر

☆صوبہ میدان وردک کے ضلع سید آباد میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی قافلوں پر حملے کرکے 28 گاڑیوں کو تباہ اور 19 سیکورٹی گارڈز کو قتل کردیا۔

☆صوبہ زابل کے علاقے قلات شہر میں مجاہدین نے اعلیٰ فوجی وسول عہدیداروں پر حملے کرتے ہوئے 2 کمانڈروں سمیت کم ازکم 8 فوجیوں کو ہلاک کردیا۔

☆صوبہ ہلمند ضلع سنگین میں مجاہدین نے فوجی چوکی پر حملہ کرکے وہاں قبضہ کرلیا۔ اس حملے میں 6 افغان فوجی ہلاک ہوگئے۔

2 ستمبر

☆صوبہ ننگرہار کے سرحدی علاقے طورخم میں فدائی مجاہدین کے آپریشن میں فوجی ساز و سامان کے مرکز اور رہائش گاہوں کو نشانہ بنایا گیا۔ 3 مجاہدین نے ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے 260 سامان سے لدے ٹرالر، گاڑیاں، ٹینک اور مائن ڈیٹیکٹر تباہ کردیے اس حملے میں کم ازکم 13 فوجی ہلاک اور 5 زخمی ہوئے۔

☆ صوبہ میدان وردک کے ضلع سید آباد میں ایک فدائی مجاہد نے ایک امریکی فوجی قافلے سے اپنی بارودی گاڑی کو لے جاٹکرایا۔ جس سے کم ازکم 15 امریکی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔ جب کہ 3 بکتر بند گاڑیاں تباہ ہوگئیں۔

☆صوبہ ننگرہار میں چپرہار میں مجاہدین پر حملے کی کوشش میں امریکی فوج کی ایک بکتر بند گاڑی بارودی سرنگ سے ٹکراگئی جس سے 5 امریکی فوجی ہلاک ہوگئے۔

4 ستمبر

☆صوبہ بدخشاں ضلع وردوج میں مجاہدین نے دو افغان فوجی ٹینکوں کو نشانہ بنایا جس سے کم ازکم 8 افغان فوجی اہل کار ہلاک ہوگئے۔

5 ستمبر

☆صوبہ لوگر کے علاقے برقی برک میں مجاہدین نے پیدل امریکی دستوں کو حملے کا نشانہ بنایا جس سے 3 امریکی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

6 ستمبر

☆صوبہ ننگر ہار میں مجاہدین کی دعوتی کوششوں سے سپین اغر کے 40 فوجی ہتھیار پھینک کر مجاہدین سے آن ملے۔

8 ستمبر

☆صوبہ میدان وردک کے ضلع میدان شہر میں مجاہدین نے ایک انٹیلی جنس آفس پر شہیدی حملہ کر کے عمارت تباہ کر دی۔ جب کہ 20 کے قریب اہل کار ہلاک ہوگئے۔اس حملے میں 27 گاڑیاں اور ٹینک تباہ ہوگئیں۔

☆صوبہ ہرات کے ضلع شیڈنڈ میں ایک فوجی طیارہ گر کر تباہ ہوگیا جس سے ایک امریکی اور ایک افغان فوجی ہلاک ہوگئے۔

9 ستمبر

☆صوبہ قندہار کے ضلع پنجوائی میں مجاہدین نے پولیس ہیڈ کوارٹر اور ڈسٹرکٹ کونسل پر فدائی حملہ کیا۔جس سے درجنوں افراد ہلاک ہوگئے۔

☆ صوبہ غزنی ضلع قرہ باغ میں مجاہدین نے ایک امریکی ٹینک اور گاڑیوں کو بارودی دھماکوں سے تباہ کیا جس سے 6 نیٹو اور 7 افغان فوجی ہلاک ہوگئے۔

13 ستمبر

☆صوبہ زابل کے علاقے نو بہار میں مجاہدین نے فوجی قافلوں پر حملے کر کے 9 ٹینکوں کو تباہ اور کم ازکم 7 افغان فوجیوں اور 7 امریکی فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔

☆صوبہ ہرات کے صدر مقام ہرات میں 11 فدائی مجاہدین نے امریکی قونصل خانے پر حملہ کیا جس میں 27 امریکی فوجی 17 افغان فوجی ہلاک اور 12 گاڑیاں تباہ ہوگئیں۔ جب کہ عمارت کا بڑا حصّہ تباہ ہوگیا۔

14 ستمبر

☆صوبہ ننگر ہار کے صدر مقام جلال آباد میں فضائی مرکز پر مارٹر گولوں اور میزائلوں کے حملوں میں 15 نیٹو اہل کار ہلاک ہوگئے، جب کہ 8 جاسوس طیارے اور 2 ہیلی کاپٹر بھی تباہ ہوگئے۔

☆ صوبہ قندہار میں ایک فدائی مجاہد نے امریکی قافلے پر مند حصار کے علاقے میں اپنی شہیدی کار کے ذریعے حملہ کیا جس سے 2 ٹینک تباہ جب کہ 15 فوجی ہلاک ہوگئے۔

16 ستمبر

☆صوبہ لوگر ضلع برکی برک میں مجاہدین نے ایک پیدل امریکی فوجی قافلے پر حملہ کر کے 6 امریکیوں کو ہلاک اور متعدد کو زخمی کر دیا۔

☆صوبہ کابل ضلع میر بچہ میں مجاہدین نے گھات لگا کر حملہ کیا جس سے کم ازکم 8 نیٹو اہل کار ہلاک ہوگئے۔

17 ستمبر

☆صوبہ ہلمند کے ضلع نوزاد میں فدائی مجاہد عبدالرحمان نے اپنی بارود سے بھری کرولا ٹکرا کر امریکی فوجیوں کے بکتر بند ٹینک کو تباہ کر دیا جس سے 10 امریکی ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ پروان ضلع بگرام سے آنے والی اطلاع کے مطابق ایک امریکی فوجی ٹینک کو مجاہدین نے بارودی مواد سے نشانہ بنا کر 5 امریکیوں کو قتل کر دیا۔

18 ستمبر

☆صوبہ میدان وردک ضلع سید آباد میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی قافلے پر صوبہ کر کے 4 آئل ٹینکر تباہ اور 13 سیکورٹی اہل کاروں کو ہلاک کر دیا۔

19 ستمبر

☆صوبہ لوگر کے ضلع برکی برک میں مجاہدین نے ایک امریکی ٹینک کو بارودی سرنگ سے تباہ کر دیا جس سے کم ازکم 4 امریکی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ بادغیس ضلع غور ماچ میں مجاہدین نے 2 گھنٹے جاری رہنے والی ایک خون ریز جھڑپ میں کم ازکم 17 فوجیوں کو ہلاک اور زخمی کر دیا۔

20 ستمبر

☆صوبہ بدخشاں ضلع وردوج میں مجاہدین نے علاقے میں موجود 1500 پولیس اور فوجی اہل کاروں کے خلاف آپریشن کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے 60 مزید فوجیوں اور پولیس اہل کاروں کو ہلاک اور 15 کو گرفتار کر لیا ہے۔ جب کہ کافی اسلحہ غنیمت بھی کیا۔

☆ صوبہ ہلمند کے صدر مقام لشکر گاہ میں ایک مجاہد نے اپنی بارود سے بھری گاڑی کو فوجی مرکز کے باہر کھڑے نیٹو اہل کاروں سے ٹکرا دیا جس سے 18 فوجی ہلاک ہوگئے

21 ستمبر

☆صوبہ ہلمند ضلع واشیر میں مجاہدین نے ایک امریکی ٹینک کو بم دھماکے سے تباہ کر دیا جس سے 5 فوجی ہلاک اور 6 زخمی ہوگئے۔

22 ستمبر

☆صوبہ میدان وردک ضلع سید آباد میں مجاہدین نے ایک نیٹو سپلائی قافلے پر حملہ کر کے 5 فوجی ہلاک اور 1 آئل ٹینکر جلا کر تباہ کر دیا۔

غیرت مند قبائل کی سرزمین سے!!!

عبدالرب ظہیر

قبائل اور مالاکنڈ ڈویژن کے ملحقہ علاقوں میں روزانہ کئی عملیات (کارروائیاں) ہوتی ہیں لیکن اُن تمام کی تفصیلات ادارے تک نہیں پہنچ پاتیں اس لیے میسر اطلاعات ہی شائع کی جاتیں ہیں۔ متعلقہ علاقوں کے ذمہ داران سے بھی گذارش ہے کہ وہ تفصیلی خبریں ادارے تک پہنچا کر اُمت کو خوش خبریاں پہنچانے میں معاونت فرمائیں (ادارہ)۔

۱۸ اگست: صوابی کے علاقے جہانگیر روڈ پر ۲ پولیس اہل کاروں کو فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا گیا۔

۲۸ اگست: مہمند ایجنسی کی تحصیل بائیزئی میں امن کمیٹی کا ایک اہل کار بارودی سرنگ دھماکے کا نشانہ بنا کر ہلاک جب کہ ۵ زخمی ہوگئے۔

۲۹ اگست: کوئٹہ کے علاقے خروٹ آباد میں اے ایس آئی رضا خان مجاہدین کی فائرنگ سے ہلاک ہوگیا۔ یاد رہے یہ وہی اے ایس آئی ہے جس نے ۲ سال قبل خروٹ آباد میں ہماری چیچن بہنوں کو شہید کرنے میں مرکزی کردار ادا کیا تھا۔

یکم ستمبر: شمالی وزیرستان میں سیکورٹی فورسز کے قافلے پر بویا چیک پوسٹ کے قریب بارودی سرنگ حملہ کیا گیا۔ سرکاری ذرائع نے ۹ فوجی اہل کاروں کے ہلاک اور ۲۱ کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

یکم ستمبر: سوات کے علاقے مٹہ میں فائرنگ سے مقامی امن کمیٹی کا رکن اکبر علی ہلاک ہوگیا۔

۲ ستمبر: بلوچستان کے علاقے مستونگ میں نیٹو کنٹینر پر فائرنگ سے کنٹینر ڈرائیور ہلاک ہوگیا۔

۸ ستمبر: شمالی وزیرستان کے علاقہ غلام خان روڈ پر سیکورٹی قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملے کے نتیجے میں سرکاری ذرائع نے ۲ فوجی اہل کاروں کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۹ ستمبر: خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ میں مجاہدین اور امن لشکر کے مابین جھڑپ میں امن لشکر کے ۱۵ اہل کاروں کے ہلاک ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۹ ستمبر: کوہاٹ میں ڈی پی او کے دفتر پر دستی بموں کے حملے اور فائرنگ کے نتیجے میں ایک پولیس اہل کار کے ہلاک اور ۹ کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی

۱۰ ستمبر: خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ میں طالبان مخالف لشکر کے ۱۳ اہل کاروں کو قتل کر دیا گیا جب ۳ دیگر اہل کاروں کو مجاہدین نے گرفتار کر لیا۔

۱۲ ستمبر: بلوچستان کے ضلع مستونگ میں نیٹو سپلائی کنٹینر پر فائرنگ سے کنٹینر کا ڈرائیور زخمی ہوگیا۔

۱۲ ستمبر: خیبر ایجنسی کی تحصیل سدوخیل میں نیٹو سپلائی قافلے میں شامل کنٹینر کو نذر آتش کر دیا گیا۔

۱۳ ستمبر: بلوچستان کے ضلع قلات میں نیٹو سپلائی قافلے پر راکٹوں سے حملہ کیا گیا، جس کے نتیجے میں ۹ کنٹینرز تباہ ہوگئے جب کہ ایک ڈرائیور بھی مارا گیا۔

۱۴ ستمبر: بنوں میں میران شاہ روڈ پر فورسز کی چیک پوسٹ پر مجاہدین کے حملے میں سیکورٹی ذرائع نے ۵ فوجیوں کے زخمی ہونے کی خبر جاری کی۔

۱۵ ستمبر: حب میں نیٹو آئل ٹینکرز پر راکٹوں سے حملہ کیا گیا۔ جس کے نتیجے میں ۲۰ آئل ٹینکر اور کنٹینرز جل کر تباہ ہوگئے۔

۱۵ ستمبر: دیر بالا کے علاقے بن شاہی میں جی او سی سوات میجر جنرل ثناء اللہ نیازی کی گاڑی مجاہدین کی نصب کردہ بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ ہوگئی۔ جس کے نتیجے میں ثناء اللہ نیازی اپنے ساتھیوں لیفٹیننٹ کرنل توصیف اور لانس نائیک عرفان موقع پر ہلاک ہوگیا۔

۱۶ ستمبر: سوات کے شہر مینگورہ کے نواحی علاقہ تختہ بند میں مقامی امن کمیٹی کے چیئرمین ڈاکٹر رحمت غنی کو فائرنگ کر کے موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔

۱۸ ستمبر: شمالی وزیرستان کے علاقے دتہ خیل میں سیکورٹی چیک پوسٹ پر راکٹوں سے حملہ کیا گیا۔ فوجی ذرائع نے ۲ سیکورٹی اہل کاروں کے زخمی ہونے کی خبر جاری کی۔

۱۹ ستمبر: صوابی کے علاقہ کالا پل میں فائرنگ سے ۲ پولیس اہل کار ہلاک اور ۲ زخمی ہوئے۔

۲۲ ستمبر: بونیر میں اے این پی کے مقامی رہنما انور خان کو فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا گیا۔

۲۵ ستمبر: بنوں کے علاقے جانی خیل میں سیکورٹی فورسز کے کیمپ پر راکٹ داغے گئے۔ سرکاری ذرائع نے ۲ سیکورٹی اہل کاروں کے زخمی ہونے کی خبر جاری کی۔

۲۹ ستمبر: بلوچستان کے ضلع مستونگ میں نیٹو کنٹینر پر فائرنگ کی گئی، جس سے کنٹینر کو جزوی نقصان پہنچا۔

۱۴ اکتوبر: ایف آر پشاور میں ایف سی کی چوکی پر حملے میں سرکاری ذرائع نے ۱۵ ایف سی اہل کاروں کی ہلاکت کی تصدیق کی۔

(بقیہ صفحہ ۶۸ پر)

19 ستمبر: صوبہ بادغیس .... ضلع غورماچ .... مجاہدین اور افغان فوج کے مابین جھڑپیں .... 17 فوجی ہلاک اور زخمی

صلیبی جنگ اور ائمۃ الکفر

نوید صدیقی

امریکہ مسلسل حالت جنگ میں رہنے کی پالیسی تبدیل کر رہا ہے: اوباما

امریکی صدر اوباما نے کہا ہے کہ "القاعدہ دنیا کے لیے خطرہ بنی ہوئی ہے، آئندہ سال امریکی اور نیٹو افواج افغانستان سے نکل جائیں گی۔ امریکہ مسلسل حالت جنگ میں رہنے کی پالیسی تبدیل کر رہا ہے۔ اپنے ملک کو دہشت گردوں سے بچانے کے لیے جب اور جہاں ضرورت ہوئی براہ راست کارروائی کریں گے۔ امریکہ مشرق وسطیٰ میں اپنے مفادات کے تحفظ کے لیے فوجی طاقت سمیت امریکی قوت کے تمام ذرائع استعمال کرے گا"۔

طالبان نہیں مانتے، پھر بھی مذاکرات ہوں گے: جیمز ڈوبنز

پاکستان اور افغانستان کے لیے امریکی نمائندہ خصوصی جیمز ڈوبنز نے کہا ہے کہ "یہ ایک حقیقت ہے کہ طالبان امریکہ، افغان حکومت یا کسی اور کے ساتھ مذاکرات میں نہیں پڑنا چاہ رہے لیکن ہم ابھی ناامید نہیں ہوئے اور توقع رکھتے ہیں کہ اس میں پیش رفت ہوگی"۔

طالبان سیاسی عمل میں شامل ہوجائیں: برطانوی سفیر

افغانستان کے لیے برطانوی سفیر رچرڈ اسٹیگ نے کہا ہے کہ "طالبان سیاسی عمل میں شامل ہوجائیں، طالبان نے آئندہ برس صدارتی اور کونسل انتخابات میں کامیابی حاصل کی تو نتائج کا احترام کریں گے۔ انتخابات میں حصّہ لینا طالبان کا حق ہے"۔

افغانستان میں ۱۵ ہزار غیر ملکی فوجیوں کی مستقل موجودگی ضروری ہے: سابق نیٹو چیف

سابق نیٹو سربراہ ایڈمرل جیمز سٹاورائیڈ نے کہا ہے کہ "۲۰۱۴ء کے بعد افغانستان میں کم از کم ۱۵ ہزار غیر ملکی فوجیوں کی مستقل موجودگی ضروری ہے۔ تاہم اس میں اضافہ بھی کیا جاسکتا ہے"۔

افغان فورسز مزید ۵ برس سیکورٹی نہیں سنبھال سکتیں: امریکی جنرل

افغانستان میں تعینات امریکی جنرل جوزف ڈنفورڈ کا کہنا ہے کہ "افغان فورسز مزید ۵ برس سیکورٹی نہیں سنبھال سکتیں۔ افغان سیکورٹی اداروں کو مزید ۵ سال مغرب کی حمایت کی ضرورت ہے"۔

امریکہ پاکستان کو تنہا نہیں چھوڑے گا: جنرل آسٹن

امریکی سنٹرل کمانڈ کے سربراہ جنرل آسٹن نے کہا ہے کہ "امریکہ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پاکستان کو تنہا نہیں چھوڑے گا اور جنگ کو اس کے منطقی انجام تک پہنچانے کے لیے ہر ممکن امداد کرے گا۔ پاکستان ہمیشہ سے ہی امریکہ کا ایک اہم اور مفید اتحادی رہا ہے۔ دہشت گردی کے خلاف جاری جنگ میں پاکستان کی قربانیوں کو تسلیم کرتے ہیں۔ پاکستان نے اس جنگ میں ۴۰ ہزار جانوں کی قربانیاں دیں جو امریکہ اور ایساف کی قربانیوں سے زیادہ ہیں"۔

دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پاکستان کے ساتھ ہیں: امریکی نائب وزیر دفاع

امریکی نائب وزیر دفاع آشٹن کارٹر کا کہنا ہے کہ "دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پاکستان کی قربانیاں اور کردار مسلمہ ہے جس کا امریکہ بھی اعتراف کرتا ہے اور دہشت گردی کے خاتمہ کی جنگ میں پاکستان کے ساتھ کھڑے ہیں"۔

امریکہ پاکستان کو تنہا نہیں چھوڑے گا: رچرڈ اولسن

پاکستان میں امریکی سفیر رچرڈ اولسن نے کہا ہے کہ "پاکستان نے دہشت گردی کے خلاف جنگ میں بے مثال قربانیاں دی ہیں۔ امریکہ پاکستان کو اس جنگ میں تنہا نہیں چھوڑے گا اور مشترکہ تعاون سے دہشت گردی کو ہر صورت میں شکست دی جائے گی"۔

پاکستان اور یمن میں القاعدہ سے وابستہ افراد برطانیہ کے لیے فوری خطرہ ہیں: ایم آئی فائیو سربراہ

برطانوی خفیہ ادارے ایم آئی فائیو کے ڈائریکٹر جنرل اینڈریو پارکر نے خبردار کیا ہے کہ "ملک میں موجود ہزاروں اسلامی انتہا پسند برطانوی عوام کو اپنا جائز ہدف سمجھتے ہیں۔ پاکستان اور یمن میں القاعدہ سے وابستہ افراد برطانیہ کے لیے فوری اور براہ راست خطرہ ہیں۔ ایم آئی فائیو شام میں جاری لڑائی میں شرکت کے لیے برطانیہ سے لوگوں کی روانگی کے رجحان پر فکر مند ہے، یہ جہادی ایک دن شامی محاذِ جنگ سے واپس آئیں گے اور پھر اپنی صلاحیتوں کا استعمال یہاں کے عوام پر کریں گے۔ دہشت گردی کا خطرہ اب زیادہ پیچیدہ اور متنوع ہوگیا ہے اور اس کے بارے میں پیش گوئی کرنا مشکل ہے"۔

☆☆☆☆☆

20 ستمبر: صوبہ ہلمند..........صدر مقام لشکر گاہ..................نیٹو فوجی مرکز پر فدائی حملہ..................18 فوجی ہلاک

اک نظر ادھر بھی!!!

صبغۃ الحق

ندال حسن فک اللہ اسرہ کو سزائے موت سنا دی گئی

فورٹ ہڈ کے امریکی فوجی مرکز میں ۱۳ امریکی فوجیوں کو قتل کرنے کے جرم میں امریکی عدالت نے ندال حسن فک اللہ اسرہ کو سزائے موت سنادی۔

۲۰ فی صد آبادی خط غربت سے نیچے زندگی بسر کر رہی ہے:اسحاق ڈار

پاکستانی وزیرخزانہ اسحاق ڈار نے کہا ہے کہ ''ملک کی ساٹھ فی صد آبادی (یعنی گیارہ کروڑ افراد) خط غربت سے نیچے زندگی بسر کر رہی ہے۔

پانچ برس میں ۲ لاکھ نیٹو کنٹینر افغان سرحد کے پار لے جائے گئے

گزشتہ ۵ سالوں میں امریکہ اور پاکستان کے درمیان معاہدے کے تحت پاکستان کے راستے افغانستان میں نیٹو اور ایساف کی افواج کے لیے اسلحہ، گولہ بارود اور دیگر جنگی ساز وسامان لانے والے کنٹینرز کی مجموعی تعداد ۲ لاکھ کے قریب ہے۔ جب کہ ایمرجنسی کو ئیک رسپانس کی مد میں آنے والے کنٹینرز کی تعداد کا سرے سے کوئی ریکارڈ ہی موجود نہیں۔

کشمیر کی خاطر لڑتے ہوئے آج پاکستان کا اپنا وجود خطرے میں پڑ گیا ہے:مسعود خان

اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل مندوب مسعود خان نے کہا ہے کہ ''پاکستان نے کشمیریوں کے حق خودارادیت کے لیے ہر محاذ پر جنگ لڑی ہے، یہاں تک کہ خود اس کا اپنا وجود آج اس بنا پر خطرے سے دوچار ہو چکا ہے''۔

پاکستانی فضائیہ کی ''دیہاڑی لگاؤ'' کارروائی

وزارت دفاع کی آڈٹ رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ پی اے ایف بیس لاہور نے ۲۰۰۸ء میں وی وی آئی پی بوئنگ طیارہ صرف ۸۴ لاکھ روپے میں نیلام کر دیا ہے۔

نائن الیون کے بعد پاکستان کے کئی صحافی ارب پتی بن گئے

اے بی سی نیوز ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق نائن الیون کے حملوں کے بعد پاکستان کے تقریباً ۷۰ سے زائد صحافی، کالم نگار اور اینکر پرسن ایسے ہیں جن کے اثاثوں میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے اور جن کے اندرون و بیرون ملک اثاثوں کی مالیت اربوں روپے تک جا پہنچی ہے۔ ان صحافیوں میں عامر لیاقت، نجم سیٹھی، سلیم صافی، مبشر لقمان، نصرت جاوید، حسن نثار، مجیب شامی، کاشف عباسی، مہر بخاری، ہارون الرشید، نذیر ناجی اور عرفان صدیقی سرفہرست ہیں۔

بے راہ روی اور فحاشی سے اکتائے ایک لاکھ برطانوی مسلمان ہوگئے:کانومسٹ

برطانوی جریدے اکانومسٹ لکھا ہے کہ ''مغربی ممالک میں غیر مسلموں کے اسلام قبول کرنے میں تیزی سے اضافہ دیکھنے میں آ رہا ہے۔ برطانیہ میں ایک لاکھ افراد اسلام قبول کر چکے ہیں جب کہ سالانہ ۵۲۰۰ برطانوی حلقہ اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔ اسلام قبول کرنے والوں میں زیادہ تر ان لوگوں کی اکثریت ہے جو کئی برسوں سے مسلمانوں کے ساتھ رابطے میں ہیں۔ برطانیہ میں خواتین کی دو تہائی اکثریت نے اس لیے اسلام قبول کیا کہ وہ برطانوی معاشرے میں پھیلی بے راہ روی اور فحاشی سے تنگ آ چکی ہیں۔ نائن الیون کے بعد امریکہ میں سالانہ ۳۰ ہزار افراد اسلام قبول کر رہے ہیں''۔

متحدہ ایم این اے کے دفتر سے بھارتی اسلحہ برآمد

ایم کیو ایم لانڈھی سیکٹر کے اندر واقع متحدہ ایم این اے آصف حسنین کے دفتر سے بھارتی ساختہ جدید اسلحہ برآمد کیا گیا۔ اس اسلحہ میں سیون ایم ایم، ایٹ ایم ایم، ایل ایم جی، ہینڈ گرنیڈز، پش پشہ رائفل، ایس ایم جی کی گولیاں شامل ہیں۔ جب کہ ذرائع نے دعویٰ کیا ہے کہ ایم کیو ایم کے ۴ سیکٹروں کو ۲۰۱۱ء میں بھارتی ساختہ جدید ہتھیار دیے گئے تھے۔

۶۴ برس میں امریکہ نے پاکستان کو ۶۸/ارب ڈالر دیے

امریکہ نے قیام پاکستان سے ۲۰۱۲ تک ۶۴ برسوں میں پاکستان کو ۶۸/ارب ڈالر امداد دی۔ جب کہ دوسری جانب پاکستانی حکومت کے اعداد وشمار کے مطابق موجودہ صلیبی جنگ میں کفار کی صف اول کا کردار نبھاتے ہوئے پاکستان ایک سو ارب ڈالر کا نقصان اٹھا چکا ہے۔

ڈک چینی کا مجاہدین سے خوف

بش دور میں امریکہ کا نائب صدر رہنے والا ڈک چینی انکشاف کرتا ہے کہ ''تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ ایسے کسی بھی شخص، جس کے دل کی دھڑکن کو معمول پر رکھنے کا آلہ نصب ہو، کی دھڑکن کو قریب آ کر خراب کیا جا سکتا ہے۔ لہٰذا میں نے دہشت گردوں کے ڈر سے اپنے دل کی دھڑکن کو معمول پر رکھنے والے آلے میں تبدیلیاں کروائی تھیں''۔

21 ستمبر: صوبہ ہلمند .... ضلع واشیر .... بارودی سرنگ دھماکہ .... ایک امریکی ٹینک تباہ .... 5 امریکی فوجی ہلاک اور 6 زخمی

شیطان ملک بننے کا خوف، کوئی رکن اسمبلی تلاوت پر آمادہ نہ ہوا

۱۶ ستمبر کو قومی اسمبلی کے شروع ہونے والے اجلاس کے آغاز میں اسپیکر ایاز صادق نے جب اجلاس کی کارروائی شروع کی تو وہاں تلاوت قرآن مجید کے لیے قاری صاحب نہیں پہنچے تھے۔ جس "معزز" ارکان میں سے کسی نے تلاوت کی ہمت اپنے اندر نہ پائی کہ مبادا وہ شیطان ملک اور اعتزاز احسن کے صفوں میں ہی جا کھڑے نہ ہوں...... اس پر اسپیکر نے ڈیوٹی پر موجود ڈپٹی سارجنٹ ایٹ آرمز کو تلاوت قرآن کے لیے کہا، جس پر محمد حسین نے سورہ اخلاص کی تلاوت کی اور اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔

ہلیری کلنٹن کو سب سے زیادہ تحائف سعودی شاہ نے دیے

سابق امریکی وزیر خارجہ ہلیری کلنٹن کو سب سے زیادہ تحائف سعودی عرب کے بادشاہ شاہ عبداللہ نے پیش کیے۔ امریکی حکام نے گزشتہ سال اعلیٰ عہدے داروں کو ملنے والے تحائف کی فہرست پیش کی ہے جس کے مطابق شاہ عبداللہ نے صرف ہیلری کلنٹن کو ۵ لاکھ ڈالر کے تحائف دیے جن میں ہیروں اور سونے سے بنی اشیا شامل ہیں۔ ان تحائف میں ہار، کنگن، بالیاں اور انگوٹھیاں شامل ہیں۔

عرب شہزادے نے ہالی ووڈ اداکارہ سے ملاقات کے لیے ۵ لاکھ ڈالر ادا کیے

مشرق وسطیٰ کی ایک عرب ریاست کے ایک شہزادے نے ہالی ووڈ کی اداکارہ کرسٹن سٹیورٹ سے محض ۱۵ منٹ کی ملاقات کے لیے ۵ لاکھ ڈالر کی رقم ادا کی۔

جمہوریت 'سیکولرازم کے بغیر بے معنی ہے، ریاست کا کوئی مذہب نہیں ہونا چاہیے: وزیراعلیٰ بلوچستان

بلوچستان کے وزیر اعلیٰ عبدالمالک بلوچ نے کہا ہے کہ "جمہوریت سیکولرازم کے بغیر بے معنی ہوتی ہے، ریاست کا کوئی مذہب نہیں ہونا چاہیے۔ ملک میں خرابی اس وقت آئی جب پاکستان میں سیاست میں مذہب کو داخل کیا گیا۔ مذہب کا ریاست سے کوئی تعلّق نہیں، یہ انسان اور اللہ کا آپس کا معاملہ ہے۔

۳آسٹریلوی فوجیوں کا گرفتار قاتل پاکستان سے افغانستان منتقل

پاکستان نے افغانستان میں فوجی اڈے پر حملے کے دوران میں تین آسٹریلوی فوجیوں کو ہلاک کرنے والے سابق افغان فوجی اہل کار کو پاکستان نے گرفتار کر کے افغانستان میں آسٹریلوی فوج کے حوالے کر دیا۔ آسٹریلیا کی ڈیفنس فورس کے سربراہ جنرل ڈیوڈ ہرلے نے کہا کہ حکمت اللہ کو پاکستان کے خفیہ ادارے نے رواں سال کے آغاز میں پکڑا تھا۔

بقیہ: غیرت مند قبائل کی سرزمین سے

۱۴ اکتوبر: چارسدہ کے علاقہ غنڈہ کرکنہ میں پولیس اہل کار سجاد خان کو فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا گیا۔

۱۵ اکتوبر خیبر ایجنسی کی تحصیل جمرود کے علاقہ شاہ گئی میں نیٹو کو تیل سپلائی کرنے والے آئیل ٹینکر پر فائرنگ کی گئی۔ جس سے آئل ٹینکر کا ڈرائیور زخمی ہو گیا۔

۱۵ اکتوبر: سوات کے علاقے چارباغ میں فائرنگ سے امن کمیٹی کے ۲ ممبر ہلاک ہوگئے۔

۱۶ اکتوبر: بنوں کے علاقے میرزائل میں سیکورٹی چیک پوسٹ کے قریب دھماکے کے نتیجے میں سرکاری ذرائع نے ۳ سیکورٹی اہل کاروں کے ہلاک اور ۸ کے شدید زخمی ہونے کی خبر جاری کی۔

۱۷ اکتوبر: پشاور کے نواحی علاقے بڈھ بیر سلیمان خیل میں ہونے والے بم دھماکے کے نتیجے میں اے ایس آئی سمیت سربراہ امن لشکر مارا گیا جب کہ ۴ پولیس اہل کار زخمی ہوئے۔

۱۱۰ اکتوبر: بنوں کے علاقے میران شاہ روڈ پر سیکورٹی فورسز کی گاڑی کے قریب ہونے والے دھماکے کے نتیجے میں سرکاری ذرائع نے ۱۴ سیکورٹی اہل کاروں کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۱۱۱ اکتوبر: جنوبی وزیرستان کی تحصیل وانا میں سیکورٹی فورسز کی گاڑی کو بم حملے کا نشانہ بنایا گیا۔ سرکاری ذرائع نے ۲ سیکورٹی اہل کاروں کے ہلاک اور ۳ کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۱۲۱ اکتوبر: پشاور کے علاقے دلہ زاک روڈ پر مجاہدین کی کارروائی میں ۴ پولیس اہل کار مارے گئے۔

پاکستانی فوج کی مدد سے صلیبی ڈرون حملے

۱۳۱ اگست: شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے گاؤں مسوکئی میں ایک گھر پر امریکی جاسوس طیارے سے ۲ میزائل داغے گئے، جس کے نتیجے میں ۴ افراد شہید اور ۵ زخمی ہوگئے۔

۶ ستمبر: شمالی وزیرستان کی تحصیل غلام خان کے علاقے درگاہ منڈی میں ایک گھر پر امریکی جاسوس طیارے سے ۲ میزائل داغے گئے، جس کے نتیجے میں ۶ افراد شہید ہوگئے۔

۲۲ ستمبر: جنوبی وزیرستان کے علاقے مکین میں ایک گھر پر امریکی جاسوس طیارے سے ۲ میزائل داغے گئے، جس کے نتیجے میں ۷ افراد شہید اور ۳ زخمی ہوگئے۔

۲۹ ستمبر: شمالی وزیرستان میں درگاہ منڈی کے مقام پر ایک گھر پر امریکی جاسوس طیارے سے ۲ میزائل داغے گئے، جس کے نتیجے میں ۴ افراد شہید اور ۲ زخمی ہوگئے۔

۳۰ ستمبر: شمالی وزیرستان کی تحصیل دتہ خیل کے علاقے لانڈی محمد خیل میں ایک گھر پر امریکی جاسوس طیارے سے ۲ میزائل داغے گئے، جس کے نتیجے میں ۱۳ افراد شہید ہوگئے۔

☆☆☆☆☆

22 ستمبر: صوبہ میدان وردک..................ضلع سید آباد..................مجاہدین کا ایک نیٹو سپلائی قافلے پر حملہ..................5 فوجی ہلاک اور 1 آئل ٹینکر جل کر تباہ

امتحانِ وفا

خون بہتا رہا اشک ڈھلتے رہے
رہروانِ وفا پھر بھی چلتے رہے

کوچہ یار بھی نہ شناسا رہا
خود ہی گرتے رہے خود سنبھلتے رہے

کوئی رسمِ تسلی کو بھی نہ ملا
آپ ہی آپ دل میں پگھلتے رہے

جتنی آندھی چلی جتنے طوفاں اٹھے
ہم نکھرتے رہے ہم اُجلتے رہے

ساتھ چلنا کجا خود رکاوٹ بنے
یوں بھی اپنے وفائیں بدلتے رہے

وہ، سپاہِ مسلمان جس کو کہا
اُس کے ٹینک آگ ہم پر اگلتے رہے

آتشِ دشمناں نہ ضرر دے سکی
سازشِ دوستاں ہی میں جلتے رہے

آزمائش کی بھٹی میں ڈالے گئے
سرخرو ہو کے پر، ہم نکلتے رہے
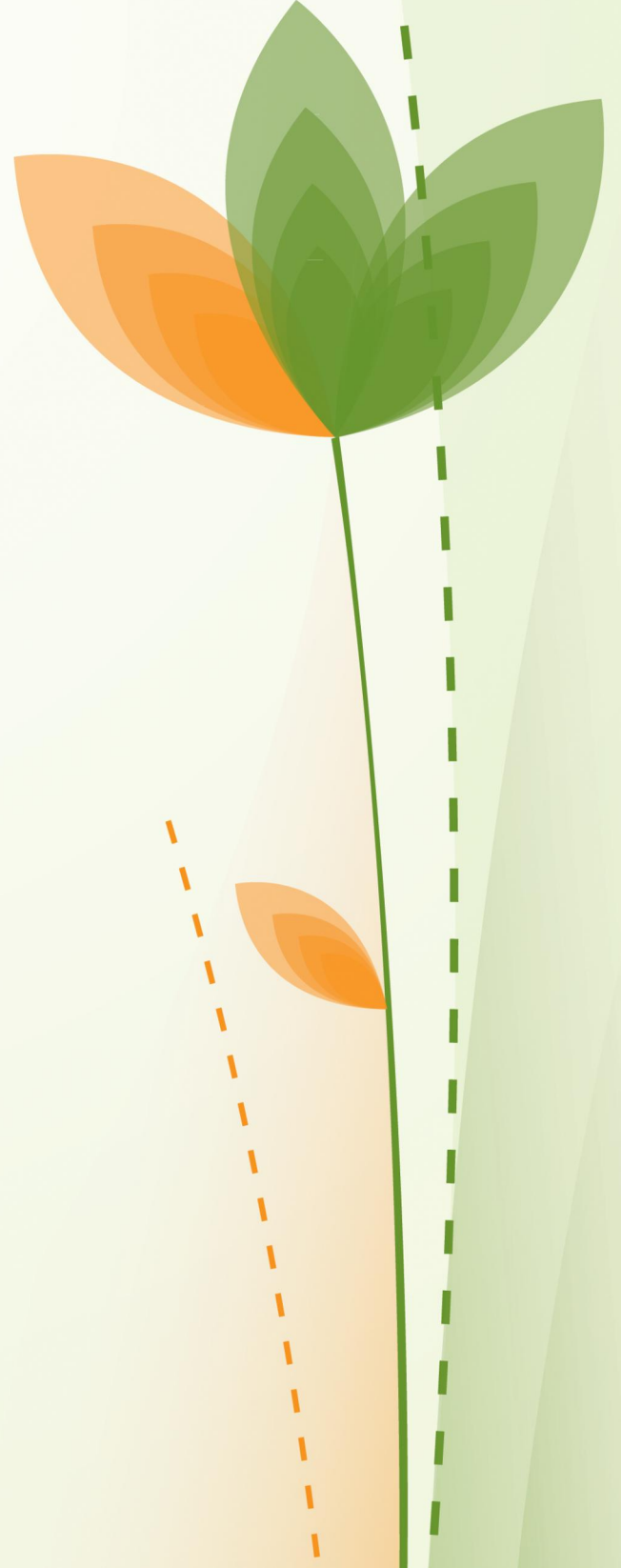
ملاحکیم اللہ مسعود کی شہادت کے بارے میں امارت اسلامیہ کااعلامیہ

تفصیلات ہفتہ, 02 نومبر 2013 18:58 کو آغاز ہوا تحریر Khurasani زمرہ: بیانات ورسائل مشاہدات: 5063

نہایت المناک خبر ملی ہے کہ جمعہ کے روز01-11-2013شمالی وزیرستان میں تحریک طالبان پاکستان کے قائدغیوراور دلیر مجاہد ملا حکیم اللہ مسعودامریکی بزدلانہ حملے میں شہید ہوئے۔ اناللہ واناآلیہ راجعون

امریکہ کےاس وحشت ناک عمل کی امارت اسلامیہ افغانستان شدیدترین الفاظ میں مذمت کرتی ہے،ملاحکیم اللہ مسعودکےشہادت کو عظیم ضائع تصورکرتی ہےاوراسی وجہ سےموصوف شہید کے خاندان،رشتہ داروں اورتمام ہمسفرساتھیوں کودل کی گہرائیوں سے تعزیت پیش کرتی ہے،شہادت مسلمانوں کےلیےسب سے عظیم مقصداوربڑی آرزوہے،مجاہدین کوشہیدکرنے سے امریکی اپنے مذموم مقاصد کی حصول تک پہنچ نہیں سکتے،ایک عشرہ سےزیادہ عرصہ بیت چکاہےکہ امریکی وحشی افواج نے ہمارےملک اورقبائلی سرحدی علاقوں میں وسیع پیمانےپرخواتین،بچوں،بوڑھوں اورعام شہریوں کا قتل عام شروع کیاہے،اوراغیارکےمتعددایجنٹ تماشہ کررہاہےاوراس کے بارے میں کسی قسم کا عملی اور حقیقی ردعمل ظاہرنہیں کرتا،امارت اسلامیہ حکومت پاکستان اورعوام کوبتاتی ہےکہ امریکی استعمارکے اس نوعیت کی جارحیت اور وحشی حملوں کی سدباب میں ہروقت سےزیادہ کوشش کریں،تاکہ پاکستان اورافغانستان کےمظلوم عوام جواس طرح کی وحشتوں سے روبروہے،امریکی شرسےبچ کرخودہی اپنے مستقبل کے بارے میں فیصلہ کریں۔

امارت اسلامیہ افغانستان

28/ذی الحجۃ 1434ھ

02/ نومبر 2013ء